صرف کے طلباء اور طالبات کے لیے آسان کتاب

علم الصرف



مصنف

العلوم الدینیہ اکیڈمی

حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد عباس قادری

کاتب: انجینئر محمد احسن غفار

علمُ الصرف

حافظ محمد عباس قادری

03154596865

منجانب : العلوم الدینیہ اکیڈمی

حصہ اول ہے اسی طرح مکمل علم الصرف تحریر
کی جائے گی اسکے بعد پی ڈی ایف بنائی جائے
حاصل کرنے کے لیے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو
کریں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين

اللهم صل على سيدنا

محمد

وعلى اله واصحابه وبارك

وسلم

رب يسرلنا هذا العلم ولا تعسره وتممه

بالخير وبك نستعين

يافتاح يا عليم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ: کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے تین چیزوں کا جاننا ضروری ہے: **تعریف۔ موضوع۔ غرض وغایت**

علم الصرف کی تعریف

علم الصرف ایسے قوانین کا نام ہے جن کے ذریعے صیغے بنانے اور گردان کرنے کا طریقہ آ جاتا ہے۔

علم الصرف کا موضوع

علم الصرف کا موضوع کلمہ ہے صیغہ کی حیثیت سے

علم الصرف کی غرض وغایت

ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا صیغہ کی حیثیت سے

سوال: علم الصرف کو صرف کیوں کہتے ہیں

جواب: صرف کا لغوی معنی ہے **پھیرنا** اس میں صیغوں اور گردانوں کو پھیرا جاتا ہے اسلئے اس کو علم الصرف کہتے ہیں.

صرف کے تین نام اور بھی ہیں:

۱. علم المیزان ۲. علم الاشتقاق ۳. علم الصیغہ

علم المیزان۔ میزان کا لغوی معنی ہے **ترازو یعنی تولنا** اس میں صیغوں اور گردانوں کا وزن کیا جاتا ہے اسلئے اسے علم المیزان کہتے ہیں.

علم الاشتقاق۔ اشتقاق کا لغوی معنی ہے **نکالنا** اس میں صیغوں کو نکالا جاتا ہے اسلئے اسکو علم الاشتقاق کہتے ہیں.

علم الصیغہ۔ صیغہ کا لغوی معنی ہے **بحث کرنا** اس میں صیغوں پر بحث کی جاتی ہے اسلئے اس کو علم الصیغہ کہتے ہیں.

علم الصرف کے موجد کے بارے میں دو قول ہیں

قدیم تحقیق کے لحاظ سے **سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ** اور

جدید تحقیق کے لحاظ سے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے۔

لفظ

لفظ۔ اسکا لغوی معنی ہے پھینکنا

لفظ کی اصطلاحی تعریف

ما يتلفظ به الانسان

انسان جو کچھ منہ سے بولتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں

لفظ کی دو قسمیں ہیں: **لفظ موضوع۔ لفظ مہمل**

لفظ موضوع

یہ وہ ہے جو معنی دار ہو یعنی جسکا کوئی معنی ہو جیسے پانی، روٹی وغیرہ۔

لفظ مہمل

یہ وہ ہے جسکا کوئی معنی نہ ہو جیسے ثانی، ثوٹی وغیرہ

لفظ موضوع کی دو اقسام

۱. مفرد ۲. مرکّب

مفرد کی تعریف

مفرد وہ کلمہ ہے جو ایک ہی لفظ ہو اور ایک ہی معنی پر دلالت کرے مثال زیدٌ

مرکب کی تعریف

مرکب وہ کلام ہے جس میں ایک سے زیادہ الفاظ ہوں اور وہ ایک سے زیادہ معنی پر دلالت کریں مثال غلامُ زید

کلمہ کی اقسام

زمانے کے اعتبار سے

کلمہ کی تین اقسام ہیں : اسم۔ فعل۔ حرف

اسم کی تعریف

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے

مثال رجلٌ

فعل کی تعریف

فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی پایا جائے

مثال ضَرَبَ

حرف کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت بھی نہ کرے اور تینوں زمانوں میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے مثال مِن۔ اِلیٰ وغیرہ

صرفی حضرات ان تینوں قسموں کو سہ اقسام بھی کہتے ہیں۔

زمانے تین ہیں:

ماضی : ماضی گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں

حال : موجودہ زمانے کو کہتے ہیں

مستقبل : آنے والے زمانے کو کہتے ہیں

سوال : معترض اعتراض کرتا ہے کہ مستقل اور غیر مستقل میں کیا فرق ہے؟

جواب : **مستقل** وہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں دوسرے کا محتاج نہ ہو جیسے رجلٌ

غیر مستقل وہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی کا محتاج ہو جیسے **سِرتُ مِن بلدٍ**

یہاں مِنْ غیر مستقل ہے

کلمہ کی وجہ حصر : حصر کا معنی ہے **بند کرنا**

اعتراض : معترض اعتراض کرتا ہے کہ آپ نے کلمہ کو تین قسموں میں کیوں بند کیا ہے۔ دو یا چار کر لیتے؟

جواب : اسکے متعلق دو جواب ہیں:

جواب نمبر ۱

دیکھیں گے کہ کلمہ مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کرتا تو حرف ہوگا اور اگر کرتا ہے تو اسکی دو صورتیں ہونگی۔ دیکھیں گے کہ اس میں زمانہ پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر زمانہ پایا جاتا ہے تو فعل ہوگا اگر نہیں پایا جاتا تو اسم ہوگا۔

جواب نمبر ۲

دیکھیں گے کہ کلمہ ذات ہے یا صفت یا پھر ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ہے۔

- اگر کلمہ ذات ہے تو اسم ہوگا۔
- اگر صفت ہے تو فعل ہوگا۔
- اگر ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ہے تو حرف ہوگا۔

اسم کی اقسام

حروف اصلی اور زائدہ کے اعتبار سے

اسم کی تین اقسام ہیں: **ثلاثی ۔ رباعی ۔ خماسی**

ثلاثی۔ ثلاثی تین حرفی کلمہ کو کہتے ہیں — رَجُلٌ
رباعی۔ رباعی چار حرفی کلمہ کو کہتے ہیں — جَعفَرٌ
خماسی۔ خماسی پانچ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں — سَفَرجَلٌ

پھر ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں:

1. ثلاثی مجرد
2. ثلاثی مزید فیہ
3. رباعی مجرد
4. رباعی مزید فیہ
5. خماسی مجرد
6. خماسی مزید فیہ

ثلاثی مجرد
ثلاثی مجرد: ثلاثی مجرد وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو مثال رَجُلٌ

ثلاثی مزید فیہ
ثلاثی مزید فیہ: ثلاثی مزید فیہ وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلی اور کوئی حرف زائدہ بھی ہو مثال کِتَابٌ

رباعی مجرد
رباعی مجرد: رباعی مجرد وہ کلمہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو مثال جَعفَرٌ

رباعی مزید فیہ
رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ وہ کلمہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ ہو مثال سَفَرجَلٌ

خماسی مجرد
خماسی مجرد: خماسی مجرد وہ کلمہ ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو جَحمَرِشٌ

خماسی مزید فیہ: خماسی مزید فیہ وہ کلمہ ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی زائدہ بھی ہو خَنۡدَرِیۡسٌ

صرفی حضرات ان چھ اقسام کو **شش اقسام** کہتے ہیں.

فعل کی اقسام

فعل کی دو قسمیں ہیں: ۱. ثلاثی ۲. رباعی

پھر ان دونوں کی دو دو قسمیں ہیں:

۱. ثلاثی مجرد ۲. ثلاثی مزید فیہ

۳. رباعی مجرد ۴. رباعی مزید فیہ

ثلاثی مجرد: ثلاثی مجرد وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو مثال ضَرَبَ

ثلاثی مزید فیہ: ثلاثی مزید فیہ وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ بھی ہو مثال اَکۡرَمَ

رباعی مجرد: رباعی مجرد وہ کلمہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ نہ ہو **دَحْرَجَ**

رباعی مزید فیہ: رباعی مزید فیہ وہ کلمہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائدہ بھی ہو **تَدَحْرَجَ**

نوٹ: فعل میں خماسی نہیں آتا۔ صرف ایک مثال فعل سُداسی کی ملتی ہے

خَجْلَنْجَعَ

معنی کے اعتبار سے حروف کی اقسام

معنی کے اعتبار سے حروف کی دو قسمیں ہیں:

۱. **حروف مبانی:** جن کا کوئی معنی نہ ہو **ا۔ب۔ت**

۲. **حروف معانی:** جن کا کوئی معنی ہو **مِن۔اِلیٰ**

تعداد کے اعتبار سے حروف کی اقسام

تعداد کے اعتبار سے حروف کی دو قسمیں ہیں: **۱. حروف اصلیہ ۲. حروف زائدہ**

حروف اصلیہ اور حروف زائدہ کی تعریف سے پہلے پانچ فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ۱ : حروف اصلیہ اور حروف زائدہ کو جاننے کے لئے صرفیوں نے ایک ترازو بنایا ہے ف، ع، ل جسکا مجموعہ **فعل** ہے

فائدہ ۲ : حروف زائدہ کل دس ہیں جن کا مجموعہ ہے:

الیَومَ تَنسٰھا یا سَألتُمُونِیھَا

فائدہ ۳ : حروف زائدہ کلمہ کے شروع میں آتے ہیں یا پھر درمیان میں آتے ہیں آخر میں نہیں آتے۔ اگر آخر میں آجائیں تو حروف اصلیہ ہونگے یا صیغہ کی علامت ہوگی۔

فائدہ ۴ : ثلاثی میں ف، ع اور ایک لام ہوگا **فَعَلَ**
رباعی میں ف، ع اور دو لام ہونگے **فَعْلَلَ**
خماسی میں ف، ع اور تین لام ہونگے **فَعْلَلِلٌ**

فائدہ ۵ : جو حرف فاء کلمہ کے مقابلے میں ہوگا وہ فاء کلمہ کہلائیگا۔
جو حرف عین کلمہ کے مقابلے میں ہوگا وہ عین کلمہ کہلائیگا
اور جو حرف لام کلمہ کے مقابلے میں ہوگا وہ لام کلمہ کہلائیگا

حروف اصلیہ کی تعریف

: جو وزن کرنے میں ف۔ع۔ل کے مقابلے میں ہوں انہیں حروف اصلیہ کہتے ہیں

ضَرَبَ بروزن **فَعَلَ**

حروف زائدہ کی تعریف :

جو وزن کرنے میں ف۔ع۔ل کے مقابلے میں نہ ہوں انہیں حروف زائدہ کہتے ہیں

يَضْرِبُ يَفْعِلُ

وزن کی تعریف

حروف اصلیہ کے مقابلے میں حروف اصلیہ اور حروف زائدہ کے مقابلے میں حروف زائدہ اور متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہوگا۔

وزن نکالنے کا طریقہ :

عربی کا کوئی بھی کلمہ اگر آپ کے سامنے آجائے اسے اوپر لکھ لیں اور ف۔ع۔ل کو نیچے لکھ لیں پھر دیکھیں اوپر والے حروف نیچے والے کے برابر ہیں تو اوپر والی حرکتیں نیچے لگا دیں تو وزن نکل آئیگا

ضَرَبَ

فَعَلَ

اگر اوپر والے حرف زائدہ ہیں تو دیکھیں گے کہ **الیوم تنسھا** میں کونسا حرف کس نمبر پر ہے اسی طرح اسے نیچے لکھ دیں گے اور اوپر والی حرکتیں

نیچے لگا دیں تو وزن نکل آئیگا۔ یَضْرِبُ

یَضْرِبُ

یَفْعَلُ

اسم اور فعل کی تقسیم حروف صحیح اور غیر صحیح کے اعتبار سے

اسم اور فعل کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ **صحیح** ۲۔ **مہموز** ۳۔ **معتل** ۴۔ **مضاعف**

صحیح کی تعریف

صحیح وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلیہ کے مقابلے میں نہ ہمزہ ہو نہ حرف علت ہو نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں

حروف علت تین ہیں واؤ - الف - یاء ان کا مجموعہ **وَایْ** بنتا ہے۔

سوال معترض اعتراض کرتا ہے کہ حرف علت کو علت کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اسکے متعلق تین جواب ہیں:

١. علّت کے معنی ہے **بیماری**۔ جب اہل عرب بیمار ہوتے ہیں تو **وای** **وای** پکارتے ہیں۔ چونکہ ان کا مجموعہ "وای" بنتا ہے اسلئے ان کو حروف علت کہتے ہیں۔

٢. علّت کا معنی ہے بیماری۔ جب آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو طبعاً کمزور ہو جاتا ہے کسی چیز کا وزن نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح یہ حروف بھی کسی حرکت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اسلئے ان کو حرف علت کہتے ہیں۔

٣. علّت کا معنی ہے بیماری۔ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو وہ چارپائی پر سکون سے لیٹ نہیں سکتا کروٹیں بدلتا رہتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی بدلتے رہتے ہیں اسلئے ان کو حرف علت کہتے ہیں۔

مہموز کی تعریف

مہموز وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلیہ کے مقابلے میں **ہمزہ** ہو جیسے **اَمْرٌ** بروزن **فَعْلٌ** اور **اَمَرَ** بروزن **فَعَلَ**

مہموز کی اقسام

اسکی تین اقسام ہیں،

مہموز الفاء ۔ مہموز العین ۔ مہموز اللام

مہموز الفاء کی تعریف مہموز الفاء وہ کلمہ ہے جسکے فاء کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو **اَمْرٌ ۔ اَمَرَ**

مہموز العین کی تعریف مہموز العین وہ کلمہ ہے جسکے عین کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو **سَئْلٌ ۔ سَأَلَ**

مہموز اللام کی تعریف مہموز اللام وہ کلمہ ہے جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں ہمزہ ہو **قَرْءٌ ۔ قَرَءَ**

معتل کی تعریف

معتل وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلیہ کے مقابلے میں حرف علّت ہو

معتل کی اقسام

اسکی دو اقسام ہیں،

۱۔ معتل بیک حرف ۲۔ معتل بدو حرف

معتل بیک حرف :

معتل بیک حرف وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلیہ کے مقابلے میں ایک حرف علت ہو۔

اسکی **تین قسمیں** ہیں : معتل الفاء - معتل العین - معتل اللام

معتل الفاء :

معتل الفاء وہ کلمہ ہے جسکے فاء کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ معتل الفاء کا دوسرا نام **مثال** بھی ہے۔ جو تعریف معتل الفاء کی ہے وہی تعریف مثال کی بھی ہے۔

مثال کی اقسام

مثال کی دو اقسام ہیں :

۱۔ **مثال واوی** ۲۔ **مثال یائی**

مثال واوی :

مثال واوی وہ کلمہ ہے جسکے فاء کلمہ کے مقابلے میں حرف علت واؤ ہو جیسے **وَعْدٌ ، وَعَدَ**

مثال یائی :

مثال یائی وہ کلمہ ہے جسکے فاء کلمے کے مقابلے میں حرف علت یاء ہو جیسے **یُسْرٌ ، یَسَرَ**

معتل العین :

معتل العین وہ کلمہ ہے جسکے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ معتل العین کا دوسرا نام **اجوف** بھی ہے۔ جو تعریف معتل العین

کی ہے وہی تعریف اجوف کی بھی ہے.

اجوف کی اقسام

اجوف کی دو اقسام ہیں:

۱. اجوف واوی ۲. اجوف یائی

اجوف واوی : اجوف واوی وہ کلمہ ہے جسکے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علّت واؤ ہو جیسے قَوْلٌ ، قَالَ

اجوف یائی : اجوف یائی وہ کلمہ ہے جسکے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علت یاء ہو جیسے بَیْعٌ ، بَاعَ

معتل اللام : معتل اللام وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علّت ہو۔ معتل اللام کا دوسرا نام **ناقص** بھی ہے جو تعریف معتل اللام کی ہے وہی تعریف ناقص کی بھی ہے۔

ناقص کی اقسام

ناقص کی دو اقسام ہیں:

۱. ناقص واوی ۲. ناقص یائی

ناقص واوی : ناقص واوی وہ کلمہ ہے جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت واؤ ہو جیسے دَعْوٌ ، دَعَا

ناقص یائی : ناقص یائی وہ کلمہ ہے جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت یاء ہو جیسے رَمْیٌ ، رَمٰی

معتل بدو حرف :

معتل بدو حرف وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلیہ کے مقابلے میں دو حروف علّت ہوں۔ معتل بدو حروف علّت کا نام **لفیف** بھی ہے۔ جو تعریف معتل بدو حرف کی ہے وہی تعریف لفیف کی بھی ہے۔

لفیف کی اقسام

لفیف کی دو اقسام ہیں :

۱. **لفیف مفروق** ۲. **لفیف مقرون**

لفیف مفروق :

لفیف مفروق وہ کلمہ ہے جس میں فاء اور لام کلمے کے مقابلے میں حروف علت ہوں یا جس میں دونوں حروف علت جدا جدا ہوں **وَقیٌ - وَقیٰ**

لفیف مقرون :

لفیف مقرون وہ کلمہ ہے جس میں حروف علت اکٹھے ہوں خواہ فاء اور عین کے مقابلے میں ہوں یا عین اور لام کے مقابلے میں ہوں **حَیٌّ - یَوْمٌ**

مضاعف کی تعریف

مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلے میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

مضاعف کی اقسام

مضاعف کی دو قسمیں ہیں:

۱. مضاعف ثلاثی ۲. مضاعف رباعی

مضاعف ثلاثی:

مضاعف ثلاثی وہ کلمہ ہے جسکے عین اور لام کلمہ کے مقابلے میں دو حروف ایک جنس کے ہوں

مَدٌّ، مَدَدَ

مضاعف رباعی:

مضاعف رباعی وہ کلمہ ہے جسکے فاء اور پہلے لام اور عین اور دوسرے لام کے مقابلے میں دو حرف ایک جنس کے ہوں

فَعْلَلَ

زَلْزَلَ

اسم اور فعل کی چودہ اقسام

۱. صحیح ۲. مہموز الفاء ۳. مہموز العین ۴. مہموز اللام

۵. مثال واوی ۶. مثال یائی ۷. اجوف واوی ۸. اجوف یائی

۹. ناقص واوی ۱۰. ناقص یائی ۱۱. لفیف مفروق ۱۲. لفیف مقرون

۱۳. مضاعف ثلاثی ۱۴. مضاعف رباعی

صرفی حضرات ان چودہ اقسام کو **ہفت اقسام** بھی کہتے ہیں اور ان کو ایک شعر میں بند کیا ہے،

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

اسم کی تین اقسام

اشتقاق اور عدم اشتقاق کے اعتبار سے

۱. مصدر ۲. مشتق ۳. جامد

مصدر: مصدر وہ ہے جس سے کوئی چیز نکلے اَلضَّرْبُ

مشتق: مشتق وہ ہے جو خود کسی سے نکلا ہو ضَارِبٌ جو کہ اَلضَّرْبُ سے نکلا ہے۔

جامد: جامد وہ ہے جس سے کوئی چیز بھی نہ نکلے اور یہ خود کسی سے نہ نکلا ہو

رَجُلٌ

مصدر کی پہچان۔ فارسی میں ترجمہ کرتے وقت آخر میں تَنْ یا دَنْ ہو گا جیسے کُشْتَنْ، زَدَنْ اور اردو میں ترجمہ کرتے

وقت آخر میں نون الف "نا" ہوگا جیسے الدُّخُولُ داخل ہونا

مصدر سے کُل بارہ چیزیں نکلتی ہیں

چھ فعل

ماضی: ماضی جو گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے **ضَرَبَ**

مضارع: مضارع جو موجودہ اور آنیوالے زمانے پر دلالت کرے **یَضْرِبُ**

نفی تاکید: جو مستقبل کے زمانے میں کسی کام کا انکار کرے (پر دلالت) **لَنْ یَضْرِبْ**

نفی جحد: جو ماضی کے زمانے میں کسی کام سے انکار پر دلالت کرے **لَمْ یَضْرِبْ**

امر: امر کا لغوی معنی ہے حکم دینا سامنے والے کو کسی کام کا حکم دینا **اِضْرِبْ**

نہی: نہی کا لغوی معنی ہے روکنا یعنی سامنے والے کو کسی کام سے روکنا **لَا تَضْرِبْ**

چھ اسم

اسم فاعل: اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے معنی مصدری صادر ہو رہا ہو **ضَارِبٌ**

اسم مفعول: اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو رہا ہو **مَضْرُوبٌ**

اسم ظرف: اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ کسی خاص فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔ اگر جگہ پر دلالت کرے تو ظرف مکاں ہوگا اور اگر وقت پر دلالت کرے تو ظرف زماں ہو گا **مَضْرِبٌ**

اسم آلہ: جسکے ذریعے یا واسطے سے کوئی کام کیا جا رہا ہو **مِضْرَبٌ**

اسم تفضیل: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی مصدری کسی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ پایا جا رہا ہو **اَضْرَبُ**

صفت مشبہ: صفت مشبہ وہ ہے جس میں ہمیشگی والا معنی پایا جائے
کَرِیمٌ

اسم مبالغہ کی تعریف

جس میں زیادتی والا معنی پایا جائے
فائدہ: یہ فعل اور اسم سے الگ ایک ہی قسم ہے.

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق

اسم مبالغہ میں زیادتی والا معنی فی نفسہ پایا جاتا ہے اور اسم تفضیل میں زیادتی والا معنی کسی دوسرے کے مقابلے میں پایا جاتا ہے.

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق

صفت مشبہ میں صفت والا معنی ہمیشہ پایا جاتا ہے اور اسم فاعل میں صفت والا معنی کبھی پایا جاتا ہے اور کبھی نہیں پایا جاتا ہے.

سوال: معترض اعتراض کرتا ہے کہ آپ نے اسم مبالغہ کو ان بارہ قسموں میں شامل کیوں نہیں کیا؟

جواب: مصدر کی بارہ قسموں کی گردانیں آتی ہیں اور اسم مبالغہ کی گردان نہیں۔ اسکے کچھ اوزان ہیں جو بعد میں آئیں گے اسلئے اسم مبالغہ کو ان بارہ اقسام میں داخل نہیں کیا۔

صَرف میں کُل چودہ صیغے استعمال ہوتے ہیں

چھ غائب: ۱. واحد مذکر غائب ۲. تثنیہ مذکر غائب ۳. جمع مذکر غائب
۴. واحد مؤنث غائب ۵. تثنیہ مؤنث غائب ۶. جمع مؤنث غائب

چھ حاضر: ۱. واحد مذکر حاضر ۲. تثنیہ مذکر حاضر ۳. جمع مذکر حاضر
۴. واحد مؤنث حاضر ۵. تثنیہ مؤنث حاضر ۶. جمع مؤنث حاضر

دو متکلم: ۱. واحد متکلم ۲. جمع متکلم

یہ حصہ اول ہے ان شاء اللہ باقی تمام علم الصرف
العلوم الدینیہ اکیڈمی پیج پر اپلوڈ کی جائے گی

فعل ماضی معروف کی گردان

ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا
ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ
ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ
ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُنَّ
ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	

فعل ماضی معروف کے صیغوں کی علامات

واحد مذکر غائب : واحد مذکر غائب کی علامت آخری حرف پر فتحہ ہوگا ضَرَبَ

تثنیہ مذکر غائب : تثنیہ مذکر غائب کی علامت آخر میں الف ما قبل مفتوح ہوگا ضَرَبَا

العلوم الدینیہ اکیڈمی

العلوم الدینیہ اکیڈمی

جمع مذکر غائب : جمع مذکر کی علامت آخر میں واؤ ساکن ما قبل مضموم ہوگا اور آخر میں الف وسم الخط کا ہوگا **ضَرَبُوْا**

واحد مؤنث غائب : واحد مؤنث غائب کی علامت کے آخر میں ت ساکن ما قبل مفتوح ہوگا **ضَرَبَتْ**

تثنیہ مؤنث غائب : تثنیہ مؤنث غائب کی علامت آخر میں تاء الف تَا ما قبل مفتوح ہوگا **ضَرَبَتَا**

جمع مؤنث غائب : جمع مؤنث غائب کی علامت آخر میں نون مفتوح ما قبل ساکن ہوگا **ضَرَبْنَ**

واحد مذکر حاضر : واحد مذکر حاضر کی علامت آخر میں ت مفتوح ما قبل ساکن ہوگا **ضَرَبْتَ**

تثنیہ مذکر حاضر : تثنیہ مذکر حاضر کی علامت آخر میں لفظ تُمَا ما قبل ساکن ہوگا **ضَرَبْتُمَا**

جمع مذکر حاضر : جمع مذکر حاضر کی علامت آخر میں لفظ تُمْ ما قبل ساکن ہوگا **ضَرَبْتُمْ**

واحد مؤنث حاضر : واحد مؤنث حاضر کی علامت آخر میں ت مکسور ما قبل ساکن ہوگا **ضَرَبْتِ**

العلوم الدینیہ اکیڈمی

تثنیہ مؤنث حاضر: تثنیہ مؤنث حاضر کی علامت آخر میں لفظ تُمَا ماقبل ساکن ہو گا **ضَرَبْتُمَا**

جمع مؤنث حاضر: جمع مؤنث حاضر کی علامت آخر میں لفظ تُنَّ ماقبل ساکن ہو گا **ضَرَبْتُنَّ**

واحد متکلّم: واحد متکلم کی علامت آخر میں ت مضموم ماقبل ساکن ہو گا **ضَرَبْتُ**

جمع متکلّم: جمع متکلم کی علامت آخر میں نون الف نَا ماقبل ساکن ہو گا **ضَرَبْنَا**

فعل ماضی معروف کے صیغے بنانے کا طریقہ

واحد مذکر غائب: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کو مصدر **اَلضَّرْبُ** سے بناتے ہیں حروف زائدہ کو گرا دیں گے باقی سب حروف پر فتحہ لگا دینگے۔ اب یہ مصدر اَلضَّرْبُ سے **ضَرَبَ** بن جائیگا۔

تثنیہ مذکر غائب: تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معروف کو واحد مذکر غائب سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے

العلوم الدینیہ اکیڈمی

آخر میں الف علامت تثنیہ کی لگا دینگے۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکا ماقبل پہلے ہی مفتوح ہے اسلیئے فتحہ دینے کی ضرورت نہیں ہے تو یہ ضَرَبَ سے **ضَرَبَا** بن جائیگا۔

جمع مذکر غائب: جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف کو واحد مذکر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے آخر میں واؤ ساکن جمع کی علامت لگا دینگے۔ واؤ چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مضموم ہو تو اسکے ماقبل کو ضمّہ دینگے اور آخر میں الف رسم الخط کا لگا دینگے تو یہ ضرب سے **ضَرَبُوْا** بن جائیگا۔

واحد مؤنث غائب: واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف کو واحد مذکر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے آخر میں ت ساکن لگا دینگے تو یہ ضرب سے **ضَرَبَتْ** بن جائیگا۔

تثنیہ مؤنث غائب: تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی معروف کو واحد مؤنث غائب سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث غائب کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دینگے۔ الف اپنے ماقبل مفتوح چاہتا ہے تو اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے تو یہ ضربت سے **ضَرَبَتَا** بن جائیگا۔

جمع مؤنث غائب: جمع مؤنث غائب فعل ماضی معروف کو واحد مؤنث غائب سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث غائب کے آخر میں نون مفتوح جمع کی علامت لگا دینگے تو یہ **ضَرَبْنَ** بن جائیگا۔

پھر اس صیغے پر ایک قاعدہ جاری ہوگا جس سے پہلے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے:

العلوم الدینیہ اکیڈمی

فائدہ: علامت تانیث کُل آٹھ ہیں

چار فعل	چار اسم
۱. تاء ساکن	۱. تاء ملفوظہ
۲. تاء مکسور	۲. تاء مقدرہ
۳. نون مفتوح	۳. الف ممدودہ
۴. یاء ساکن	۴. الف مقصورہ

تاء ملفوظہ: جو لفظوں میں ظاہر ہو اور وقف کی حالت میں ہاء بن جائے عَالِمَةٌ سے عَالِمَهْ

تاء مقدرہ: جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو جیسے اَرْضٌ جو کہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا۔

الف ممدودہ: جس میں الف کے بعد ہمزہ ہو حَمْرَاءُ

الف مقصورہ: جس میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو مُوسٰی

تاءِ ساکن : جیسے ضَرَبَتْ

تاءِ مکسور : جیسے ضَرَبْتِ

نون مفتوح : جیسے ضَرَبْنَ

یاءِ ساکن : جیسے اِضْرِبِيْ

قاعدہ :

فعل میں دو علامتِ تانیث کا اکھٹا آنا مطلقاً ناجائز ہے۔ مطلقاً سے مراد خواہ وہ علامت ایک جنس کی ہوں یا الگ جنس کی ہوں۔ اسم میں دو علامت تانیث ایک جنس کی ہوں تو ناجائز ہے اور اگر الگ الگ جنس کی ہوں تو جائز ہے۔ **ضَرَبَتْنَ** میں دو علامت تانیث اکھٹی آگئی ہیں تو ہمارے پاس قاعدہ ہے کہ ایک کلمہ پر دو علامت تانیث کا اکھٹا آنا ناجائز ہے۔ چونکہ اس کلمہ میں دو علامت تانیث ت اور نون مفتوح اکھٹی آگئیں ہیں تو ت کو حذف کر دیا جائیگا اور **ضَرَبَنَ** بن جائیگا یہاں **توالی اربع حرکات** والا قانون جاری ہوتا ہے کہ ایک کلمہ پر چار حرکات کا لگاتار آنا ناجائز ہے تو لام کلمہ ب کو ساکن کر دیا جائیگا اور پھر **ضَرَبْنَ** بن جائے گا۔

اعتراض: معترض اعتراض کرتا ہے کہ آپ نے لام کلمہ کو کیوں ساکن کیا۔ فاء کلمہ یا عین کلمہ کو ساکن کر دیتے؟

جواب: اگر فاء کلمے کو ساکن کیا جائے تو ابتداء میں ساکن کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر عین کلمہ کو ساکن کرتے تو یہ باب کی علامت ہے۔ اس وجہ سے لام کلمہ کو ساکن کیا تو یہ ضَرَبَنَ سے ضَرَبْنَ بن گیا۔

اعتراض: معترض اعتراض کرتا ہے کہ آپ نے قاعدہ بیان کیا ہے کہ ایک کلمہ پر چار حرکات کا لگاتار آنا ناجائز ہے تو ہم آپ کو ایک مثال دکھاتے ہیں جہاں پر چار حرکتیں لگاتار آ رہی ہیں ضَرَبَنَا لہٰذا آپ کا قاعدہ درست نہیں۔

جواب: حرکت کی دو قسمیں ہیں: **حرکت اصلی۔ حرکت عارضی**

حرکت اصلی: حرکت اصلی وہ ہے جو کہ کسی کے تابع ہو کر نہ آئے

حرکت عارضی: حرکت عارضی وہ ہے جو کسی کے تابع ہو کر آئے

جو قاعدہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہ حرکت اصلی کا ہے اور جو مثال اعتراض کے طور بیان کی گئی ہے وہ حرکت عارضی کی ہے لہٰذا یہاں اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

العلوم الدینیہ اکیڈمی

العلوم الدینیہ اکیڈمی

واحد مذکر حاضر:
واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف کو واحد مذکر غائب سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے آخر میں ت مفتوح واحد کی علامت لگا دیں گے تو یہ ضَرَبَ سے ضَرَبَتَ بن جائیگا۔ اب یہاں پر ایک کلمہ پر چار حرکات کا لگاتار آنا ناجائز ہے اسلئے توالی اربع حرکات والا قانون جاری ہوتا ہے تو اس قاعدے کے مطابق لام کلمہ یعنی ب کو ساکن کر دینگے تو یہ ضَرَبَتَ سے ضَرَبْتَ بن جائیگا۔

تثنیہ مذکر حاضر:
تثنیہ مذکر حاضر فعل ماضی معروف کو واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر حاضر کے آخر میں ت کو حذف کر کہ اسکی جگہ لفظ تُمَا لگا دینگے تو یہ ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمَا بن جائیگا

جمع مذکر حاضر:
جمع مذکر حاضر فعل ماضی معروف کو واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر حاضر کے آخر میں ت کو حذف کر کہ اسکی جگہ لفظ تُمْ لگا دینگے تو یہ ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُمْ بن جائیگا۔

واحد مؤنث حاضر:
واحد مؤنث حاضر فعل ماضی معروف کو واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر حاضر کے آخر میں ت کے فتحہ کو حذف کر کہ کسرہ لگا دینگے تو یہ ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتِ بن جائیگا۔

تثنیہ مؤنث حاضر:
تثنیہ مؤنث حاضر فعل ماضی معروف کو واحد مؤنث حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث حاضر کے آخر میں ت کو حذف کر دینگے اور اسکی جگہ لفظ تُمَا لگا دیں گے تو یہ ضَرَبْتِ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

سے ضَرَبْتُمَا بن جائیگا۔

جمع مؤنث حاضر: جمع مؤنث حاضر فعل ماضی معروف کو واحد مؤنث حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث حاضر کے آخر میں ت کو حذف کر دینگے اور اسکی جگہ تُنَّ لگا دینگے تو یہ ضَرَبْتِ سے ضَرَبْتُنَّ بن جائیگا۔

واحد متکلم: واحد متکلم فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر حاضر کے آخر میں ت کے فتحہ کو حذف کر کے اسکی جگہ ضمہ لگا دیں گے تو یہ ضَرَبْتَ سے ضَرَبْتُ بن جائیگا۔

جمع متکلم: جمع متکلم فعل ماضی معروف کو واحد متکلم سے بنائیں گے۔ واحد متکلم کے آخر میں ت کو حذف کر کے اسکی جگہ نون الف نَا لگا دیں تو یہ ضربتُ سے ضَرَبْنَا بن جائیگا۔

فاعل کی طرف نسبت کے اعتبار سے فعل ماضی کی دو قسمیں

۱. ماضی معروف ۲. ماضی مجہول

۱. ماضی معروف: جسکی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم ہو

۲. ماضی مجہول: جبکہ نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہو یعنی جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔

معنی کے اعتبار سے ماضی کی دو قسمیں

۱. ماضی مثبت **۲. ماضی منفی**

ماضی مثبت: ماضی مثبت وہ ہے جو کام کے ہونے پر دلالت کرے

ماضی منفی: ماضی منفی وہ ہے جو کام کے نہ ہونے پر دلالت کرے

ماضی مثبت معروف کی گردان

ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا

ضَرَبْنَ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ

ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبْتُ

ضَرَبْنَا

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی مثبت مجہول کی گردان

ضُرِبَ ضُرِبَا ضُرِبُوْا ضُرِبَتْ ضُرِبَتَا
ضُرِبْنَ ضُرِبْتَ ضُرِبْتُمَا ضُرِبْتُمْ
ضُرِبْتِ ضُرِبْتُمَا ضُرِبْتُنَّ ضُرِبْتُ
ضُرِبْنَا

ماضی منفی معروف کی گردان

مَا ضَرَبَ مَا ضَرَبَا مَا ضَرَبُوْا مَا ضَرَبَتْ
مَا ضَرَبَتَا مَا ضَرَبْنَ مَا ضَرَبْتَ مَا ضَرَبْتُمَا
مَا ضَرَبْتُمْ مَا ضَرَبْتِ مَا ضَرَبْتُمَا مَا ضَرَبْنَ
مَا ضَرَبْتُ مَا ضَرَبْنَا

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی منفی مجہول کی گردان

مَا ضُرِبَ مَا ضُرِبَا مَا ضُرِبُوا مَا ضُرِبَتْ

مَا ضُرِبَتَا مَا ضُرِبْنَ مَا ضُرِبْتَ مَا ضُرِبْتُمَا

مَا ضُرِبْتُمْ مَا ضُرِبْتِ مَا ضُرِبْتُمَا مَا ضُرِبْتُنَّ

مَا ضُرِبْتُ مَا ضُرِبْنَا

فائدہ: حرف نفی دو ہیں: مَا ۔ لَا

مَا: یہ عام ہے یہ ماضی اور مضارع دونوں کے شروع میں استعمال ہوتا ہے۔

لَا: یہ خاص ہے یہ مضارع کے شروع میں استعمال ہوتا ہے ماضی کے شروع میں نہیں آتا۔ اگر ماضی کے صیغوں کے شروع میں لانا چاہیں تو ماضی کے صیغوں کا تکرار ہوگا۔

تکرار کی مثال فلا صدق ولا صلی

بغیر تکرار کی مثال فلا اقتحم العقبة

(یہ استعمال صرف قرآن مجید میں ہے)

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ :

ماضی مجہول کو ماضی معروف سے بناتے ہیں۔ ماضی معروف کے شروع میں فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر دیں اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دیں تو ماضی مجہول بن جائیگا۔ ضَرَبَ سے ضُرِبَ

ماضی منفی معروف بنانے کا طریقہ :

ماضی منفی کو ماضی مثبت سے بناتے ہیں۔ ماضی مثبت کے شروع میں حرف نفی لگا دیتے ہیں تو یہ ضَرَبَ سے مَاضَرَبَ بن گیا اور ضُرِبَ سے مَاضُرِبَ بن گیا۔

العلوم الدینیہ اکیڈمی

نون کی دو قسمیں

نون اعرابی - نون مبنی

نون اعرابی : نون اعرابی وہ ہے جو اپنے عامل کی وجہ سے گر جائے

نون مبنی : نون مبنی وہ ہے جو اپنے عامل کے آنے کی وجہ سے نہ گرے

فائدہ: مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی آتا ہے
واحد مذکر و مؤنث غائب ۔ واحد مذکر حاضر
واحد و جمع متکلم

فائدہ: نون اعرابی مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں آتا ہے
تثنیہ مذکر و مؤنث غائب و حاضر ۔ جمع مذکر غائب و حاضر ۔
واحد مؤنث حاضر اور دو کے آخر میں نون مبنی ہوتا ہے
جمع مؤنث غائب و حاضر.

علامت مضارع چار ہیں: ہمزہ ۔ تا ۔ یا ۔ نون ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہے.

فعل مضارع معروف کے صیغوں کی علامات

واحد مذکر غائب: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کی علامت آخری حرف پر ضمہ اور شروع میں علامت مضارع یاء ہوگی.

یَضْرِبُ

تثنیہ مذکر غائب: تثنیہ مذکر غائب فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں الف ماقبل مفتوح نون اعرابی مکسور اور شروع میں علامت مضارع یاء ہوگی.

یَضْرِبَانِ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

جمع مذکر غائب : جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں واؤ ساکن ما قبل مضموم نون اعرابی مفتوح اور شروع میں علامت مضارع یاء ہوگی

یَضْرِبُوْنَ

واحد مؤنث غائب : واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف کی علامت آخری حرف پر ضمّہ اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی

تَضْرِبُ

تثنیہ مؤنث غائب : تثنیہ مؤنث غائب فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں الف ما قبل مفتوح نون اعرابی مکسور اور شروع میں علامت مضارع تا ہوگی

تَضْرِبَانِ

جمع مؤنث غائب : جمع مؤنث غائب فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں نون مبنی مفتوح ما قبل ساکن اور شروع میں علامت مضارع یاء ہوگی

یَضْرِبْنَ

واحد مذکر حاضر : واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف کی علامت آخری حرف پر ضمّہ اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی

تَضْرِبُ

تثنیہ مذکر حاضر: تثنیہ مذکر حاضر فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں الف ما قبل مفتوح نون اعرابی مکسور اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی

تَضْرِبَانِ

جمع مذکر حاضر: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں واو ساکن ما قبل مضموم نون اعرابی مفتوح اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی

تَضْرِبُوْنَ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

واحد مؤنث حاضر: واحد مؤنث حاضر فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں یاء ساکن ما قبل مکسور نون اعرابی مفتوح اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی

تَضْرِبِيْنَ

تثنیہ مؤنث حاضر: تثنیہ مؤنث حاضر فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں الف ما قبل مفتوح نون اعرابی مکسور اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی جیسے

تَضْرِبَانِ

جمع مؤنث حاضر: جمع مؤنث حاضر فعل مضارع معروف کی علامت آخر میں نون مبنی مفتوح ما قبل ساکن اور شروع میں علامت مضارع تاء ہوگی

تَضْرِبْنَ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

واحد متکلم: واحد متکلم فعل مضارع معروف کی علامت آخری حرف پر ضمہ اور شروع میں علامت مضارع ہمزہ ہوگا

اَضْرِبُ

جمع متکلم: جمع متکلم فعل مضارع معروف کی علامت آخری حرف پر ضمہ اور شروع میں علامت مضارع نون ہوگا

نَضْرِبُ

فعل مضارع معروف کے صیغے بنانے کا طریقہ

مضارع کے پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے انکے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے:

واحد مذکر غائب: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف کو واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے شروع میں علامت مضارع یاء لگا دینگے اور فاء کلمہ کو ساکن کر دینگے عین کلمہ کو کسرہ دینگے اور لام کلمہ کو ضمہ دینگے تو یہ ضَرَبَ سے **یَضْرِبُ** بنے گا۔

واحد مؤنث غائب: واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف کو واحد مذکر غائب سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے

العلوم الدینیہ اکیڈمی

شروع میں علامت مضارع یاء کو گرا کر تاء لگا دینگے تو یہ یَضْرِبُ سے

تَضْرِبُ بن جائیگا۔

← واحد مذکر حاضر بھی اسی طرح بنے گا

واحد متکلم: واحد متکلم فعل مضارع معروف کو واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ تَضْرِبُ کے شروع میں علامت مضارع ت کو گرا کر ہمزہ لگا دینگے تو یہ **اَضْرِبُ** بن جائیگا۔

جمع متکلم: جمع متکلم فعل مضارع معروف کو واحد متکلم سے بنائیں گے۔ اَضْرِبُ کے شروع میں ہمزہ کو گرا کر اسکی جگہ نون لگا دینگے تو یہ **نَضْرِبُ** بن جائے گا۔

مضارع کے وہ چار صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی مکسور آتا ہے ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ ان کو اپنے اپنے واحد سے بناتے ہیں۔

تثنیہ مذکر غائب: تثنیہ مذکر غائب فعل مضارع معروف کو واحد مذکر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دینگے اور آخر میں ضمہ اعرابی کے عوض نون اعرابی مکسور لگا دیں۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے تو یَضْرِبُ سے **یَضْرِبَانِ** بن جائیگا۔

تثنیہ مؤنث غائب: تثنیہ مؤنث غائب فعل مضارع معروف کو واحد مؤنث غائب سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث غائب کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دیں اور آخر میں نون اعرابی مکسور لگا دیں

الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے تو تَضْرِبُ سے **تَضْرِبَانِ** بن جائیگا۔

تثنیہ مذکر حاضر :

تثنیہ مذکر حاضر فعل مضارع معروف کو واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مذکر حاضر کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دینگے۔ آخر میں ضمّہ اعرابی کے عوض نون اعرابی مکسور لگا دیں گے۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے تو یہ تَضْرِبُ سے **تَضْرِبَانِ** بن جائیگا۔

← تثنیہ مؤنث حاضر بھی اسی طرح بنے گا۔

العلوم الدینیہ اکیڈمی

جمع مذکر حاضر اور جمع مذکر غائب :

ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے:

جمع مذکر غائب :

جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف کو واحد مذکر غائب سے بنائیں گے۔ واحد مذکر غائب کے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع لگا دیں۔ واؤ چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مضموم ہو تو اسکے ماقبل کو ضمّہ دینگے اور آخر میں ضمّہ اعرابی کے عوض نونِ اعرابی مفتوح لگا دینگے تو یہ یَضْرِبُ سے **یَضْرِبُوْنَ** بن جائیگا۔

جمع مذکر حاضر :

جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف کو واحد مذکر حاضر سے بنائیں گے۔ تَضْرِبُ کے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع لگا دینگے اسکے ماقبل کو ضمّہ دینگے اور ضمّہ اعرابی کے عوض آخر میں نون اعرابی

العلوم الدینیہ اکیڈمی

مفتوح لگا دینگے تو یہ تَضْرِبُوْنَ بن جائیگا۔

مضارع کے دو صیغے جنکے آخر میں نون مبنی آتا ہے

۱. جمع مؤنث غائب ۲. جمع مؤنث حاضر

ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے،

جمع مؤنث غائب: جمع مؤنث غائب فعل مضارع معروف کو واحد مؤنث غائب سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث غائب کے آخر میں نون مبنی مفتوح لگا دینگے اور لام کلمہ کو ساکن کر دینگے اور شروع میں علامت مضارع تاء کو گرا کر یاء لگا دینگے تو یہ تَضْرِبُ سے یَضْرِبْنَ بن جائیگا۔

جمع مؤنث حاضر: جمع مؤنث حاضر فعل مضارع معروف کو واحد مؤنث حاضر سے بنائیں گے۔ واحد مؤنث حاضر تَضْرِبِیْنَ کے آخر میں یاء اور نون اعرابی کو گرا کر اسکی جگہ نون مبنی مفتوح لگا دیں گے تو تَضْرِبْنَ بن جائے گا۔

فاعل کی طرف نسبت کے اعتبار سے فعل مضارع کی دو قسمیں

۱. مضارع معروف ۲. مضارع مجہول

مضارع معروف : جسکی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم ہو

مضارع مجہول : جسکی نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم نہ ہو

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ :

العلوم الدینیہ اکیڈمی

مضارع مجہول کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف کے شروع میں فتحہ کو کاٹ کر ضمّہ لگا دینگے اور عین کلمہ کے کسرہ کو کاٹ کر فتحہ لگا دینگے اور لام کلمہ کو اسکی حالت پر چھوڑ دینگے تو یَضْرِبُ سے **یُضْرَبُ** بن جائیگا۔

معنی کے اعتبار سے مضارع کی دو قسمیں

۱. مضارع مثبت　　۲. مضارع منفی

مضارع مثبت : جو کام کے ہونے پر دلالت کرے

مضارع منفی : جو کام کے نہ ہونے پر دلالت کرے

مضارع منفی بنانے کا طریقہ :

مضارع مثبت کے شروع میں لفظ **لَا** لگا دینگے تو یہ مضارع منفی بن جائیگا

لَا يَضْرِبُ

مضارع مثبت معروف کی گردان

يَضْرِبُ يَضْرِبَانِ يَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُ

تَضْرِبَانِ يَضْرِبْنَ تَضْرِبُ تَضْرِبَانِ

تَضْرِبُوْنَ تَضْرِبِيْنَ تَضْرِبَانِ تَضْرِبْنَ

اَضْرِبُ نَضْرِبُ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

مضارع مثبت مجہول کی گردان

يُضْرَبُ يُضْرَبَانِ يُضْرَبُوْنَ تُضْرَبُ

تُضْرَبَانِ يُضْرَبْنَ تُضْرَبُ تُضْرَبَانِ

تُضْرَبُوْنَ تُضْرَبِيْنَ تُضْرَبَانِ تُضْرَبْنَ

اُضْرَبُ نُضْرَبُ

مضارع منفی معروف کی گردان

لَا يَضْرِبُ لَا يَضْرِبَانِ لَا يَضْرِبُوْنَ لَا تَضْرِبُ

لَا تَضْرِبَانِ لَا يَضْرِبْنَ لَا تَضْرِبُ لَا تَضْرِبَانِ

لَا تَضْرِبُوْنَ لَا تَضْرِبِيْنَ لَا تَضْرِبَانِ لَا تَضْرِبْنَ

لَا اَضْرِبُ لَا نَضْرِبُ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

مضارع منفی مجہول کی گردان

لَا يُضْرَبُ لَا يُضْرَبَانِ لَا يُضْرَبُوْنَ لَا تُضْرَبُ

لَا تُضْرَبَانِ لَا يُضْرَبْنَ لَا تُضْرَبُ لَا تُضْرَبَانِ

لَا تُضْرَبُوْنَ لَا تُضْرَبِيْنَ لَا تُضْرَبَانِ لَا تُضْرَبْنَ

لَا اُضْرَبُ لَا نُضْرَبُ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی کی چھ قسمیں

۱. ماضی مطلق ۲. ماضی قریب ۳. ماضی بعید ۴. ماضی احتمالی
۵. ماضی تمنائی ۶. ماضی استمراری

ماضی مطلق : جس میں زمانے کی کوئی قید نہ ہو یعنی مطلقاً گزرا ہوا زمانہ پایا جائے

ضَرَبَ

ماضی قریب : جس میں قریب والا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے

قَدْ ضَرَبَ

ماضی بعید : جس میں دور والا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے

کان ضَرَبَ

ماضی احتمالی : جس میں شک والا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے

لَعَلَّمَا ضَرَبَ

ماضی تمنائی : جس میں آرزو والا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے

لَیتَمَا ضَرَبَ

ماضی استمراری : جس میں ہمیشہ والا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے

کان یَضْرِبُ

فائدہ: اگر ان کا منفی بنانا ہو تو ماضی بعید اور ماضی استمراری میں حرف نفی کَانَ سے پہلے آئیگا اور باقی ماضی کے صیغوں میں حرف نفی ماضی کے صیغے کے ساتھ آئیگا اور کَانَ بھی ہر صیغے میں تبدیل ہوتا جائیگا۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں لفظ قَدْ لگا دینگے تو ماضی قریب بن جائیگا۔

قَدْ ضَرَبَ

ماضی قریب مثبت معروف کی گردان

قَدْ ضَرَبَ قَدْ ضَرَبَا قَدْ ضَرَبُوا قَدْ ضَرَبَتْ

قَدْ ضَرَبَتَا قَدْ ضَرَبْنَ قَدْ ضَرَبْتَ قَدْ ضَرَبْتُمَا

قَدْ ضَرَبْتُمْ قَدْ ضَرَبْتِ قَدْ ضَرَبْتُمَا قَدْ ضَرَبْتُنَّ

قَدْ ضَرَبْتُ قَدْ ضَرَبْنَا

ماضی قریب مثبت مجہول کی گردان

قَدْ ضُرِبَ　قَدْ ضُرِبَا　قَدْ ضُرِبُوْا　قَدْ ضُرِبَتْ

قَدْ ضُرِبَتَا　قَدْ ضُرِبْنَ　قَدْ ضُرِبْتَ　قَدْ ضُرِبْتُمَا

قَدْ ضُرِبْتُمْ　قَدْ ضُرِبْتِ　قَدْ ضُرِبْتُمَا　قَدْ ضُرِبْتُنَّ

قَدْ ضُرِبْتُ　قَدْ ضُرِبْنَا

ماضی قریب منفی معروف کی گردان

قَدْ مَا ضَرَبَ　قَدْ مَا ضَرَبَا　قَدْ مَا ضَرَبُوْا　قَدْ مَا ضَرَبَتْ

قَدْ مَا ضَرَبَتَا　قَدْ مَا ضَرَبْنَ　قَدْ مَا ضَرَبْتَ　قَدْ مَا ضَرَبْتُمَا

قَدْ مَا ضَرَبْتُمْ　قَدْ مَا ضَرَبْتِ　قَدْ مَا ضَرَبْتُمَا　قَدْ مَا ضَرَبْتُنَّ

قَدْ مَا ضَرَبْتُ　قَدْ مَا ضَرَبْنَا

ماضی قریب منفی مجہول کی گردان

قَدْ مَا ضُرِبَ   قَدْ مَا ضُرِبَا   قَدْ مَا ضُرِبُوْا

قَدْ مَا ضُرِبَتْ   قَدْ مَا ضُرِبَتَا   قَدْ مَا ضُرِبْنَ

قَدْ مَا ضُرِبْتَ   قَدْ مَا ضُرِبْتُمَا   قَدْ مَا ضُرِبْتُمْ

قَدْ مَا ضُرِبْتِ   قَدْ مَا ضُرِبْتُمَا   قَدْ مَا ضُرِبْتُنَّ

قَدْ مَا ضُرِبْتُ   قَدْ مَا ضُرِبْنَا

ماضی بعید بنانے کا طریقہ

ماضی مطلق کے شروع میں لفظ کَانَ لگا دینگے تو ماضی بعید بن جائیگا

کَانَ ضَرَبَ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

العلوم الدينیہ اکیڈمی

ماضی بعید مثبت معروف کی گردان

كَانَ ضَرَبَ كَانَا ضَرَبَا كَانُوا ضَرَبُوا كَانَتْ ضَرَبَتْ
كَانَتَا ضَرَبَتَا كُنَّ ضَرَبْنَ كُنْتَ ضَرَبْتَ كُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا
كُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ كُنْتِ ضَرَبْتِ كُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا
كُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ كُنْتُ ضَرَبْتُ كُنَّا ضَرَبْنَا

ماضی بعید مثبت مجہول کی گردان

كَانَ ضُرِبَ كَانَا ضُرِبَا كَانُوا ضُرِبُوا كَانَتْ ضُرِبَتْ
كَانَتَا ضُرِبَتَا كُنَّ ضُرِبْنَ كُنْتَ ضُرِبْتَ كُنْتُمَا ضُرِبْتُمَا
كُنْتُمْ ضُرِبْتُمْ كُنْتِ ضُرِبْتِ كُنْتُمَا ضُرِبْتُمَا
كُنْتُنَّ ضُرِبْتُنَّ كُنْتُ ضُرِبْتُ كُنَّا ضُرِبْنَا

ماضی بعید منفی معروف کی گردان

مَا كَانَ ضَرَبَ　مَا كَانَا ضَرَبَا　مَا كَانُوْا ضَرَبُوْا

مَا كَانَتْ ضَرَبَتْ　مَا كَانَتَا ضَرَبَتَا　مَا كُنَّ ضَرَبْنَ

مَا كُنْتَ ضَرَبْتَ　مَا كُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا　مَا كُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ

مَا كُنْتِ ضَرَبْتِ　مَا كُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا　مَا كُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ

مَا كُنْتُ ضَرَبْتُ　مَا كُنَّا ضَرَبْنَا

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی بعید منفی مجہول کی گردان

مَا كَانَ ضُرِبَ　مَا كَانَا ضُرِبَا　مَا كَانُوْا ضُرِبُوْا　مَا كَانَتْ ضُرِبَتْ

مَا كَانَتَا ضُرِبَتَا　مَا كُنَّ ضُرِبْنَ　مَا كُنْتَ ضُرِبْتَ　مَا كُنْتُمَا ضُرِبْتُمَا

مَا كُنْتُمْ ضُرِبْتُمْ　مَا كُنْتِ ضُرِبْتِ　مَا كُنْتُمَا ضُرِبْتُمَا

مَا كُنْتُنَّ ضُرِبْتُنَّ　مَا كُنْتُ ضُرِبْتُ　مَا كُنَّا ضُرِبْنَا

ماضی احتمالی بنانے کا طریقہ :

ماضی مطلق کے شروع میں لفظ لَعَلَّمَا لگا دیں تو ماضی احتمالی بن جائیگا جیسے لَعَلَّمَا ضَرَبَ

ماضی احتمالی مثبت معروف کی گردان

لَعَلَّمَا ضَرَبَ	لَعَلَّمَا ضَرَبَا	لَعَلَّمَا ضَرَبُوْا
لَعَلَّمَا ضَرَبَتْ	لَعَلَّمَا ضَرَبَتَا	لَعَلَّمَا ضَرَبْنَ
لَعَلَّمَا ضَرَبْتَ	لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمَا	لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمْ
لَعَلَّمَا ضَرَبْتِ	لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمَا	لَعَلَّمَا ضَرَبْتُنَّ
لَعَلَّمَا ضَرَبْتُ	لَعَلَّمَا ضَرَبْنَا	

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی احتمالی مثبت مجہول کی گردان

لَعَلَّمَا ضُرِبَ لَعَلَّمَا ضُرِبَا لَعَلَّمَا ضُرِبُوْا

لَعَلَّمَا ضُرِبَتْ لَعَلَّمَا ضُرِبَتَا لَعَلَّمَا ضُرِبْنَ

لَعَلَّمَا ضُرِبْتَ لَعَلَّمَا ضُرِبْتُمَا لَعَلَّمَا ضُرِبْتُمْ

لَعَلَّمَا ضُرِبْتِ لَعَلَّمَا ضُرِبْتُمَا لَعَلَّمَا ضُرِبْتُنَّ

لَعَلَّمَا ضُرِبْتُ لَعَلَّمَا ضُرِبْنَا

ماضی احتمالی منفی معروف کی گردان

العلوم الدینیہ اکیڈمی

العلوم الدینیہ اکیڈمی

لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَ لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَا لَعَلَّمَا مَا ضَرَبُوْا

لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَتْ لَعَلَّمَا مَا ضَرَبَا لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْنَ

لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتَ لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتُمَا لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتُمْ

لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتِ لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتُمَا لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتُنَّ

لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْتُ لَعَلَّمَا مَا ضَرَبْنَا

ماضی احتمالی منفی مجہول کی گردان

لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَ لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَا لَعَلَّمَا مَا ضُرِبُوْا

لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَتْ لَعَلَّمَا مَا ضُرِبَا لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْنَ

لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتَ لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتُمَا لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتُمْ

لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتِ لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتُمَا لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتُنَّ

لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْتُ لَعَلَّمَا مَا ضُرِبْنَا

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی تمنائی بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں لفظ لَيْتَمَا لگا دینگے تو ماضی تمنائی بن جائیگا لَيْتَمَا ضَرَبَ

ماضی تمنائی مثبت معروف کی گردان

لَيْتَمَا ضَرَبَ لَيْتَمَا ضَرَبَا لَيْتَمَا ضَرَبُوْا

لَيْتَمَا ضَرَبَتْ لَيْتَمَا ضَرَبَتَا لَيْتَمَا ضَرَبْنَ

لَيْتَمَا ضَرَبْتَ لَيْتَمَا ضَرَبْتُمَا لَيْتَمَا ضَرَبْتُمْ

لَيْتَمَا ضَرَبْتِ لَيْتَمَا ضَرَبْتُمَا لَيْتَمَا ضَرَبْتُنَّ

لَيْتَمَا ضَرَبْتُ لَيْتَمَا ضَرَبْنَا

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی تمنائی مثبت مجہول کی گردان

لَیْتَمَا ضُرِبَ لَیْتَمَا ضُرِبَا لَیْتَمَا ضُرِبُوْا لَیْتَمَا ضُرِبَتْ

لَیْتَمَا ضُرِبَتَا لَیْتَمَا ضُرِبْنَ لَیْتَمَا ضُرِبْتَ لَیْتَمَا ضُرِبْتُمَا

لَیْتَمَا ضُرِبْتُمْ لَیْتَمَا ضُرِبْتِ لَیْتَمَا ضُرِبْتُمَا لَیْتَمَا ضُرِبْتُنَّ

لَیْتَمَا ضُرِبْتُ لَیْتَمَا ضُرِبْنَا

ماضی تمنائی منفی معروف کی گردان

لَیْتَمَا مَا ضَرَبَ لَیْتَمَا مَا ضَرَبَا لَیْتَمَا مَا ضَرَبُوْا

لَیْتَمَا مَا ضَرَبَتْ لَیْتَمَا مَا ضَرَبَتَا لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتُنَّ

لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتَ لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتُمَا لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتُمْ

لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتِ لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتُمَا لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتُنَّ

لَیْتَمَا مَا ضَرَبْتُ لَیْتَمَا مَا ضَرَبْنَا

ماضی تمنائی منفی مجہول کی گردان

لَیتَمَا مَا ضُرِبَ   لَیتَمَا مَا ضُرِبَا   لَیتَمَا مَا ضُرِبُوا

لَیتَمَا مَا ضُرِبَتْ   لَیتَمَا مَا ضُرِبَتَا   لَیتَمَا مَا ضُرِبْنَ

لَیتَمَا مَا ضُرِبْتَ   لَیتَمَا مَا ضُرِبْتُمَا   لَیتَمَا مَا ضُرِبْتُمْ

لَیتَمَا مَا ضُرِبْتِ   لَیتَمَا مَا ضُرِبْتُمَا   لَیتَمَا مَا ضُرِبْتُنَّ

لَیتَمَا مَا ضُرِبْتُ   لَیتَمَا مَا ضُرِبْنَا

ماضی استمراری بنانے کا طریقہ

ماضی استمراری کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف کے شروع میں لفظ کَانَ لگا دینگے تو ماضی استمراری بن جائیگا

کَانَ یَضْرِبُ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی استمراری مثبت معروف کی گردان

كَانَ يَضْرِبُ   كَانَا يَضْرِبَانِ   كَانُوا يَضْرِبُوْنَ   كَانَتْ تَضْرِبُ

كَانَتَا تَضْرِبَانِ   كُنَّ يَضْرِبْنَ   كُنْتَ تَضْرِبُ   كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ

كُنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ   كُنْتِ تَضْرِبِيْنَ   كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ   كُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ

كُنْتُ اَضْرِبُ   كُنَّا نَضْرِبُ

ماضی استمراری مثبت مجہول کی گردان

كَانَ يُضْرَبُ   كَانَا يُضْرَبَانِ   كَانُوا يُضْرَبُوْنَ   كَانَتْ تُضْرَبُ

كَانَتَا تُضْرَبَانِ   كُنَّ يُضْرَبْنَ   كُنْتَ تُضْرَبُ   كُنْتُمَا تُضْرَبَانِ

كُنْتُمْ تُضْرَبُوْنَ   كُنْتِ تُضْرَبِيْنَ   كُنْتُمَا تُضْرَبَانِ   كُنْتُنَّ تُضْرَبْنَ

كُنْتُ اُضْرَبُ   كُنَّا نُضْرَبُ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ماضی استمراری منفی معروف کی گردان

مَا كَانَ يَضْرِبُ مَا كَانَا يَضْرِبَانِ مَا كَانُوا يَضْرِبُونَ

مَا كَانَتْ تَضْرِبُ مَا كَانَتَا تَضْرِبَانِ مَا كُنَّ يَضْرِبْنَ

مَا كُنْتَ تَضْرِبُ مَا كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ مَا كُنْتُمْ تَضْرِبُونَ

مَا كُنْتِ تَضْرِبِينَ مَا كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ مَا كُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ

مَا كُنْتُ أَضْرِبُ مَا كُنَّا نَضْرِبُ

ماضی استمراری منفی مجہول کی گردان

مَا كَانَ يُضْرَبُ مَا كَانَا يُضْرَبَانِ مَا كَانُوا يُضْرَبُونَ مَا كَانَتْ تُضْرَبُ

مَا كَانَتَا تُضْرَبَانِ مَا كُنَّ يُضْرَبْنَ مَا كُنْتَ تُضْرَبُ مَا كُنْتُمَا تُضْرَبَانِ

مَا كُنْتُمْ تُضْرَبُونَ مَا كُنْتِ تُضْرَبِينَ مَا كُنْتُمَا تُضْرَبَانِ مَا كُنْتُنَّ تُضْرَبْنَ

مَا كُنْتُ أُضْرَبُ مَا كُنَّا نُضْرَبُ

نفي تاكيد

نفی تاکید کی دو اقسام ہیں: ۱. نفی تاکید معروف ۲. نفی تاکید مجہول

نفی تاکید معروف: جسکی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم ہو

نفی تاکید مجہول: جسکی نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم نہ ہو

نفی تاکید معروف بنانے کا طریقہ

نفی تاکید معروف کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف کے شروع میں **لَنْ** لگا دینگے جو کہ فعل مضارع پر اپنا عمل یوں کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جنکے آخر میں ضمہ آتا ہے یہ وہاں ضمہ کو گرا کر نصب دے گا اور وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے یہ وہاں

العلوم الدینیہ اکیڈمی

نون اعرابی کو گرا دے گا اور دو صیغے جنکے آخر میں نون مبنی آتا ہے وہاں کوئی عمل نہیں کرے گا۔

نفی تاکید معروف کی گردان

لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یَّضْرِبَا لَنْ یَّضْرِبُوْا لَنْ تَضْرِبَ

لَنْ تَضْرِبَا لَنْ یَّضْرِبْنَ لَنْ تَضْرِبَ لَنْ تَضْرِبَا

لَنْ تَضْرِبُوْا لَنْ تَضْرِبِيْ لَنْ تَضْرِبَا لَنْ تَضْرِبْنَ

لَنْ اَضْرِبَ لَنْ نَضْرِبَ

نفی تاکید مجہول بنانے کا طریقہ

نفی تاکید مجہول کو مضارع مجہول سے بناتے ہیں۔ مضارع مجہول کے شروع میں لفظ **لَنْ** لگا دیں تو یہ ایسے عمل کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے یہ ضمہ کو گرا کر نصب دے گا اور وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے یہ نون اعرابی کو گرا دے گا اور وہ

دو صیغے جنکے آخر میں نون مبنی آتا ہے یہ ان میں کوئی عمل نہیں کرے گا۔

نفی تاکید مجہول کی گردان

لَنْ یُضْرَبَ لَنْ یُضْرَبَا لَنْ یُضْرَبُوْا لَنْ تُضْرَبَ

لَنْ تُضْرَبَا لَنْ یُضْرَبْنَ لَنْ تُضْرَبَ لَنْ تُضْرَبَا

لَنْ تُضْرَبُوْا لَنْ تُضْرَبِي لَنْ تُضْرَبَا لَنْ تُضْرَبْنَ

لَنْ اُضْرَبَ لَنْ نُضْرَبَ

نفی جحد بلم جازمة

اسکی دو قسمیں ہیں: ۱. نفی جحد معروف ۲. نفی جحد مجہول

نفی جحد معروف: جسکی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم ہو

العلوم الدینیہ اکیڈمی

نفی جحد مجہول: جسکی نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم نہ ہو

نفی جحد معروف بنانے کا طریقہ

نفی جحد معروف کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف کے شروع میں لَمْ لگا دیں تو یہ ایسے عمل کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے وہاں یہ ضمہ کو گرا دے گا اور مضارع کے وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے وہاں یہ نون اعرابی کو گرا دے گا اور مضارع کے وہ دو صیغے جن کے آخر میں نون مبنی آتا ہے وہاں کوئی عمل نہیں کرے گا۔

نفی جحد معروف کی گردان

لَمْ یَضْرِبْ　لَمْ یَضْرِبَا　لَمْ یَضْرِبُوْا　لَمْ تَضْرِبْ

لَمْ تَضْرِبَا　لَمْ یَضْرِبْنَ　لَمْ تَضْرِبْ　لَمْ تَضْرِبَا

لَمْ تَضْرِبُوْا　لَمْ تَضْرِبِيْ　لَمْ تَضْرِبَا　لَمْ تَضْرِبْنَ

لَمْ اَضْرِبْ　لَمْ نَضْرِبْ

نفی جحد مجہول بنانے کا طریقہ

نفی جحد مجہول کو مضارع مجہول سے بناتے ہیں۔ مضارع مجہول کے شروع میں لَمْ لگا دیں تو یہ ایسے عمل کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمّہ آتا ہے تو یہ ضمّہ کو گرا دے گا اور مضارع کے وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے وہاں نون اعرابی کو گرا دے گا اور مضارع کے وہ دو صیغے جن کے آخر میں نون مبنی آتا ہے وہاں کوئی عمل نہیں کریگا.

نفی جحد مجہول کی گردان

لَمْ يُضْرَبْ لَمْ يُضْرَبَا لَمْ يُضْرَبُوْا لَمْ تُضْرَبْ

لَمْ تُضْرَبَا لَمْ يُضْرَبْنَ لَمْ تُضْرَبْ لَمْ تُضْرَبَا

لَمْ تُضْرَبُوْا لَمْ تُضْرَبِي لَمْ تُضْرَبَا لَمْ تُضْرَبْنَ

لَمْ اُضْرَبْ لَمْ نُضْرَبْ

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

03154596865

امر :

اسکی دو قسمیں ہیں: ۱. امر معروف ۲. امر مجہول

امر معروف : جسکی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی جسکا فاعل معلوم ہو

امر مجہول : جسکی نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہو یعنی جس کا فاعل معلوم نہ ہو

امر معروف کی اقسام

اسکی دو قسمیں ہیں: ۱. امر حاضر معروف ۲. امر غائب معروف

امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ

امر حاضر معروف کو مضارع حاضر معروف سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا دینگے اور اسکے بعد والا حرف دیکھیں گے کہ ساکن ہے یا متحرک ہے۔ اگر ساکن ہے تو پھر عین کلمہ کو دیکھا جائیگا کہ مضموم ہے یا مفتوح ہے یا مکسور ہے۔ اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہے تو دونوں صورتوں میں ہمزہ وصلی بھی مکسور لگائیں گے اور اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزہ وصلی بھی مضموم لگائیں گے اور آخر میں دیکھیں گے کہ حرف علت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو

اسکو گرا دینگے اور اگر نہیں تو آخری حرف علت کو ساکن کر دیں تو یہ بن جائیگا:

تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ

تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ

تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ

تَرْمِيْ سے اِرْمِ

اگر بعد والا حرف متحرک ہے تو پھر عین کلمہ کو دیکھنے کی ضرورت نہیں آخر میں دیکھیں گے کہ حرف علت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اسے گرا دیا جائیگا:

تَعِدُ سے عِدْ

تَقِيْ سے قِ

امرحاضر معروف کی گردان

اِضْرِبْ اِضْرِبَا اِضْرِبُوْا اِضْرِبِيْ اِضْرِبَا

اِضْرِبْنَ

امرِ غائب معروف بنانے کا طریقہ

امرِ غائب معروف کو مضارع غائب سے بناتے ہیں۔ مضارع غائب معروف کے شروع میں لام امر مکسور لگا دینگے تو لام امر یہ عمل کرے گا کہ مضارع غائب معروف کے وہ دو صیغے جن کے آخر میں ضمّہ آتا ہے تو یہ ضمّہ کو گرا کر جزم دے گا اور مضارع غائب معروف کے وہ تین صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے نون اعرابی کو گرا دے گا اور مضارع غائب معروف کا وہ ایک صیغہ جسکے آخر میں نون مبنی آتا ہے اس میں کوئی عمل نہیں کرے گا اور متکلم کے دو صیغوں کے آخر میں جزم دے گا:

يَضْرِبُ سے لِيَضْرِبْ

امرِ غائب معروف کی گردان

لِيَضْرِبْ	لِيَضْرِبَا	لِيَضْرِبُوا
لِتَضْرِبْ	لِتَضْرِبَا	لِيَضْرِبْنَ
لِأَضْرِبْ	لِنَضْرِبْ	

امرِ مجہول بنانے کا طریقہ

امرِ مجہول کو مضارع مجہول سے بناتے ہیں۔ مضارع مجہول کے شروع میں لامِ امر مکسور لگا دیں تو لامِ امر یہ عمل کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمّہ آتا ہے وہاں ضمّہ کو گرا کر جزم دے گا اور مضارع کے وہ سات صیغے جن کے آخر میں نونِ اعرابی آتا ہے وہاں نونِ اعرابی کو گرا دے گا اور وہ دو صیغے جن کے آخر میں نونِ مبنی آتا ہے ان میں کوئی عمل نہیں کرے گا۔ تو یہ يَضْرِبُ سے لِيُضْرَبْ بن جائیگا۔

امرِ مجہول کی گردان

لِيُضْرَبْ　لِيُضْرَبَا　لِيُضْرَبُوْا

لِتُضْرَبْ　لِتُضْرَبَا　لِيُضْرَبْنَ

لِتُضْرَبْ　لِتُضْرَبَا　لِتُضْرَبُوْا

لِتُضْرَبِي　لِتُضْرَبَا　لِتُضْرَبْنَ

لِاُضْرَبْ　لِنُضْرَبْ

نَہِي

اسکی دو قسمیں ہیں: نہی معروف۔ نہی مجہول

نہی معروف بنانے کا طریقہ:

نہی معروف کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف کے شروع میں **لا** لگادیں تو یہ ایسے عمل کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جسکے آخر میں ضمّہ آتا ہے وہاں ضمّہ کو گرا کر جزم دے گا اور مضارع کے وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے وہاں نون اعرابی کو گرا دے گا اور وہ دو صیغے جن کے آخر میں نونِ مبنی آتا ہے وہاں کوئی عمل نہیں کرے گا تو یہ **يَضْرِبُ** سے **لَا يَضْرِبْ** بن جائیگا اِلی آخرہ۔

نہی معروف کی گردان

لَا يَضْرِبْ	لَا يَضْرِبَا	لَا يَضْرِبُوْا
لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبَا	لَا يَضْرِبْنَ
لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبَا	

لَا تَضْرِبُوا   لَا تَضْرِبِي   لَا تَضْرِبَا

لَا تَضْرِبْنَ   لَا أَضْرِبْ   لَا نَضْرِبْ

نہی مجہول بنانے کا طریقہ:

نہی مجہول کو مضارع مجہول سے بناتے ہیں۔ مضارع مجہول کے شروع میں لفظ **لَا** لگا دیں تو یہ ایسے عمل کرے گا کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے وہاں ضمہ کو گرا کر جزم دے گا اور مضارع کے وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے وہاں سے نون اعرابی کو گرا دے گا اور وہ دو صیغے جن کے آخر میں نون مبنی آتا ہے ان میں کوئی عمل نہیں کرے گا تو یہ **يَضْرِبُ** سے **لَا يُضْرَبْ** بن جائیگا۔

نہی مجہول کی گردان

لَا يُضْرَبْ   لَا يُضْرَبَا   لَا يُضْرَبُوا   لَا تُضْرَبْ   لَا تُضْرَبَا

لَا يُضْرَبْنَ   لَا تُضْرَبْ   لَا تُضْرَبَا   لَا تُضْرَبُوا

لَا تُضْرَبِي   لَا تُضْرَبَا   لَا تُضْرَبْنَ   لَا أُضْرَبْ   لَا نُضْرَبْ

فائدہ نمبر ۱

عمل کے لحاظ سے حروف کی دو قسمیں ہیں: حروفِ ناصبہ - حروفِ جازمہ

حروفِ ناصبہ چار ہیں: اَنْ - لَنْ - کَیْ - اِذَنْ

حروفِ ناصبہ یہ عمل کرتے ہیں کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمّہ آتا ہے وہاں ضمّہ گر جاتا ہے اور نصب آ جاتا ہے اور سات صیغے جن کے آخر میں نونِ اعرابی آتا ہے وہاں نونِ اعرابی کو گرا دیا جاتا ہے اور دو صیغے جن کے آخر میں نونِ مبنی آتا ہے ان میں کوئی عمل نہیں کرتے.

حروفِ جازمہ پانچ ہیں: لَمْ - لَمَّا - لامِ امر - لائے نہی - اِنْ شرطیہ

حروفِ جازمہ یہ عمل کرتے ہیں کہ مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمّہ آتا ہے وہاں ضمّہ کو گرا کر جزم دیتے ہیں اور وہ سات صیغے جن کے آخر میں نونِ اعرابی آتا ہے وہاں نونِ اعرابی کو گرا دیتے ہیں اور وہ دو صیغے جن کے آخر میں نونِ مبنی آتا ہے ان میں کوئی عمل نہیں کرتے.

فائدہ نمبر ۲: ہمزہ وصلی سے پہلے کوئی حرف متحرک آ جائے تو ہمزہ وصلی گر جاتا ہے اِضْرِبْ سے فَاضْرِبْ

فائدہ نمبر ۳:

لام امر سے پہلے کوئی حرف متحرک آ جائے تو لام امر ساکن ہو جاتا ہے لِيَضْرِبْ سے فَلْيَضْرِبْ

فائدہ نمبر ۴: لا نفی اور لا نہی میں فرق

مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے وہ ضمہ بھی باقی ہو اور وہ سات صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے وہ نون اعرابی بھی باقی ہو تو لا نفی ہو گا اور ضمہ کی جگہ جزم ہو اور نون اعرابی بھی گر جائے تو لا نہی ہو گا۔

فائدہ نمبر ۵: لام امر اور لام کئی میں فرق

مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے اگر جزم سے تبدیل ہوں تو لام امر ہو گا اور اگر فتحہ سے تبدیل ہوں تو لام کئی ہو گا۔

فائدہ نمبر ۶:

اگر مضارع کے شروع میں لام مفتوح یا سین، سَوف آ جائے تو یہ لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرینگے بلکہ معنی میں تبدیلی کرینگے۔

فائدہ نمبر ۷:

نون کی دو قسمیں ہیں:

نون ثقیلہ - نون خفیفہ

نون ثقیلہ مشدد نون کو کہتے ہیں۔ یہ مضارع کے چودہ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔

نون خفیفہ ساکن نون کو کہتے ہیں۔ نون خفیفہ مضارع کے آٹھ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔

سوال: معترض اعتراض کرتا ہے کہ نون خفیفہ باقی چھ صیغوں کے آخر میں کیوں نہیں آتا؟

جواب: چار تثنیہ کے صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے اگر ان کے آخر میں نون اعرابی گرا دیں تو اس میں الف علامت تثنیہ کا ہے اور وہ ساکن ہے جبکہ نون خفیفہ بھی ساکن ہے تو فعل میں دو ساکنوں کا پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس وجہ سے ان چار صیغوں کے آخر میں نون خفیفہ نہیں آتا ہے اور وہ صیغے جن کے آخر میں نون مبنی آتا ہے نون مبنی اپنی جگہ برقرار رکھتا ہے۔ نہ نون مبنی گرے گا اور نہ ہی نون خفیفہ آئیگا اسلئے ان چھ صیغوں کے آخر میں نون خفیفہ نہیں آتا۔

لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ بنانے کا طریقہ

مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

مضارع کے شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دینگے اور آخر میں نونِ ثقیلہ مفتوح لگا دینگے اور ضمہ کو فتحہ سے تبدیل کر دینگے تو یہ بنے گا:

يَضْرِبُ سے لَيَضْرِبَنَّ

تَضْرِبُ سے لَتَضْرِبَنَّ

تَضْرِبُ سے لَتَضْرِبَنَّ

اَضْرِبُ سے لَاَضْرِبَنَّ

نَضْرِبُ سے لَنَضْرِبَنَّ

ضمہ کو فتحہ سے بدلیں گے تاکہ جمع مذکر کے ساتھ التباس پیدا نہ ہو

مضارع کے چار صیغے جن کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے

ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔
تثنیہ کے شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دیں گے اور آخر میں نون اعرابی کو گرا کر اسکی جگہ نون ثقیلہ لگا دینگے:

يَضْرِبَانِ سے لَيَضْرِبَانِّ

تَضْرِبَانِ سے لَتَضْرِبَانِّ

تَضْرِبَانِ سے لَتَضْرِبَانِّ

تَضْرِبَانِ سے لَتَضْرِبَانِّ

جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر

ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔
جمع مذکر کے شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دینگے اور آخر میں نون اعرابی
اور واؤ ان دونوں کو حذف کر دینگے اور آخر میں نون ثقیلہ لگا دیں اور
ضمہ کو باقی رکھیں تاکہ یہ دلالت کرے کہ یہاں سے واؤ گری ہے تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبُونَ سے لَيَضْرِبُنَّ

تَضْرِبُونَ سے لَتَضْرِبُنَّ

جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر

ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

جمع مؤنث کے آخر میں نون ثقیلہ لگا دیں تو یہ تین نون اکٹھے ہو جائیں گے جن کا پڑھنا مشکل ہے تو ایسی صورت میں نون مبنی اور نون ثقیلہ کے درمیان الف لگا دینگے تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبْنَ سے لَيَضْرِبْنَانِّ

تَضْرِبْنَ سے لَتَضْرِبْنَانِّ

واحد مؤنث حاضر بنانے کا طریقہ

واحد مؤنث حاضر کے شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دینگے اور آخر میں یاء اور نون اعرابی دونوں کو حذف کر دیں ان کی جگہ نون ثقیلہ لگا دیں اور کسرہ کو باقی رہنے دیں تاکہ یہ دلالت کرے کہ یہاں سے یاء گری ہوئی ہے تو یہ بن جائیگا:

تَضْرِبِيْنَ سے لَتَضْرِبِنَّ

لام تاکید بالنون تاکید ثقیلہ کی گردان

لَيَضْرِبَنَّ لَيَضْرِبَانِّ لَيَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبَنَّ

لَتَضْرِبَانِّ لَيَضْرِبْنَانِّ لَتَضْرِبَنَّ لَتَضْرِبَانِّ

لَتَضْرِبُنَّ لَتَضْرِبِنَّ لَتَضْرِبَانِّ لَتَضْرِبْنَانِّ

لَاَضْرِبَنَّ لَنَضْرِبَنَّ

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ مجہول کی گردان

لَيُضْرَبَنَّ لَيُضْرَبَانِّ لَيُضْرَبُنَّ لَتُضْرَبَنَّ

لَتُضْرَبَانِّ لَيُضْرَبْنَانِّ لَتُضْرَبَنَّ لَتُضْرَبَانِّ

لَتُضْرَبُنَّ لَتُضْرَبِنَّ لَتُضْرَبَانِّ لَتُضْرَبْنَانِّ

لَاُضْرَبَنَّ لَنُضْرَبَنَّ

امر حاضر معروف بانون تاکید ثقیلہ کی گردان

اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَانِّ اِضْرِبُنَّ اِضْرِبْنَ

اِضْرِبَانِّ اِضْرِبْنَانِّ

امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ کی گردان

لِتُضْرَبَنَّ لِتُضْرَبَانِّ لِتُضْرَبُنَّ

لَتُضْرَبِنَّ لِتُضْرَبَانِّ لِتُضْرَبْنَانِّ

امر غائب متکلم معروف بانون تاکید ثقیلہ کی گردان

لِيَضْرِبَنَّ لِيَضْرِبَانِّ لِيَضْرِبُنَّ

لِتَضْرِبَنَّ لِتَضْرِبَانِّ لِيَضْرِبْنَانِّ

لِاَضْرِبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ

العلوم الدینیہ اکیڈمی

نہی معروف بانون تاکید ثقیلہ کی گردان

لَا یَضْرِبَنَّ لَا یَضْرِبَانِّ لَا یَضْرِبُنَّ لَا تَضْرِبَنَّ

لَا تَضْرِبَانِّ لَا یَضْرِبْنَانِّ لَا تَضْرِبَنَّ لَا تَضْرِبَانِّ

لَا تَضْرِبُنَّ لَا تَضْرِبِنَّ لَا تَضْرِبَانِّ لَا تَضْرِبْنَانِّ

لَا اَضْرِبَنَّ لَا نَضْرِبَنَّ

نہی مجہول بانون تاکید ثقیلہ کی گردان

لَا یُضْرَبَنَّ لَا یُضْرَبَانِّ لَا یُضْرَبُنَّ لَا تُضْرَبَنَّ

لَا تُضْرَبَانِّ لَا یُضْرَبْنَانِّ لَا تُضْرَبَنَّ لَا تُضْرَبَانِّ

لَا تُضْرَبُنَّ لَا تُضْرَبِنَّ لَا تُضْرَبَانِّ لَا تُضْرَبْنَانِّ

لَا اُضْرَبَنَّ لَا نُضْرَبَنَّ

لام تاکید با نون تاکید خفیفہ کی گردان بنانے کا طریقہ

مضارع کے وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمہ آتا ہے ان کے بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔
مضارع کے شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دیں اور آخر میں نون خفیفہ لگا دیں اور ضمہ کو فتحہ سے تبدیل کر دیں تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبُ سے **لَيَضْرِبَنْ**

جمع مذکر حاضر اور جمع مذکر غائب بنانے کا طریقہ

جمع مذکر کے آخر میں واؤ اور نون دونوں کو گرا دیں اور آخر میں نون خفیفہ لگا دیں اور شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبُونَ سے **لَيَضْرِبُنْ**

ضمہ کو باقی رکھیں تاکہ وہ اس صیغے کے جمع ہونے پر دلالت کرے

واحد مؤنث حاضر بنانے کا طریقہ:

واحد مؤنث حاضر کے آخر میں یاء اور نون دونوں کو گرا دیں اور آخر

میں نون خفیفہ لگا دیں اور شروع میں لام تاکید مفتوح لگا دیں تو یہ بنے گا:

تَضْرِبِیْنَ سے لَتَضْرِبِنْ

ماقبل کسرہ کو باقی رکھیں تاکہ یاء کے گرنے پر دلالت کرے

لام تاکید بانون تاکید خفیفہ معروف کی گردان

لَیَضْرِبَنْ لَیَضْرِبُنْ لَتَضْرِبَنْ لَتَضْرِبَنْ

لَتَضْرِبُنْ لَتَضْرِبِنْ لَاَضْرِبَنْ لَنَضْرِبَنْ

لام تاکید بانون تاکید خفیفہ مجہول کی گردان

لَیُضْرَبَنْ لَیُضْرَبُنْ لَتُضْرَبَنْ لَتُضْرَبَنْ

لَتُضْرَبُنْ لَتُضْرَبِنْ لَاُضْرَبَنْ لَنُضْرَبَنْ

امرِ حاضر معروف بانونِ تاکید خفیفہ کی گردان

اِضْرِبَنْ اِضْرِبُنْ اِضْرِبِنْ

امرِ حاضر مجہول بانونِ تاکید خفیفہ کی گردان

لِتُضْرَبَنْ لِتُضْرَبُنْ لِتُضْرَبِنْ

امرِ غائب و متکلم معروف بانونِ تاکید خفیفہ کی گردان

لِيَضْرِبَنْ لِيَضْرِبُنْ لِتَضْرِبَنْ

لِاَضْرِبَنْ لِنَضْرِبَنْ

امرِ غائب مجہول و متکلم بانونِ تاکید خفیفہ کی گردان

لِیُضْرَبَنْ لِیُضْرَبُنْ لِتُضْرَبَنْ لِتُضْرَبَنْ

لِتُضْرَبُنْ لِتُضْرَبِنْ لِاُضْرَبَنْ لِنُضْرَبَنْ

نہی معروف غائب و متکلم بانون تاکید خفیفہ کی گردان

لَا یَضْرِبَنْ لَا یَضْرِبُنْ لَا تَضْرِبَنْ لَاَضْرِبَنْ لَا نَضْرِبَنْ

نہی غائب و متکلم مجہول بانون تاکید خفیفہ کی گردان

لَا یُضْرَبَنْ لَا یُضْرَبُنْ لَا تُضْرَبَنْ لَاُضْرَبَنْ لَا نُضْرَبَنْ

نہی حاضر معروف بانون تاکید خفیفہ کی گردان

لَا تَضْرِبَنْ لَا تَضْرِبُنْ لَا تَضْرِبَنْ

نہی حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ کی گردان

لَا تُضْرَبَنْ لَا تُضْرَبُنْ لَا تُضْرَبِنْ

علم الصرف
حصہ چہارم

اسم فاعل کی تعریف

اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے معنی مصدری صادر ہو رہا ہو۔

اسم فاعل میں چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں

تین مذکر اسم فاعل کے اور تین مؤنث اسم فاعل کے۔ اس میں غائب، حاضر اور متکلم نہیں ہوتے۔

واحد مذکر اسم فاعل بنانے کا طریقہ

واحد مذکر اسم فاعل کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف میں سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا دیں اور فاء کلمہ کو فتحہ دیں۔ فاء اور عین کلمے کے درمیان الف علامتِ اسم فاعل لگا دیں اور عین کلمہ کو کسرہ دیں پھر آخر میں تنوینِ تمکن علامت اسمیت لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبُ سے ضَارِبٌ

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں

تثنیہ مذکر اسم فاعل بنانے کا طریقہ

اسکے بنانے کے دو طریقے ہیں: ۱. رفعی حالت ۲. نصبی و جری حالت

۱. رفعی حالت: تثنیہ مذکر اسم فاعل کو واحد مذکر اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم فاعل کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دیں۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے اور آخر میں تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبٌ سے ضَارِبَانِ

۲. نصبی و جری حالت: تثنیہ مذکر اسم فاعل کو واحد مذکر اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم فاعل کے آخر میں یاء ساکن ماقبل مفتوح علامت تثنیہ لگا دیں اور آخر میں تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبٌ سے ضَارِبَيْنِ

نوٹ: یاء چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مکسور ہو لیکن یہاں پر کسرہ نہیں فتحہ دینگے تثنیہ اور جمع میں فرق کرنے کے لئے۔

علامہ حافظ محمد
عباس قادری
03154596865

جمع مذکر اسم فاعل بنانے کا طریقہ

جمع مذکر اسم فاعل بنانے کے دو طریقے ہیں: ۱. رفعی حالت ۲. نصبی و جری حالت

۱. رفعی حالت:

جمع مذکر اسم فاعل کو واحد مذکر اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم فاعل کے آخر میں واؤ ساکن علامت جمع لگا دیں۔ واؤ چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مضموم ہو تو اسکے ماقبل کو ضمّہ دینگے اور آخر میں تنوین کے بدلے نون اعرابی مفتوح لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْنَ

۲. نصبی اور جری حالت:

جمع مذکر اسم فاعل کو واحد مذکر اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم فاعل کے آخر میں یاء ساکن ماقبل مکسور علامت جمع لگا دیں۔ یاء چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مکسور ہو تو اسکے ماقبل کو کسرہ دینگے اور تنوین کے بدلے آخر میں نون مفتوح لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبٌ سے ضَارِبِیْنَ

واحد مؤنث اسم فاعل بنانے کا طریقہ

واحد مؤنث اسم فاعل کو واحد مذکر اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم فاعل کے آخر میں گول ۃ علامت تانیث لگا دیں اور ما قبل کو فتحہ دیں اور تنوین کو ۃ پر لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبٌ سے ضَارِبَةٌ

تثنیہ مؤنث اسم فاعل بنانے کا طریقہ

تثنیہ مؤنث اسم فاعل بنانے کے دو طریقے ہیں:

۱. رفعی حالت ۲. نصبی و جرّی حالت

۱. رفعی حالت

تثنیہ مؤنث اسم فاعل کو واحد مؤنث اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم فاعل کے آخر میں الف علامت تثنیہ کی لگا دیں۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ما قبل مفتوح ہو تو اسکے ما قبل کو فتحہ دینگے اور تنوین کے بدلے آخر میں نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبَةٌ سے ضَارِبَتَانِ

۲. نصبی و جری حالت :

تثنیہ مؤنث اسم فاعل کو واحد مؤنث اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم فاعل کے آخر میں یاء ساکن ما قبل مفتوح علامت تثنیہ لگا دیں اور یاء کے ما قبل کو فتحہ دیں اور آخر میں تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبَةٌ سے ضَارِبَتَيْنِ

نوٹ : یاء چاہتی ہے کہ اسکا ما قبل مکسور ہو لیکن یہاں پر کسرہ نہیں فتحہ دیں گے تاکہ تثنیہ اور جمع میں فرق ہو جائے۔

جمع مؤنث اسم فاعل بنانے کا طریقہ

جمع مؤنث اسم فاعل کو واحد مؤنث اسم فاعل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم فاعل کے آخر میں الف ما بعد ت لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

ضَارِبَةٌ سے ضَارِبَتَاتٌ

اب یہاں پر **صحیح کا قاعدہ نمبر۱** جاری کرینگے۔ اس قاعدہ کا نام ہے **علامتِ تانیث والا قانون** اس قاعدہ کے مطابق پہلی ت کو حذف کر دیں گے تو یہ **ضَارِبَاتٌ** بن جائیگا۔

اسم فاعل کی علامات

واحد مذکر اسم فاعل کی علامت

فاء اور عین کلمے کے درمیان الف علامت اسم فاعل کی اور آخر میں تنوین ہوگی جیسے **ضَارِبٌ**

تثنیہ مذکر اسم فاعل کی علامت رفعی حالت

فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف علامت اسم فاعل کی آخر میں الف ماقبل مفتوح نون اعرابی مکسور ہوگا جیسے **ضَارِبَانِ**

تثنیہ مذکر اسم فاعل کی علامت نصبی و جری حالت

آخر میں یاء ساکن ماقبل مفتوح نون اعرابی مکسور ہوگا اور فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف علامت اسم فاعل کی جیسے **ضَارِبَیْنِ**

جمع مذکر اسم فاعل کی علامت رفعی حالت

آخر میں واؤ ساکن ما قبل مضموم نون اعرابی مفتوح ہو گا ضَارِبُونَ

جمع مذکر اسم فاعل کی علامت نصبی جری حالت

آخر میں یاء ساکن ما قبل مکسور نون اعرابی مفتوح ہو گا ضَارِبِینَ

واحد مؤنث اسم فاعل کی علامت

آخر میں گول ۃ تنوین والی ہو گی ضَارِبَةٌ

تثنیہ مؤنث اسم فاعل کی علامت رفعی حالت

آخر میں الف ما قبل مفتوح نون اعرابی مکسور ہو گا ضَارِبَتَانِ

تثنیہ مؤنث اسم فاعل کی علامت نصبی و جری حالت

آخر میں یاء ساکن ما قبل مفتوح نون اعرابی مکسور ہوگا **ضَارِبَتَیْنِ**

جمع مؤنث اسم فاعل کی علامت

آخر میں الف ما بعد ت ہوگی **ضَارِبَاتٌ**

اسم فاعل کی گردان

ضَارِبٌ	ضَارِبَانِ	ضَارِبَیْنِ
ضَارِبُوْنَ	ضَارِبِیْنَ	ضَارِبَۃٌ
ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَتَیْنِ	ضَارِبَاتٌ

اسم مفعول کی تعریف

اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو رہا ہو۔

اسم مفعول میں چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں

تین مذکر اسم مفعول کے اور تین مؤنث اسم مفعول کے

اسم مفعول بنانے کا طریقہ

اسم مفعول کو مضارع مجہول سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا دیں اور شروع میں میم مفتوح لگا دیں عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ ساکن علامت اسم مفعول کی لگا دیں اور آخر میں تنوین تمکن علامتِ اسمیت لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبُ سے **مَضْرُوبٌ**

نوٹ: اسم مفعول کے باقی صیغے بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل کا ہے۔

اعتراض: معترض اعتراض کرتا ہے کہ آپ نے اسم مفعول کو مضارع مجہول سے کیوں بنایا ہے مضارع معروف سے بنا لیتے؟

جواب: اسم مفعول کو مضارع مجہول سے اسلئے بنایا ہے کہ اسکی مضارع مجہول سے مشابہت ہے اور وہ اس طرح کہ مجہول کی نسبت فاعل کی بجائے مفعول کی طرف ہوتی ہے اسلئے اسے مضارع مجہول سے بنایا گیا ہے۔

اسم مفعول کی گردان

مَضْرُوبٌ	مَضْرُوبَانِ	مَضْرُوبِيْنِ
مَضْرُوبُونَ	مَضْرُوبِينَ	مَضْرُوبَةٌ
مَضْرُوبَتَانِ	مَضْرُوبَتَيْنِ	مَضْرُوبَاتٌ

اسم ظرف کی تعریف

اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ کسی خاص فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔ اگر جگہ پر دلالت کرے تو **ظرف مکان** ہوگا اور اگر وقت پر دلالت کرے تو **ظرف زمان** ہوگا۔

اسم ظرف میں دو صیغے استعمال ہوتے ہیں

۱. واحد اسم ظرف ۲. تثنیہ اسم ظرف

واحد اسم ظرف بنانے کا طریقہ

واحد اسم ظرف کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا کر شروع میں میم مفتوح لگا دیں اور اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور ہے تو اسم ظرف کا عین کلمہ مکسور آئیگا۔ اور اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہے یا مضموم ہے تو اسم ظرف کا عین کلمہ مفتوح ہی آئیگا اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت کی لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

يَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ

تثنیہ اسم ظرف کی رفعی حالت بنانے کا طریقہ

تثنیہ اسم ظرف کو واحد اسم ظرف سے بناتے ہیں۔ واحد اسم ظرف کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دیں۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے اور آخر میں تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

مَضْرِبٌ سے **مَضْرِبَانِ**

تثنیہ اسم ظرف کی نصبی وجری حالت بنانے کا طریقہ

تثنیہ اسم ظرف کو واحد اسم ظرف سے بناتے ہیں۔ واحد اسم ظرف کے آخر میں یاء علامت تثنیہ لگا دیں اور یاء کے ماقبل کو فتحہ دیں اور آخر میں تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

مَضْرِبٌ سے **مَضْرِبَيْنِ**

جمع مکسر بنانے کا طریقہ

جمع مکسر کو واحد اسم ظرف سے بناتے ہیں۔ بنانے کا طریقہ یہ ہے

کہ واحد اسم ظرف کے پہلے دو حروف پر فتحہ لگا دیں۔ دوسرے اور تیسرے حرف کے درمیان الف علامت جمع مکسر لگا دیں۔ الف کے بعد دیکھا جائیگا کہ ایک حرف ہے یا دو یا تین حروف ہیں:

- اگر الف کے بعد ایک حرف ہے تو مشدّد ہوگا **دَوَابُّ**
- اگر الف کے بعد دو حروف ہیں تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے کو اپنی حالت پر چھوڑ دینگے **مَضْرِبٌ** سے **مَضَارِبُ**
- اگر الف کے بعد تین حروف ہیں تو دیکھا جائیگا کہ ان کے درمیان الف ہے یا نہیں ہے۔ اگر الف ہے تو اسکو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیں جیسے **مِضْرَابٌ** سے **مَضَارِيبُ** اگر ان کے درمیان الف نہیں ہے تو آخری حرف کو حذف کر دینگے تو باقی دو بچیں گے تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں تو یہ **جَحْمَرِشٌ** سے **جَحَامِرُ** بن جائیگا۔

نوٹ: جمع مکسر کے آخر میں تنوین نہیں آتی کیونکہ یہ غیر منصرف ہے

اسم تصغیر کی تعریف

جو کسی چیز کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرے

اسم تصغیر بنانے کا طریقہ

اسم تصغیر کو کسی بھی تین حرفی کلمے سے بنا سکتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف کو ضمہ دیں اور دوسرے حرف کو فتحہ دیں اور دوسرے اور تیسرے حرف کے درمیان یاء ساکن علامت اسم تصغیر لگا دیں اور یاء کے بعد دیکھا جائے ایک حرف ہے یا دو یا تین حروف ہیں۔

- اگر یاء کے بعد ایک حرف ہے تو اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیں طِفلٌ سے طُفَیلٌ
- اگر یاء کے بعد دو حروف ہیں تو پہلے کو کسرہ اور دوسرے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں تو یہ مَضْرِبٌ سے مُضَیْرِبٌ بن جائیگا۔
- اگر یاء کے بعد تین حروف ہیں تو دیکھا جائے گا کہ ان کے درمیان الف ہے یا نہیں۔ اگر الف ہے تو اسے یاء کے ساتھ تبدیل کر دیں مِضْرَابٌ سے مُضَیْرِیبٌ بن جائیگا۔ اگر ان تین حروف کے درمیان الف نہیں ہے تو آخری حرف کو حذف کر دیں باقی دو حروف میں سے پہلے کو کسرہ اور دوسرے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں تو یہ جَحْمَرِشٌ سے جُحَیْمِرٌ بن جائیگا۔

اسم ظرف کی گردان

مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضْرِبَیْنِ
مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ

اسم ظرف کی علامت ہے کہ شروع میں میم مفتوح ہوگی

اعتراض: معترض اعتراض کرتا ہے کہ اسم مفعول کے شروع میں بھی میم مفتوح ہے تو ان کے درمیان فرق کیسے کریں گے؟

جواب: اسم ظرف کی علامت ہے کہ شروع میں میم مفتوح ہوگی اور اسم مفعول کی پوری علامت ہے کہ شروع میں میم مفتوح ہوگی عین اور واؤ کلمہ کے درمیان واو ساکن علامت اسم مفعول کی ہوگی تو اب ان کے درمیان فرق ہوگیا۔

اسم آلہ کی تعریف

جسکے ذریعے یا واسطے سے کوئی کام کیا جائے

اسم آلہ کی تین قسمیں ہیں

۱. اسم آلہ صغریٰ ۲. اسم آلہ وسطیٰ ۳. اسم آلہ کبریٰ

اسم آلہ صغریٰ: جو کسی چیز کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرے

اسم آلہ صغریٰ بنانے کا طریقہ

اسم آلہ صغریٰ کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا کر اسکی جگہ میم مکسور لگا دیں اور پھر عین کلمہ کو دیکھا جائے کہ مضموم ہے یا مفتوح ہے یا مکسور ہے۔ اگر عین کلمہ مفتوح ہے تو ٹھیک ورنہ ہر حال میں عین کلمہ کو فتحہ دیں اور آخر میں تنوین تمکن علامتِ اسمیّت لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

یَضْرِبُ سے مِضْرَبٌ

اسم آلہ صغریٰ کی گردان

مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مِضْرَبَیْنِ

مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ

اسم آلہ صغریٰ کی علامت

اسکے شروع میں میم مکسور اور عین کلمہ مفتوح اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیّت کی ہوگی

اسم آلہ وسطیٰ: جو کسی چیز کے درمیانے ہونے پر دلالت کرے

اسم آلہ وسطیٰ بنانے کا طریقہ

اسم آلہ وسطیٰ کو اسم آلہ صغریٰ سے بناتے ہیں۔ اسم آلہ صغریٰ کے آخر میں گول ۃ علامتِ اسم آلہ وسطیٰ لگا دیں اور اعراب کو آخر میں جاری کر دیں اور آخری حرف کے ماقبل کو فتحہ دیں تو یہ بن جائیگا:

مِضْرَبٌ سے مِضْرَبَۃٌ

اسم آلہ وسطیٰ کی گردان

مِضْرَبَۃٌ مِضْرَبَتَانِ مِضْرَبَتَیْنِ

مَضَارِبُ مُضَیْرِبَۃٌ

اسم آلہ وسطیٰ کی علامت

شروع میں میم مکسور عین کلمہ مفتوح اور لام کلمہ بھی مفتوح اور آخر میں گول ۃ اور تنوین تمکن علامت اسمیت کی ہوگی۔

اسم آلہ کبریٰ کی تعریف

جو کسی چیز کے بڑے ہونے پر دلالت کرے

اسم آلہ کبریٰ بنانے کا طریقہ

اسم آلہ کبریٰ کو اسم آلہ صغریٰ سے بناتے ہیں۔ اسم آلہ صغریٰ کے عین اور لام کلمہ کے درمیان الف علامتِ اسم آلہ کبریٰ لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

مِضْرَبٌ سے مِضْرَابٌ

اسم آلہ کبریٰ کی گردان

مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مِضْرَابَیْنِ

مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْبٌ

اسم آلہ کبریٰ کی علامت

شروع میں میم مکسور عین اور لام کلمہ کے درمیان الف علامت اسم آلہ کبریٰ ہوگی اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت ہوگی.

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا گیا ہو تاکہ ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی مصدری کسی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ پایا جائے.

اسم تفضیل میں چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں

تین مذکر اسم تفضیل۔ تین مؤنث اسم تفضیل۔

اس میں غائب، حاضر اور متکلم نہیں ہوتے.

واحد مذکر اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

واحد مذکر اسم تفضیل کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ مضارع معروف کے شروع میں علامتِ مضارع کو گرا کر اسکی جگہ ہمزہ مفتوح لگا دیں اور عین کلمہ کو ہر حال میں فتحہ دیں اور آخری حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں تو یہ بن جائیگا:

یَضْرِبُ سے اَضْرَبُ

تثنیہ مذکر اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

اسکی دو حالتیں ہیں: ۱. رفعی حالت ۲. نصبی و جری حالت

رفعی حالت بنانے کا طریقہ

تثنیہ مذکر اسم تفضیل کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں واحد مذکر اسم تفضیل کے آخر میں الف علامت تثنیہ لگا دیں۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکے ماقبل کو فتحہ دیں اور آخر میں تقدیراً تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

اَضْرَبُ سے اَضْرَبَانِ

نصبی وجری حالت بنانے کا طریقہ

تثنیہ مذکر اسم تفضیل کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم تفضیل کے آخر میں یاء ساکن ما قبل مفتوح علامت تثنیہ لگا دینگے اور آخر میں تقدیرًا تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دینگے تو یہ بن جائیگا:

اَضْرَبُ سے اَضْرَبَيْنِ بن جائیگا

جمع مذکر اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

اسکی دو حالتیں ہیں: ۱. رفعی حالت ۲. نصبی وجری حالت

رفعی حالت بنانے کا طریقہ

جمع مذکر اسم تفضیل کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم تفضیل کے آخر میں واؤ ساکن جمع کی علامت لگا دیں اور تقدیرًا تنوین کے بدلے نون اعرابی لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

اَضْرَبُ سے اَضْرَبُوْنَ

نصبی و جری حالت بنانے کا طریقہ

جمع مذکر اسم تفضیل کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم تفضیل کے آخر میں یاء ساکن لگا دیں۔ یاء چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مکسور ہو تو اسکے ماقبل کو کسرہ دیں اور آخر میں تقدیرًا تنوین کے بدلے نون اعرابی مفتوح لگا دیں تو یہ بن جائیگا:

اَضْرَبُ سے اَضْرَبِینَ

جمع مکسّر بنانے کا طریقہ

جمع مکسّر کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم تفضیل کے پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں دوسرے حرف کو فتحہ دیں تیسری جگہ الف علامت جمع مکسّر لگا دیں۔ الف کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں اور آخری حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں تو یہ بن جائیگا:

اَضْرَبُ سے اَضَارِبُ

اسم تصغیر بنانے کا طریقہ

اسم تصغیر کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم تفضیل کے پہلے حرف کو ضمّہ لگا دیں دوسرے حرف کو فتحہ دیں اور تیسری جگہ یاء ساکن علامت اسم تصغیر لگا دیں اور یاء کے مابعد کو کسرہ دیں اور جو تنوین مقدر تھی اسکو ظاہر کر دیں

اَضْرَبُ سے **اُضَیرِبٌ**

واحد مؤنث اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

واحد مؤنث اسم تفضیل کو واحد مذکر اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مذکر اسم تفضیل میں علامت مذکر کو گرا دیں فاء کلمہ کو ضمّہ دیں عین کلمہ کو ساکن کر دیں آخر میں الف مقصورہ علامت واحد مؤنث اسم تفضیل کی لگا دیں

اَضْرَبُ سے **ضُربٰی**

تثنیہ مؤنث اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

اسکی دو حالتیں ہیں: ۱. رفعی حالت ۲. نصبی و جری حالت

رفعی حالت بنانے کا طریقہ

تثنیہ مؤنث اسم تفضیل کو واحد مؤنث اسم تفضیل سے بناتے ہیں. واحد مؤنث اسم تفضیل کے آخر میں الف مقصورہ کو گرا کر اسکی جگہ یاء مفتوح لگا دیں اور اسکے بعد الف علامت تثنیہ لگا دیں۔ الف چاہتا ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہو تو اسکا ماقبل پہلے ہی مفتوح ہے اور آخر میں تقدیراً تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں

ضُربٰی سے ضُرْبَیَانِ

نصبی و جری حالت بنانے کا طریقہ

تثنیہ مؤنث اسم تفضیل کو واحد مؤنث اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم تفضیل کے آخر میں الف مقصورہ کو گرا کر اسکی جگہ یاء مفتوح لگا دیں اور اسکے بعد یاء ساکن لگا دیں اور آخر میں تقدیراً تنوین کے بدلے نون اعرابی مکسور لگا دیں

ضُربٰی سے ضُرْبَیَیْنِ

جمع مؤنث اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

جمع مؤنث اسم تفضیل کو واحد مؤنث اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم تفضیل کے آخر میں الف مقصورہ کو گرا کر اس کی جگہ یاء مفتوح لگا دیں اور آخر میں الف ما بعد ت جمع مؤنث سالم کی لگا دیں اور تنوین کو تاء پر جاری کر دیں

ضُربٰی سے ضُرْبَیَاتٌ

جمع مکسّر بنانے کا طریقہ

جمع مکسّر کو واحد مؤنث اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم تفضیل کے پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور دوسرے حرف کو فتحہ دیں اور الف مقصورہ کو حذف کر دیں اور جو تنوین مقدر تھی اس کو ظاہر کر دیں۔

ضُربٰی سے ضُرَبٌ

اسم تصغیر بنانے کا طریقہ

اسم تصغیر کو واحد مؤنث اسم تفضیل سے بناتے ہیں۔ واحد مؤنث اسم تفضیل کے پہلے حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور دوسرے حرف کو فتحہ دیں تیسری جگہ یاء ساکن علامت اسم تصغیر کی لگا دیں اور آخری حرف کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔

ضُربیٰ سے ضُرَیْبیٰ

فعل تعجب کی تعریف

تعجب کا لغوی معنی ہے حیرانگی۔ بہت حیران کن بات کو تعجب کہتے ہیں۔

فعل تعجب کے دو صیغے

1. مَا اَضْرَبَہٗ
2. اَضْرِبْ بِہٖ

نوٹ: فعل التعجب ثلاثی مجرد میں آتا ہے ثلاثی مزید فیہ میں نہیں آتا.

مَا اَضْرَبَہٗ بنانے کا طریقہ

اسے **یَضْرِبُ** سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا کر اسکی جگہ مَا تعجبیہ اور ہمزہ مفتوح لگا دیں فاء کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں عین کلمہ کو فتحہ دیں اور آخر میں ضمیر منصوب متصل ما قبل فتحہ کے ساتھ آخر میں لگا دیں تو یہ **مَا اَضْرَبَہٗ** بن جائیگا.

اَضْرِبْہٖ بنانے کا طریقہ

اسے **یَضْرِبُ** سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامت مضارع کو گرا کر اسکی جگہ ہمزہ مفتوح لگا دیں فاء اور عین کلمے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور لام کلمہ کو ساکن کر دیں آخر میں ضمیر مجرور متصل باء حرف جارہ سمیت آخر میں لگا دیں تو یہ **اَضْرِبْبِہٖ** بن جائیگا.

اب یہاں پر دو حروف ایک جنس کے آگئے ہیں تو ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے ان میں ادغام کی شرط پائی جا رہی ہے تو

ان کا آپس میں ادغام کرینگے اور یہ اَضْرِبَّہٖ بن جائیگا۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ ہے جس میں ہمیشگی والا معنیٰ پایا جائے۔

صفت مشبہ بنانے کا طریقہ

صفت مشبہ کو مضارع معروف سے بناتے ہیں۔ سب سے پہلے علامتِ مضارع کو گرا دیں فاء کلمہ کو فتحہ دیں عین اور لام کلمہ کے درمیان یاء ساکن علامت صفت مشبہ لگا دیں۔ یاء چاہتی ہے کہ اسکا ماقبل مکسور ہو تو اسکے ماقبل کو کسرہ دیں اور آخر میں تنوین تمکن علامت اسمیت لگا دیں۔

یُکْرُمُ سے کَرِیْمٌ

من جانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

صفت مشبہ کی گردان

کَرِیْمٌ كَرِیْمَانِ كَرِیْمَیْنِ

کَرِیمَةٌ كَرِیمَتَانِ كَرِیمَتَیْنِ

صفت مشبہ کی علامت

عین اور لام کلمہ کے درمیان یاء ساکن صفت مشبہ کی ہوگی

ابواب الصرف

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

ثلاثی کی دو قسمیں ہیں : **ثلاثی مجرد - ثلاثی مزید فیہ**

ثلاثی مجرد میں **آٹھ باب** استعمال ہوتے ہیں : پانچ مطرّد - تین شاذ

مطرّد اسکا معنی ہے کثیر الاستعمال یعنی زیادہ استعمال ہونے والا

شاذ اسکا معنی ہے قلیل الاستعمال یعنی کم استعمال ہونے والا

مطرّد کے پانچ ابواب میں سے پہلا باب ہے :

ضَرَبَ ، یَضْرِبُ

اس باب کی علامت ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں عین کلمہ مکسور ہوگا.

نَصَرَ ، یَنْصُرُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع میں عین کلمہ مضموم ہو گا

سَمِعَ ، یَسْمَعُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہو گا.

ان تین ابواب کو **اصول کے ابواب** بھی کہتے ہیں ان کا دوسرا نام **اُمّ الابواب** بھی ہے. ان کو اصول کے ابواب اسلیئے کہتے ہیں کہ ان کی ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ کی حرکت مختلف ہوتی ہے.

فَتَحَ، یَفْتَحُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہوگا.

کَرُمَ، یَکْرُمُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مضموم ہوگا.

شاذ میں تین باب **استعمال** ہوتے ہیں:

حَسِبَ، یَحْسِبُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوگا.

فَضِلَ، یَفْضُلُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں عین کلمہ مضموم ہوگا.

باب فَضِلَ یَفْضُلُ کو **تداخل کا باب** بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں ماضی کے عین کلمہ کی مشابہت باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہے اور مضارع میں عین کلمہ کی مشابہت باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہے. اس وجہ سے اس کو تداخل کا باب کہتے ہیں.

کَادَ یَکَادُ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مضموم اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوگا.

حافظ محمد عباس قادری
03154596865

فائدے باب کَرُمَ یَکْرُمُ

فعل کی دو قسمیں ہیں: فعل لازمی - فعل متعدّی

فعل لازمی

یہ وہ ہے جو فعل کے ساتھ پورا ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ ہو ذَھَبَ زیدٌ

فعل متعدی

یہ وہ ہے جسکو فاعل کے ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہو ضَرَبَ زیدٌ عَمرًوا

سوال ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ یہ فعل متعدی ہے یا لازم؟

جواب فعل متعدی اور فعل لازم کو پہچاننے کے دو طریقے ہیں:

۱) کسی بھی مصدر سے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف لیں اور اسکا اردو میں ترجمہ کرتے وقت **نے** کا لفظ آجائے تو یہ فعل متعدی ہوگا اور اگر "نے" لفظ نہ ہو تو یہ فعل لازم ہو گا۔

فعل لازم کی مثال ذَھَبَ زیدٌ زید گیا

فعل متعدی کی مثال ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا زید نے عمرو کو مارا

۲) اگر ترجمہ کرنا نہ آئے تو پھر یہ دیکھا جائے کہ کوئی بھی مصدر **فُعُولٌ** کے وزن پر آجائے تو فعل لازم ہو گا فعل متعدی نہیں ہو گا۔

فعل لازم میں اسم مفعول اور فعل مجہول کی گردان نہیں آتی۔ اگر لانا چاہیں تو فعل لازم کو متعدی بنانا پڑتا ہے۔

فعل لازم کو متعدّی بنانے کے دو طریقے ہیں :

۱- اسم مفعول کے بعد ضمیر مجرور متصل لگا دیں تو یہ فعل لازم سے فعل متعدی بن جائے گا یعنی باء کی وجہ سے

۲- باب کَرُمَ، یَکْرُمُ کے کسی بھی مصدر کو باب افعال پر لے جائیں تو یہ فعل لازمی سے فعل متعدی بن جائیگا

الکَرَامَۃُ سے **الاِکرَامُ**

اب اس میں ضمیر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ: باب کَرُمَ یَکرُمُ میں اسم فاعل کی جگہ صفت مشبّہ استعمال ہوتی ہے۔

ثلاثی مزید فیہ کے چودہ باب

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

پانچ بے ہمزہ وصلی کے، نو با ہمزہ وصلی کے

پانچ بے ہمزہ وصلی میں سے پہلا باب ہے:

اِفْعَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی چار حرفی ہو گی اور علامت مضارع ہمیشہ مضموم ہو گی۔

اَکْرَمَ، یُکْرِمُ

تَفعِیل

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدّد ہوگا
اور علامت مضارع ہمیشہ مضموم ہوگی

صَرَّفَ ، یُصَرِّفُ

مُفَاعَلَة

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء اور عین کلمہ کے
درمیان الف زائدہ ہوگا اور علامت مضارع
ہمیشہ مضموم ہوگی

قَاتَلَ ، یُقَاتِلُ

تَفَعُّل

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ
ہوگی اور عین کلمہ مشدّد ہوگا

تَقَبَّلَ ، یَتَقَبَّلُ

تَفَاعُل

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء
زائدہ اور فاء کلمہ کے بعد الف زائدہ ہوگا

تَقَابَلَ ، یَتَقَابَلُ

باہمزہ وصلی کے ابواب

اِفتِعَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء اور عین کلمہ کے
درمیان تاء زائدہ ہوگی۔

اِجتَنَبَ

اِستِفعَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے سین اور تاء زائدہ ہو گی

اِستَنصَرَ

اِنفِعَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے نون زائدہ ہو گا

اِنفَطَرَ

اِفعِلَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ لام کلمہ مشدّد ہو گا

اِحمَرَّ

اِفعِيلَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ لام کلمہ مشدّد ہو گا پہلے لام سے پہلے الف زائدہ ہو گا جو مصدر میں ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہو جاتا ہے۔

اِدْھَامَّ اور مصدر اِدْھِیمَامًا

اِفعِيعَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کا تکرار ہو گا۔ دو عینوں کے درمیان واؤ زائدہ ہو گی جو مصدر میں ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے تبدیل ہو جاتی ہے

اِخشَوشَنَ مصدر اِخشِیشَانٌ

اِفعِوّال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائدہ مشدّد ہوگی

اِجلَوَّذَ

اِفّاعُل

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ مشدّد ہوگا فاء اور عین کلمہ کے درمیان الف زائدہ ہوگا

اِثّاقَلَ

اِفَّعُّل

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء اور عین کلمہ دونوں مشدّد ہوں گے۔

اِطَّهَّرَ

رباعی کی دو قسمیں ہیں : رباعی مجرد۔ رباعی مزید فیہ

رباعی مجرد کا ایک باب ہے۔

فَعْلَلَة

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی چار حرفی ہوگی اور علامت مضارع ہمیشہ مضموم ہوگی۔

بَعثَرَ، یُبَعثِرُ

اعتراض

معترض اعتراض کرتا ہے کہ باب افعال کی علامت بھی یہی ہے ان کے درمیان فرق کیسے کریں ؟

اسکے متعلق دو جواب ہیں :

جواب نمبر ١

باب افعال کے ماضی میں تین حروف اصلی ہیں اور باب فعللۃ کے ماضی میں چار حروف اصلی ہیں۔

جواب نمبر ٢

باب افعال کا فاء کلمہ ساکن ہے اور باب فعللۃ میں مضارع کا فاء کلمہ متحرک ہے۔ اب ان دونوں کے درمیان فرق ہو گیا۔

رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں

ایک بے ہمزہ وصلی، دو با ہمزہ وصلی

بے ہمزہ وصلی کا پہلا باب ہے :

تَفَعْلُل

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ ہو گی اور چار حروف اصلی ہوں گے۔

تَدَحْرَج

اعتراض

معترض اعتراض کرتا ہے کہ باب تَفَعّل اور باب تَفَاعُل کی علامت ایک ہے ان کے درمیان فرق کیسے کریں۔

جواب

باب تَفَعُّل کی پوری علامت ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ ہو گی اور عین کلمہ مشدّد ہو گا اور باب تفاعُل کی علامت ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور فاء کلمہ کے بعد الف زائدہ ہو گا۔ اب ان کے درمیان فرق ہو گیا۔

حافظ محمد عباس قادری
03154596865

باہمزہ وصلی کے باب

اِفْعِنْلَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون زائدہ ہو گا اور چار حروف اصلی ہوتے ہیں۔

اِبْرَنْشَقَ

اِفْعِلَال

اس باب کی علامت یہ ہے کہ چار حروف اصلی پر ایک لام کا اضافہ ہوتا ہے اور دوسرا لام مشدد ہو گا۔

اِقْشَعَرَّ

ملحقات کے ابواب

ملحق یہ الحاق سے نکلا ہے الحاق کا معنی ہے ملانا یا لاحق کرنا۔ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف بڑھا دینے سے یہ رباعی کے وزن پر چلا جاتا ہے اسلیے اس کو ملحق کہتے ہیں۔

ملحق کی دو قسمیں ہیں۔

1. ملحق برباعی مجرد
2. ملحق برباعی مزید فیہ

ملحق بربائی مجرد کے سات باب

فَعْلَلَةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں ایک لام زائدہ ہو گا

جَلْبَبَ

فَعْوَلَةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد واؤ زائدہ ہو گی

سَرْوَلَ

فَيْعَلَةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ کے بعد یاء زائدہ ہو گی

صَيْطَرَ

فَعْيَلَةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد یاء زائدہ ہو گی

شَرْيَفَ

فَوْعَلَةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ کے بعد واؤ زائدہ ہو گی ۔

جَوْرَبَ

فَعْنَلَةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ کے بعد نون زائدہ ہو گا

قَلْنَسَ

فَعْلَاةٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ لام کلمہ کے بعد یاء زائدہ ہو گی

قَلْسٰی

ملحق برباعی مزید فیہ کی تین قسمیں

۱. ملحق بِہ تَدَحْرَجَ
۲. ملحق بِہ اِحْرَنْجَمَ
۳. ملحق بِہ اِقْشَعَرَّ

ملحق بہ تَدَحْرَجَ کے آٹھ باب

تَفَعْلُلٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور آخر میں ایک لام زائدہ ہو گا۔

تَجَلْبَبَ

تَفَعْنُلٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور عین کلمہ کے بعد نون زائدہ ہو گا۔

تَقَلْنَسَ

تَمَفْعُلٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے میم اور تاء زائدہ ہو گی

تَفَعْلُةٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور لام کلمہ کے بعد بھی تاء زائدہ ہو گی۔

تَفَوْعُلٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور فاء کلمہ کے بعد واؤ زائدہ ہو گی۔

تَفَعْوُلٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور عین کلمہ کے بعد واؤ زائدہ ہو گی۔

تَفَيْعُلٌ

اس باب کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور فاء کلمہ کے بعد یاء زائدہ ہو گی۔

تَفَعْلٍ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے تاء زائدہ اور لام کلمہ کے بعد یاء زائدہ ہو گی۔

ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے دو باب

اِفْعِنْلَالٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصلی زائدہ اور عین کلمہ کے بعد نون زائدہ اور آخر میں ایک لام زائدہ ہوگا۔

اِفْعِنْلَاءٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصلی زائدہ عین کلمہ کے بعد نون زائدہ اور آخر میں یاء زائدہ ہوگی.

ملحق بِہ اِقْشَعَرَّ ایک باب

اِفْوِعْلَالٌ

اس باب میں فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصلی زائدہ فاء کلمہ کے بعد واؤ زائدہ اور آخر میں ایک لام زائدہ ہوگا.

علم الصرف کے قواعد منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

صَرف کے قواعد

قواعد: یہ قاعدہ کی جمع ہے۔ قاعدہ کا دوسرا نام قانون بھی ہے قانون یونانی زبان کا لفظ ہے یا پھر سریانی زبان کا لفظ ہے مگر یہ عربی زبان کا لفظ نہیں ہے

قانون کے دو معنی ہیں: **لغوی ۔ اصطلاحی**

لغوی تعریف: قانون کا لغوی معنی ہے پیمانہ جسطرح پیمانے سے لکیروں کو درست کیا جاتا ہے اسی طرح قانون سے الفاظ کو درست کیا جاتا ہے۔

حافظ محمد عباس قادری

اصطلاحی تعریف:

القانون قاعدة كلية منطبقة على جميع جزئياتها

قانون وہ قاعدہ کلیہ ہے جو اپنی تمام جزئیات پر سچا آتا ہے

فائدہ: قاعدہ۔ قانون۔ ضابطہ۔ کلیہ۔ اصل ان تمام کا معنی ایک ہی ہے۔

صحیح

العلوم الدینیہ اکیڈمی
کو فالو کریں

۱. دو علامتِ تانیث والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ فعل میں دو علامت تانیث کا اکٹھا آنا **مطلقاً** ناجائز ہے۔ **مطلقاً** سے مراد خواہ وہ ایک جنس کی ہوں یا الگ الگ جنس کی ہوں اور اسم میں دو علامت تانیث کا اکٹھا آنا ناجائز ہے اور الگ الگ جنس کی ہوں تو جائز ہے۔ مثال،

ضَرَبْتْنَ

یہاں دو علامت تانیث اکٹھی آ رہی ہیں تو اس قاعدہ کے مطابق ت کو حذف کریں تو یہ **ضَرَبْنَ** بن جائیگا۔

۲. توالی اربع حرکات والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ **ایک کلمہ پر چار حرکات کا لگاتار آنا ناجائز ہے۔** تو اب

ضَرَبَنَ پر چار حرکات لگاتار آ رہی ہیں تو اس قاعدہ کے مطابق لام کلمہ یعنی ب کو ساکن کر دیا جائیگا تو یہ ضَرَبْنَ بن گیا۔

۳. اسم غیر متمکن والا قانون

اس قاعدہ کو سمجھنے کے لیئے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے

فائدہ: اسم کی دو قسمیں ہیں: اسم متمکن۔ اسم غیر متمکن

اسم متمکن: اسم متمکن وہ ہے جسکا آخر عامل کے تبدیل ہونے سے بدل جائے۔ اسے معرب بھی کہتے ہیں۔

اسم غیر متمکن: اسم غیر متمکن وہ ہے جسکا آخر عامل کے تبدیل ہونے کی وجہ سے نہ بدلے۔ اسے مبنی بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ: قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ جو اسم غیر متمکن کے آخر میں ہو اسکا ما قبل مضموم ہو تو اس واؤ کو حذف کرنا واجب ہے

ضَرَبْتُمُوْ سے ضَرَبْتُمْ پڑھنا واجب ہے۔

قاعدہ: اسم غیر متمکن کے آخر میں ضمیر آ جائے تو وہ واؤ واپس لوٹ آتی ہے۔

وَجَدْتُمُوهُمْ

۴. علامتِ مضارع والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ جس باب کی علامت چار حرفی ہوگی اسکی علامت مضارع ہمیشہ مضموم ہوگی۔

اَکْرَمَ یُکرِمُ

۵. نون تنوین، نون تثنیہ و جمع والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ نون تنوین الف اور لام کے داخل ہونے سے گر جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ سے اَلضَّارِبُ۔

نون تثنیہ اور نون جمع یہ دونوں الف اور لام کے داخل ہونے سے نہیں گرتے ضَارِبَانِ سے اَلضَّارِبَانِ اور ضَارِبُوْنَ سے اَلضَّارِبُوْنَ

یہ تینوں نون اضافت کی وجہ سے گر جاتے ہیں:

نون تنوین کی مثال ضَارِبٌ سے ضَارِبُ زَیدٍ

نون تثنیہ کی مثال ضَارِبَانِ سے ضَارِبَا زَیدٍ

نون جمع کی مثال ضَارِبُوْنَ سے ضَارِبُوا زَیدٍ

۶. نون تنوین، نون ساکن والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ ہر نون تنوین اور نون ساکن کو وقف کی حالت میں ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے

ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْ اور اِضْرِبَنْ سے اِضْرِبَا پڑھنا جائز ہے۔

۷. حروف یرملون والا قانون

اس قاعدہ کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: حروف کی چار قسمیں ہیں:

۱. حروف اظہار ۲. حروف ادغام ۳. حرف قلب ۴. حروف اخفاء

حروف اظہار یہ کل چھ ہیں: ء۔ ھ۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ ان کو حروف حلقی بھی کہتے ہیں۔

حروف ادغام یہ کل چھ ہیں: ی۔ ر۔ م۔ ل۔ و۔ ن ان کو حروف یرملون بھی کہتے ہیں۔

علم الصرف منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

حرف قلب
یہ ایک ہے ب

حروف اخفاء
یہ کُل پندرہ ہیں:

ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ ک

قاعدہ: قاعدہ یہ ہے کہ نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آ جائے تو ادغام کر کے پڑھیں گے۔

مِن لَّدُنْه ۔ مِن رَّبِّه

نون تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف اظہار میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون تنوین اور نون ساکن کو اظہار کر کے پڑھیں گے۔

زیدٌ عالمٌ

نون تنوین یا نون ساکن کے بعد حرف قلب آ جائے تو نون تنوین اور نون ساکن کو میم سے تبدیل کر کے پڑھیں گے۔

من بعدِ ۔ لفی شقاقٍ بعید

نون تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف اخفاء میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء کر کے پڑھیں گے۔

کُنْتُمْ

حافظ محمد عباس قادری
03154596865

فائدہ حروف اظہار اور حروف ادغام کی درمیانی حالت کو **اخفاء** کہتے ہیں۔

۸. تائے مضارع والا قانون

ہر وہ باب جسکے مضارع میں دو تاء علامات کی اکٹھی آجائیں تو ان میں ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُ پڑھنا جائز ہے۔

۹. لام مشدد والا قانون

ہر وہ باب جسکا لام کلمہ مشدد ہو اس میں تین گردانیں **نفی جحد، امر، نہی** ان میں وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں جزم آتی ہے ان میں تین تین صورتیں پڑھنا جائز ہے فتحہ، کسرہ، علیحدہ:

لَمْ يَحْمَرَّ۔ لم يَحْمَرِّ۔ لَمْ يَحْمَرِرْ

ان تینوں صورتوں میں پڑھنا جائز ہے وعلیٰ هذا القياس

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں

۱۰۔ شَہِدَ والا قانون

اس قاعدے کی چند صورتیں ہیں:

صورت ۱. ہر وہ کلمہ جو حلقی العین ہو اور فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اسکو اصلی حالت کے علاوہ تین حالتوں میں پڑھنا جائز ہے

فعل کی مثال شَہِدَ یہ اصل ہے **شَہْدَ ، شِہْدَ ، شِہِدَ**

اسم کی مثال فَخِذٌ یہ اصل ہے **فِخْذٌ ، فِخِذٌ ، فَخْذٌ**

صورت ۲. ہر وہ کلمہ جو حلقی العین نہ ہو اور فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اس کو اسم میں اصلی حالت کے علاوہ دو حالتوں میں پڑھنا جائز ہے اور فعل میں اصلی حالت کے علاوہ ایک حالت میں پڑھنا جائز ہے۔

اسم کی مثال کَتِفٌ یہ اصل ہے **کَتْفٌ ، کِتْفٌ**

فعل کی مثال عَلِمَ یہ اصل ہے **عَلْمَ** پڑھنا جائز ہے۔

صورت ۳. ہر وہ کلمہ جو حقیقتاً فَعِلَ کے وزن پر نہ ہو اور صورتاً فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اسکو اصلی حالت کے علاوہ ایک حالت میں پڑھنا جائز ہے۔

فائدہ: حقیقتاً فَعِلَ سے مراد کہ وہ ایک ہی کلمہ کے وزن پر ہو
شَہِدَ بروزن فَعِلَ

صورتاً فَعِلَ سے مراد کہ وہ دو یا دو سے زائد کلمہ کے وزن پر ہو جیسے وَهِيَ یہاں واؤ علیحدہ کلمہ ہے اور هِي علیحدہ کلمہ ہے اسلئے یہ صورتاً فَعِلَ کے وزن پر ہے۔

صورت ۴. ہر وہ کلمہ جو اسم میں فَعْلٌ کے وزن پر ہو تو اسکو اصلی حالت کے علاوہ ایک حالت میں پڑھنا جائز ہے عَضُدٌ سے عَضْدٌ پڑھنا جائز ہے۔

صورت ۵: ہر وہ کلمہ جو اسم میں فِعِلٌ کے وزن پر ہو تو اسکو اصلی حالت میں کے علاوہ ایک حالت میں پڑھنا جائز ہے۔
اِبِلٌ سے اِبْلٌ پڑھنا جائز ہے۔

صورت ۶. ہر وہ کلمہ جو اسم میں فُعُلٌ کے وزن پر ہو تو اسکو اصلی حالت کے علاوہ ایک حالت میں پڑھنا جائز ہے

عُنُقٌ سے عُنْقٌ پڑھنا جائز ہے۔

صورت ۷. ہر وہ کلمہ جو اسم میں فُعْلٌ کے وزن پر ہو تو اسکو اپنی اصلی حالت کے علاوہ ایک حالت میں پڑھنا جائز ہے فُعْلٌ سے فُعَلٌ پڑھنا جائز ہے۔

۱۱۔ اسم ظرف والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ صحیح، مہموز اور اجوف میں اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم ہو تو اسم ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آئیگا۔

مَنْصَرٌ

اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور ہو تو اسم ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئے گا **مَضْرِبٌ**

مثال کے ابوابوں میں اکثر صرفیوں کے نزدیک اسم ظرف **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئے گا **مَوْعِدٌ**

لفیف، ناقص، مضاعف میں اسم ظرف **مَفْعَلٌ** کے وزن پر ہی آئے گا **مَدْعًى**

۱۲۔ الف والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اگر الف کا ماقبل جزم آجائے تو الف کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے **ضَارَبَ** سے **ضُوَيْرِبَ** پڑھنا واجب ہے۔ اگر الف کا ماقبل مکسور ہو تو الف کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے **مِضْرَابٌ** **مَضَارِيْبُ** پڑھنا واجب ہے بشرطیکہ اس الف کو حذف کرنے کا کوئی سبب موجود نہ ہو۔ اگر الف کو حذف کرنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس الف کو واؤ اور یاء کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے بلکہ حذف کر دینگے **دِخْرَاجٌ** سے **دُخَيْرِجٌ**

افتعال

۱. اِتَّقَدَ، اِتَّسَرَ والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو تو اس واؤ اور یاء کو تاء کریں گے پھر تاء کا تاء میں ادغام کریں گے وجوبًا

واؤ کی مثال **اِتَّقَدَ** یہ اصل میں **اِوْتَقَدَ** تھا۔ اب اس واؤ کو تاء کیا گیا اور پھر تاء کا تاء میں ادغام کیا تو یہ **اِتَّقَدَ** بن گیا۔

یاء کی مثال **اِتَّسَرَ** یہ اصل میں **اِیْتَسَرَ** تھا تو اس میں یاء کو تاء کیا پھر تاء کا تاء میں ادغام کیا تو یہ **اِتَّسَرَ** بن گیا۔

۲. اِسَّمَعَ، اِشَّهَدَ والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں **س**۔ **ش** آ جائے تو تائے افتعال کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے پھر جنس کا جنس میں

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

ادغام کرنا واجب ہے

س کی مثال اِسَّمَعَ یہ اصل میں اِسْتَمَعَ تھا تو اب تائے افتعال کو فاء کلمہ کی جنس کیا پھر جنس کا جنس میں ادغام کیا تو اِسَّمَعَ بن گیا۔

ش کی مثال اِشَّهَدَ یہ اصل میں اِشْتَهَدَ تھا تو اب تائے افتعال کو فاء کلمہ کی جنس کیا پھر جنس کا جنس میں ادغام کیا تو یہ اِشَّهَدَ بن گیا۔

۳. اِصَّبَرَ، اِظَّلَمَ والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں **ص۔ض۔ ط۔ظ** ان چار حروف میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو سب سے پہلے تائے افتعال کو ط کریں گے پھر دیکھا جائیگا کہ باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں کونسا حرف ہے۔

- اگر باب افتعال کے فاء کلمے کے مقابلے میں ط آ جائے تو ایک صورت ہو گی ادغام واجب ہوگا مثال اِطْتَلَبَ اب تائے افتعال کو ط کیا تو اِطْطَلَبَ بن گیا اب ان کا آپس میں ادغام کیا تو اِطَّلَبَ بن گیا۔
- اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ظ آ جائے تو تین صورتیں ہونگی **اظہار یک طرفہ** **ادغام دو طرفہ**

اظہار یک طرفہ سے مراد ط کو ظاہر کر کہ پڑھیں گے **اِظْطَلَمَ**

ادغام دو طرفہ سے مراد ط کو ظا کر کہ اور ظا کا ظ میں ادغام کر کہ پڑھیں گے یا پھر ظا کو ط کر کہ اور ط کا ط میں ادغام کر کہ پڑھیں گے **اِظْطَلَمَ** سے **اِظَّلَمَ** اور **اِطَّلَمَ** دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں

- اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں **ص** آجائے تو دو صورتیں ہونگی **اظہار بھی یک طرفہ** **ادغام بھی یک طرفہ**

اظہار یک طرفہ سے مراد کہ ط کو ظاہر کر کہ پڑھیں گے **اِصْطَبَرَ**
ادغام یک طرفہ سے مراد کہ ط کو ص کریں گے پھر ص کا ص میں ادغام کرینگے **اِصْطَبَرَ** سے **اِصَّبَرَ** بن جائیگا.

- اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ض آجائے تو دو صورتیں ہونگی **اظہار بھی یک طرفہ** **ادغام بھی یک طرفہ**

اظہار یک طرفہ سے مراد کہ ط کو ظاہر کر کہ پڑھیں گے **اِضْطَرَبَ**
ادغام یک طرفہ سے مراد کہ ط کو ض کرینگے پھر ض کا ض میں ادغام کریں گے **اِضْطَرَبَ** سے **اِضَّرَبَ** بن جائیگا.

فائدہ ط کو ص، ض کیا جا سکتا ہے لیکن ص، ض کو ط نہیں کر سکتے.

۴. اِدَّخَلَ، اِذَّکَرَ والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں د، ذ، ز، ان تین حروف میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو سب سے پہلے تائے افتعال کو د کریں گے پھر دیکھیں گے کہ باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں کونسا

حرف ہے۔

■ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں د آ جائے تو ایک صورت ہوگی کہ ادغام واجب ہوگا **اِدَّخَلَ** یہ اصل میں **اِدْتَخَلَ** تھا تو اب تائے افتعال کو د کیا پھر دال کا دال میں ادغام کیا تو **اِدَّخَلَ** بنا۔

■ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ذ آ جائے تو تین صورتیں ہونگی: اظہار یک طرفہ ادغام دو طرفہ

اظہار یک طرفہ سے مراد کہ د کو ظاہر کر کہ پڑھیں گے **اِذْدَکَرَ** جو اصل میں **اِذْتَکَرَ** تھا۔

ادغام دو طرفہ سے مراد یعنی کہ د کو ذ کرینگے پھر ذ کا ذ میں ادغام کرینگے یا پھر ذ کو د کرینگے اور د کا د میں ادغام کرینگے **اِذْدَکَرَ** سے **اِذَّکَرَ** اور **اِدَّکَرَ** دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

■ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ز آ جائے دو صورتیں ہونگی: اظہار بھی یک طرفہ ادغام بھی یک طرفہ

اظہار یک طرفہ سے مراد د کو ظاہر کر کہ پڑھیں گے **اِزْدَجَرَ**

ادغام یک طرفہ سے مراد کہ د کو ز کرینگے پھر ز کا ز میں ادغام کرینگے **اِزْدَجَرَ** سے **اِزَّجَرَ**

فائدہ د کو ذ کیا جا سکتا ہے لیکن د کو ذ نہیں کیا جا سکتا۔

۵. اِثَّبَتَ والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں ث آ جائے تو تین صورتیں ہونگی

اظہار یک طرفہ ادغام دو طرفہ

اظہار یک طرفہ سے مراد ت کو ظاہر کر کہ پڑھیں گے **اِثَّبَتَ** یہ اصل میں **اِثْتَبَتَ** تھا۔

ادغام دو طرفہ سے مراد کہ ت کو ث کرینگے پھر ثاء کا ثاء میں ادغام کرینگے یا پھر ث کو ت کرینگے پھر تاء کا تاء میں ادغام کرینگے **اِثَّبَتَ ، اِتَّبَتَ** دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

فائدہ ت کو ث کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۶. خَصَّمَ ، خِصَّمَ والا قانون

قاعدہ یہ ہے کہ اگر باب افتعال کے عین کلمہ کے مقابلے میں **س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، د ، ذ ، ت ، ث ، ز** ان گیارہ حروف میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو سب سے پہلے تائے افتعال کو عین کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

ان کی مثال سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ اگر دو حروف ایک جنس کے آجائیں تو ادغام واجب ہو جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان میں پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو اگر ان میں پہلا حرف متحرک آجائے تو اسکو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں

طریقہ نمبر ۱ پہلے حرف کے ماقبل دیکھا جائے ساکن ہے یا متحرک۔ اگر ساکن ہے تو پہلے حرف کی حرکت کو نقل کر کہ ماقبل کو دے دیں

اِخْتَصَمَ اب تائے افتعال کو عین کلمہ کی جنس کیا تو یہ **اِخْصَصَمَ** بن گیا۔ اب پہلا حرف متحرک ہے تو اسکی حرکت کو نقل کر کہ ماقبل کو دینگے

تو یہ **اِخْتَصَمَ** بن گیا۔ اب دو حروف ایک جنس کے آگئے ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے تو ادغام کی شرط پائی جا رہی ہے اسلیئے جنس کا جنس میں ادغام کر دیا تو یہ **اِخَصَّمَ** بن گیا۔ اب فاء کلمہ متحرک ہے تو ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں ہمزہ وصلی کو گرا دیا تو **خَصَّمَ** بن گیا۔

طریقہ نمبر۲ اگر پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دینی تو پہلے حرف کی حرکت کو گرا دیں۔

اِخْتَصَمَ تو اب پہلا حرف متحرک ہے تو اسکی حرکت کو گرا دیں تو یہ **اِخْصْصَمَ** بن گیا اب دو ساکنوں کا پڑھنا مشکل ہے تو اب یہاں پر ایک قاعدہ جاری ہوتا ہے

اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ

ساکن کو جب بھی حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے

اس قاعدہ کے مطابق اسکو حرکت دیں تو یہ **اِخِصْصَمَ** بن گیا تو اب ادغام کی شرط پائی جا رہی ہے تو جنس کا جنس میں ادغام کیا تو یہ **اِخِصَّمَ** بن گیا۔ فاء متحرک ہے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں ہمزہ وصلی کو گرا دیا تو یہ **خِصَّمَ** بن گیا۔

صورت نمبر۲ اگر باب **تَفَعُّل، تَفَاعُل** کے فاء کلمہ کے مقابلے میں **س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ د۔ ذ۔ ز۔ ت۔ ث**

ان گیارہ حروف میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو تائے تَفَعُّل یا تائے تَفَاعُل کو فاء کلمہ کی جنس کرنا جائز ہے پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے

مثال باب تفعّل **تَسَمَّعَ** اب تائے تَفَعُّل کو فاء کلمہ کی جنس کیا تو یہ **سَسَمَّعَ** بن گیا۔ اب پہلا حرف متحرک ہے اسکی حرکت کو گرا دیں تو یہ **سْسَمَّعَ** بن گیا۔ شروع میں ساکن پڑھنا مشکل ہے اسلیئے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لگا دیں تو یہ **اِسْسَمَّعَ** بن گیا۔ اب

حروف شمسیہ

یہ کل چودہ ہیں ت۔ث۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ل۔ن

صورت نمبر ۱

قاعدہ یہ ہے کہ لام تعریف کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو لام تعریف کو حروف شمسیہ کی جنس کرنا واجب ہے پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے **اَلنَّفْعُ ۔ اَلتَّرْکُ**

صورت نمبر ۲

اگر لام تعریف کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی حرف آ جائے تو لام تعریف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے **اَلْحَمْدُ**

صورت نمبر ۳

اگر لام غیر تعریف کے بعد حروف شمسیہ میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو لام غیر تعریف کو حروف شمسیہ کی جنس کرنا جائز ہے پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے

بَلْ سَوَّلَتْ سے **بَل سَّوَّلَتْ** پڑھنا جائز ہے۔

صورت نمبر ۴

اگر لام غیر تعریف کے بعد حروف قمریہ میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو لام غیر تعریف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**

صورت نمبر ۵

اگر لام غیر تعریف کے بعد حرف ر آ جائے تو جنس اور ادغام دونوں واجب ہوتے ہیں **قُل رَّبِّ**

اعتراض

معترض اعتراض بیان کرتا ہے کہ آپ نے قاعدہ بیان کیا ہے کہ لام غیر تعریف کے بعد حرف ر آجائے تو جنس اور ادغام دونوں واجب ہوتے ہیں تو ہم آپ کو قرآن مجید سے ایک مثال دکھاتے ہیں جہاں پر آپ نے جنس نہیں کیا اور ادغام بھی نہیں کیا

بَلْ رَانَ

جواب

اسکے متعلق تین جواب ہیں:

۱. یہاں پر سکتہ فرض ہے اور ادغام واجب ہے۔ جب بھی واجب اور فرض کا آپس میں تقابل ہوتا ہے تو فرض کو واجب پر ترجیح دیتے ہیں۔

۲. یہاں پر سکتہ بھی واجب ہے اور ادغام بھی واجب ہے۔ سکتہ کریں تو بھی ٹھیک ہے اور ادغام کرلیں تو بھی ٹھیک ہے۔

۳. ہم امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت پڑھتے ہیں۔ انہوں نے یہاں پر سکتہ کیا ہے اسلئے یہاں پر سکتہ کریں گے لہٰذا آپ کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

مہموز

العلوم الدینیہ اکیڈمی

۱. رَاسٌ، بُوسٌ، ذِیبٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو ساکن ہو اور مظہر ہو اسکا ماقبل متحرک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علّت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
رَأْسٌ یہ اصل میں رَأْسٌ تھا تو اس قاعدے کے مطابق اسے **رَاسٌ** اور بُؤْسٌ سے **بُوسٌ** اور ذِئْبٌ سے **ذِیبٌ** پڑھنا جائز ہے۔

۲. اٰمَنَ اُوْمِنَ اِیمَانًا

قاعدہ یہ ہے کہ اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اکھٹے آجائیں ان میں پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ساکن ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علّت سے تبدیل کرنا واجب ہے۔
اٰمَنَ یہ اصل میں **ءَاْمَنَ** تھا پھر **اٰمَنَ** ہوا **اُءْمِنَ** سے **اُوْمِنَ** **اِئْمَانًا** سے **اِیمَانًا** پڑھنا واجب ہے۔

۳. جُوَنٌ، مِیَرٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو مفتوح ہو اسکا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

جُوَنٌ یہ اصل میں **جُؤَنٌ** تھا پھر **جُوَنٌ** ہوا اور **مِئَرٌ** سے **مِیَرٌ** پڑھنا جائز ہے۔

۴. یَسَلُ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو متحرک ہو اور اسکا ماقبل ساکن ہو اور قابل حرکت ہو اور مظہر بھی ہو تو شرط یہ ہے کہ اسکا ماقبل یائے تصغیر بھی نہ ہو اور باب انفعال کا نون بھی نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کہ ماقبل کو دینا جائز ہے پھر اس ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

یَسَلُ یہ اصل میں **یَسْئَلُ** تھا اس قاعدے کے مطابق **یَسَلُ** بن گیا۔

یائے تصغیر کی مثال

سُوَیْئِلٌ تو اب اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کہ ماقبل کو نہیں دینگے۔

باب انفعال کی مثال

اِنْئَطَرَ

٥. جَاءٍ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جس میں دو ہمزہ متحرک آجائیں تو شرط یہ ہے کہ ان میں پہلا ہمزہ متکلم کا نہ ہو اور ان میں ایک ہمزہ مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

جَاءٍ یہ اصل میں **جَايِئٌ** تھا تو اب الف فاعل کے بعد یاء آرہی ہے تو اس یاء کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ **جَائِئٌ** بن گیا تو اب ان میں شرط پائی جا رہی ہے تو دوسرے ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ **جَائِيٌ** بن گیا۔ اب یاء پر ضمہ ثقیل تھا تو اسے گرا دیا گیا اب یہ **جَائِيْنْ** بن گیا اب دو ساکن اکٹھے آگئے اول ساکن مدہ ہے اسکو حذف کر دیا تو یہ **جَاءٍ** بن گیا۔

٦. سَالَ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو متحرک ہو اور اسکا ماقبل اسی طرح متحرک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

سَالَ یہ اصل میں **سَأَلَ** تھا تو اس قاعدے کے مطابق **سَالَ** بنا۔

٧. خَطِيَّةٌ، مَقْرُوَّةٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو یائے تصغیر، واؤ یا یائے مدّہ زائدہ کے بعد ایک ہی کلمہ میں واقع ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی جنس کرنا جائز ہے اور پھر جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے

یائے تصغیر کی مثال سُوَیْئِلٌ

تو اب اس ہمزہ کو ماقبل کی جنس کیا تو یہ سُوَیْیِلٌ بن گیا اب دو حروف ایک جنس کے آ گئے ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے تو جنس کا جنس میں ادغام کیا تو یہ سُوَیِّلٌ بن گیا۔

واؤ مدّہ زائدہ کی مثال مَقْرُوَّةٌ

یہ اصل میں مَقْرُوْءَةٌ تھا تو اب ہمزہ واؤ مدّہ زائدہ کے بعد واقع ہوا تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس کیا تو یہ مَقْرُوْوَةٌ بن گیا۔ اب دو حرف ایک جنس کے آ گئے تو جنس کا جنس میں ادغام کیا تو مَقْرُوَّةٌ بن گیا۔

یاء مدّہ زائدہ کی مثال خَطِیَّةٌ

یہ اصل میں خَطِیْئَةٌ تھا تو اب ہمزہ یا مدّہ زائدہ کے بعد واقع ہوا تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس کیا پھر جنس کا جنس میں ادغام کیا تو یہ خَطِیَّةٌ بن گیا۔

۸. سُئِلَ، یَسْتَهْزِئُ

اس قاعدے کی دو صورتیں ہیں:

صورت نمبر ۱ ہر وہ ہمزہ جو مکسور ہو اور اسکا ماقبل مضموم ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

سُوِلَ یہ اصل میں **سُئِلَ** تھا تو اس قاعدے کے مطابق **سُوِلَ** پڑھنا جائز ہے۔

صورت نمبر ۲ ہر وہ ہمزہ جو مضموم ہو اسکا ماقبل مکسور ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔

يَسْتَهْزِيُ یہ اصل میں **يَسْتَهْزِءُ** تھا تو اس قاعدہ کے مطابق **يَسْتَهْزِيُ** پڑھنا جائز ہے۔

۹. قَارِیْ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو متحرک ہو منفرد ہو یعنی کہ اکیلا ہو اور اسکا ماقبل بھی متحرک ہو تو اس ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔

قَارِیْ یہ اصل میں **قَارِئٌ** تھا تو اس قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ **قَارِيٌ** بن گیا۔ اب یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرا دیا تو یہ **قَارِيْنْ** بن گیا اب دو ساکن اکھٹے آگئے اول ساکن مدہ ہے اس کو حذف کر دیا تو یہ **قَارِنْ** بن گیا تو اب نون تنوین اور نون ساکن والے قانون کے مطابق نون ساکن کو ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کیا تو یہ **قَارِیْ** بن گیا۔

١٠. قَرِيٌّ

اس قاعدہ کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ایک ہوتا ہے موضوع علی التضعیف اور ایک ہوتا ہے غیر موضوع علی التضعیف

موضوع علی التضعیف جسکو واضع نے ابتداءً مشدّد بنایا ہو جیسے صَرَّفَ

غیر موضوع علی التضعیف جسکو واضع نے ابتداءً مشدّد نہ بنایا ہو مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

قاعدہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر دو ہمزہ کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں اکٹھے آ جائیں ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

قَرِيٌّ یہ اصل میں قَرِءْءٌ تھا تو اب یہاں پر پہلا ہمزہ ساکن ہے اور دوسرا متحرک ہے تو دوسرے ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ قَرِءْيٌ بن گیا۔ اب مہموز کے قاعدہ نمبر 1 کے مطابق پہلے ساکن ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ قَرِيْيٌ بن گیا۔ اب دو حروف ایک جنس کے آ گئے ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے ادغام کی شرط پائی جا رہی ہے تو جنس کا جنس میں ادغام کیا تو یہ قَرِيٌّ بن گیا۔

۱۱۔ آلْحَسَنُ

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ وصلی سے پہلے ہمزہ استفہام آ جائے تو ہمزہ وصلی کو الف کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

آلْحَسَنُ یہ اصل میں أَالْحَسَنُ تھا تو اس قاعدے کے مطابق آلْحَسَنُ بن گیا۔

۱۲۔ خَطَايَا

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ ہمزہ جو الف فاعل کے بعد واقع ہو اور یاء سے پہلے ہو تو اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے پھر دوسری یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

خَطَايَا اصل میں خَطَايِئُ تھا تو اب الف فاعل کے بعد یاء آ رہی ہے تو اس یاء کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ خَطَاءِءُ بن گیا تو اب یہاں پر مہموز کا قاعدہ نمبر 5 جاری ہوتا ہے کہ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ آ جائیں ان میں ایک ہمزہ متکلم کا نہ ہو اور ایک ہمزہ مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے تو اس قاعدے کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ خَطَاءِيُ بن گیا تو اب یہاں پر یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے تو اب اس قاعدہ کے مطابق اس ہمزہ کو یائے مفتوح کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ خَطَايَيُ بن گیا اب دوسری یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کیا تو اب یہ خَطَايَا بن گیا۔

مثال

۱. عِدَةٌ ، زِنَةٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ مصدر جو فِعْلٌ ۔ فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو اور اسکے فاء کلمہ کے مقابلے میں واؤ آ جائے اور وہ واؤ مضارع میں حذف بھی بھی کی گئ ہو تو اس واؤ کی حرکت نقل کرکے مابعد کو دیتے ہیں اور اس واؤ کو حذف کر دیتے ہیں اور آخر میں گول ۃ لگا دیتے ہیں اور اسکے ماقبل کو فتحہ دیتے ہیں اِقَامَةٌ کے قانون کے ساتھ۔

عِدَةٌ یہ اصل میں وِعْدٌ تھا اور زِنَةٌ اصل میں وِزْنٌ تھا تو اس قاعدہ کے مطابق واؤ کی حرکت مابعد کو دے کر اسکو حذف کیا اور اسکے عوض آخر میں گول ۃ لگا کر اسکے ماقبل کو فتحہ دے دیا تو عِدَةٌ اور زِنَةٌ بن گیا۔

۲. اِقَامَةٌ

اس قاعدہ کو سمجھنے کے لئے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے۔

فائدہ التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں

۱. التقائے ساکنین تنوینی

یہ وہ ہے کہ دو ساکنوں میں سے ایک نون تنوین ہو رَامِيِيْنَ

۲. التقائے ساکنین غیر تنوینی

یہ وہ ہے کہ دو ساکنوں میں کوئی بھی نون تنوینی نہ ہو اِقَا امٌ

قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ حرف جو مصدر میں التقائے ساکنین غیر تنوینی کی وجہ سے گر جائے تو اسکے بدلے آخر میں گول ۃ لگانا ضروری ہے۔

اِقَامَةٌ یہ اصل میں **اِقْوَامٌ** تھا اب واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینگے اور اس واؤ کو الف کے ساتھ تبدیل کر دینگے تو یہ **اِقَاامٌ** بن جائیگا۔ اب دو ساکن اکٹھے آگئے ہیں ان کا پڑھنا مشکل ہے اول ساکن مدّہ ہے اسکو حذف کر دیا تو یہ **اِقَامٌ** بن گیا اور آخر میں گول ۃ لگا دینگے اور اسکے ماقبل کو فتحہ دینگے اور تنوین کو ۃ پر لگا دیں تو یہ **اِقَامَةٌ** بن جائیگا۔

۳. مِيعَادٌ، مِيزَانٌ

ہر وہ واؤ جو ساکن ہو اور مظہر ہو اور اسکا ماقبل مکسور ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ واؤ باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

مِيعَادٌ یہ اصل میں **مِوْعَادٌ** تھا اور **مِيزَانٌ** اصل میں **مِوْزَانٌ** تھا تو اس قاعدے کے مطابق **مِيعَادٌ** اور **مِيزَانٌ** بن گیا۔

۴. اَوَاعِدُ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جسکی ابتداء میں دو واؤ متحرک اکٹھی آجائیں تو ان میں سے پہلے واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

اَوَاعِدُ یہ اصل میں وَوَاعِدُ سے اَوَاعِدُ پڑھنا واجب ہے

۵. وَعَدُتَّ

اس قاعدے کی دو صورتیں ہیں:

صورت نمبر ۱

ہر وہ دال جو ساکن ہو اور اسکے بعد ت متحرک آجائے تو اس دال کو تاء کرتے ہیں پھر ت کا ت میں ادغام کرتے ہیں۔

وَعَدُتَّ یہ اصل میں وَعَدُتَ تھا پھر وَعَدُتَّ بن گیا۔ اسکی شرط یہ ہے کہ وہ تاء افتعال کی نہ ہو اگر ہو گی تو پھر دال کو تاء نہیں کرینگے بلکہ تاء کو دال کرینگے پھر دال کا دال میں ادغام کرینگے جیسے اِدُتَغَمَ سے اِدَّغَمَ

صورت نمبر ۲

ہر وہ کلمہ جس میں ت ساکن کے بعد دال متحرک آجائے تو اس تاء کو دال کرتے ہیں پھر دال کا دال میں ادغام کرتے ہیں۔

اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَ اللّٰہَ یہ اصل میں اَثۡقَلَتۡ دَعَوَ اللّٰہَ تھا پھر اس قاعدے کے مطابق اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَ اللّٰہَ پڑھنا واجب ہے

٦. وُعِدَ، وِشَاحٌ

اس قاعدے کی دو صورتیں ہیں:

صورت نمبر ١ واؤ جو مضموم ہو یا مکسور تو شرط یہ ہے کہ اس واؤ کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو تو پہلی واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔

وُعِدَ سے **اُعِدَ** اور **وِشَاحٌ** سے **اِشَاحٌ** پڑھنا جائز ہے۔

اگر واؤ متحرک کے بعد واؤ ساکن آ جائے تو پھر بھی اس واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔

وُوْرِيَ سے **اُوْرِيَ** پڑھنا جائز ہے۔

اگر اس واؤ کے بعد واؤ متحرک آ جائے تو پھر اس واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

وُوَيْعِدٌ سے **اُوَيْعِدٌ** پڑھنا واجب ہے۔

صورت نمبر ٢ ہر وہ واؤ جو مضموم ہو اور عین کلمہ کے مقابلے میں ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ واؤ مشدد نہ ہو تو اس واؤ کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا جائز ہے۔

اَدْوُرٌ سے **اَدْاُرٌ** پڑھنا جائز ہے۔

اگر وہ واؤ مشدد ہو تو پھر اس کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے۔

تَقَوُّلٌ

۷. یَعِدُ، تَعِدُ

اس قاعدے کی تین صورتیں ہیں

صورت نمبر ۱ ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو اور اسکا قیاس باب فَتَحَ، یَفْتَحُ پر ہو۔

صورت نمبر ۲ ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو اور اسکی ماضی کلام عرب میں نہ پائی جائے

صورت نمبر ۳ ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو اور اسکا مضارع معروف یَفْعِلُ کے وزن پر ہو۔

تو ان تین صورتوں میں مضارع معروف کے فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

صورت نمبر ۱ کی مثال وَضَعَ، یَضَعُ

اب یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ تھا تو اس قاعدہ کے مطابق یَضَعُ بن گیا۔

صورت نمبر ۲ کی مثال یَذَرُ یہ اصل میں یَوْذَرُ تھا تو اس قاعدہ کے مطابق یَذَرُ بن گیا۔
اسکی ماضی کلام عرب میں استعمال نہیں ہوتی۔

صورت نمبر۳ کی مثال وَعَدَ، یَعِدُ

یَعِدُ اصل میں یَوْعِدُ تھا تو اس قاعدے کے مطابق یَعِدُ بن گیا۔

۸. یَوْجَلُ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ باب جو مثال واوی کا ہو اور اسکا قیاس باب سَمِعَ، یَسْمَعُ پر ہو اور اسکے مضارع معروف میں فاء کلمہ کو حذف نہ کیا گیا ہو تو اسکی حالت کے علاوہ تین حالتوں میں پڑھنا جائز ہے۔

یَوْجَلُ اصل ہے یَاجَلُ، یَیْجَلُ، یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

۹. یُوْسَرُ

اس قاعدے کو جاننے سے پہلے ایک فائدے کا کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ اَفْعَلُ کی تین قسمیں ہیں:

۱. اَفْعَلُ اِسمي ۲. اَفْعَلُ صِفَتِي ۳. اَفْعَلُ تَفْضِيلِي

۱. اَفْعَلُ اسمي

اَفْعَلُ اِسمي وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں اسم والا معنی پایا جائے

اَحْمَدُ - اَشْرَفُ

٢. اَفْعَلُ صِفَتِي

اَفْعَلُ صِفَتِي وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں صفت والا معنی پایا جائے

اَحْمَرُ ۔ اَسْوَدُ

٣. اَفْعَلُ تَفْضِيلِي

اَفْعَلُ تفضيلي وہ ہے جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی پایا جائے

اَكْبَرُ

فُعْلٰی کی بھی تین قسمیں ہیں:

١. فعلى اسمي ٢. فعلى صفتي ٣. فعلى تفضيلى

١. فُعلیٰ اسمي

فُعلیٰ اسمی وہ ہے جو فُعلیٰ کے وزن پر ہو اور اس میں اسم والا معنی پایا جائے

طُوبیٰ یہ ایک درخت کا نام ہے جو جنّت میں ہے

٢. فُعلیٰ صفتي

فعلیٰ صفتی وہ ہے جو فعلیٰ کے وزن پر ہو اور اس میں صفت والا معنی پایا جائے

حُبْلیٰ

٣. فُعلیٰ تفضيلي

فعلیٰ تفضیلی وہ ہے جو فعلیٰ کے وزن پر ہو اور اس میں زیادتی والا معنی پایا جائے

ضُربیٰ

قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ یاء جو ساکن ہو اور مظہر بھی ہو اور اسکا ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

یُوْسَرُ یہ اصل میں **یُیْسَرُ** تھا تو اس قاعدے کے مطابق **یُوْسَرُ** بن گیا۔

اس قاعدے کی چند شرائط ہیں:

شرط نمبر ۱

وہ یاء باب افتعال کے فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہو اگر ہو گی تو پھر اس یاء کو واؤ کے ساتھ تبدیل نہیں کرینگے بلکہ اس یاء کو تاء کرینگے۔ اسکے بعد تاء کا تاء میں ادغام کریں گے۔

اُیْتُسِرَ سے **اُتُّسِرَ**

شرط نمبر ۲

وہ یاء فعلیٰ صفتی میں بھی نہ ہو اگر ہو گی تو پھر اس یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ میں تبدیل کرینگے۔

حُیکَی سے حِیکَی

شرط نمبر ۳

وہ یاء اَفْعَلُ صفتی کی جمع میں بھی نہ ہو وہ اَفْعَلُ جسکی مؤنث فُعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے اور اَفْعَلُ کی جمع دو وزن پر آتی ہے :

فُعْلٌ ۔ فُعْلَانٌ

اسی طرح **اَبْیَضُ** یہ اَفْعَلُ صفتی ہے اور اسکی مؤنث **فَعْلَاءُ** کے وزن پر **بَیْضَاءُ** آتی ہے لہٰذا،

بُیْضٌ ، بُیْضَانٌ اب اس یاء کو واؤ کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے بلکہ اسکے ماقبل کو کسرہ کی حرکت دینگے۔

بِیْضٌ ۔ بِیْضَانٌ

اجوف

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں

قَالَ، بَاعَ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ یا یاء جو متحرک ہو اور اسکا ما قبل مفتوح ہو اور کلمہ بھی ایک ہو اور اسکی حرکت بھی لازمی ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

قَالَ یہ اصل میں **قَوَلَ** تھا جو **قَالَ** ہوا اور **بَيَعَ** سے **بَاعَ** پڑھنا واجب ہے۔

اس قاعدے کی چند شرائط ہیں:

۱. وہ واؤ اور یاء ایک ہی کلمہ میں موجود ہوں اگر الگ کلمہ میں موجود ہوں گی پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا۔ **وَوَجَدَكَ**

۲. وہ واؤ یا یاء فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں اگر ہوں گی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا۔

تَوَعَّدَ، تَيَسَّرَ

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی پیج کو لائیک کریں

۳۔ وہ واؤ اور یاء لفیف مقرون کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں اگر ہوں تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا

قَوِيَ ، حَيِيَ

۴۔ وہ واؤ اور یاء حکماً ناقص کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں۔ حکماً ناقص کے عین کلمہ سے مراد کہ لام کلمہ کا تکرار ہو تو پھر پہلی واؤ کو الف کے ساتھ تبدیل نہیں کرینگے بلکہ دوسری واؤ کو الف کے ساتھ تبدیل کریں گے اِرْعَوَوَ اصل تھا اسی طرح اِرْمَيَيَ اصل لفظ تھا جو کہ اس شرط کے مطابق اِرْعَوَا اور اِرْمَيَا بن گیا۔

۵۔ اس واؤ اور یاء کے بعد کوئی بھی حرف مدہ زائدہ بے فائدہ معنی نہ ہو اگر ہوگا تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا سَوَادٌ ، بَيَادٌ

۶۔ اس واؤ اور یاء کے بعد کوئی بھی حرف تثنیہ کا نہ ہو اگر ہوگا تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا دَعَوَا ، رَمَيَا

۷۔ اس واؤ اور یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم کا بھی نہ ہو اگر ہوگا تو بھی یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا عَصَوَاتٌ ، رَحَيَاتٌ

۸۔ اس واؤ اور یاء کے بعد کوئی یاء مشدد نہ ہو اگر ہوگی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا

عَصَوِيٌّ ۔ رَحَيِيٌّ

۹۔ اس واؤ اور یاء کے بعد نون ثقیلہ بھی نہ ہو اگر ہو گا تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا۔ **اِخْشَوُنَّ ، اِخْشَيِنَّ**

۱۰۔ وہ کلمہ **فَعَلٰی، فَعَلَانٌ** کے وزن پر نہ ہو اگر ہو گا تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا۔

صَوَرٰی حَیَدٰی مَوَتَانٌ حَیَوَانٌ

۱۱۔ وہ واؤ اور یاء کسی ایسے کلمہ میں موجود نہ ہوں یعنی کہ ایسے کلمہ کے ہم معنی نہ ہوں جس میں تعلیل نہ ہو سکتی ہو جیسے **عَوِرَ، صَيِدَ** یہ بمعنی ہے **اِعْوَرَّ** اور **اِصْيَدَّ** کے لہٰذا **اِعْوَرَّ ، اِصْيَدَّ** میں تعلیل نہیں ہو سکتی اور **عَوِرَ ، صَيِدَ** میں بھی تعلیل نہیں ہو سکتی۔

۱۲۔ وہ واؤ اور یاء فعل غیر منصرف کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں

فعل غیر منصرف وہ ہے جسکی گردان نہ آتی ہو صرف ماضی آتی ہو

قَوُلَ ، بَيُعَ

۱۳۔ وہ واؤ اور یاء ملحق کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں ملحق الحاق سے نکلا ہے الحاق کا معنی ہے ملانا ، لاحق کرنا

الحاق کی تعریف ایک کلمہ کی شکل دوسرے کلمہ کے ساتھ ملانے یا برابر کرنے کے لئے ایک یا دو حرف بڑھا دیں لیکن ان حروف کے بڑھانے سے معنی میں بھی تبدیلی نہ ہو **قَوَلُوْلٌ** یہ اصل میں **قَوَلٌ** تھا اسکے آخر میں واؤ اور لام

عربی گرامر سیکھنے کے لئے العلوم العربیہ اکیڈمی کو فالو کریں

کو بڑھا دیا تو یہ **قَوَلُوْلٌ** بن گیا۔ اسی طرح **بَیَعٌ** کے آخر میں واؤ اور عین کو بڑھا دیا تو یہ **بَیَعُوْعٌ** بن گیا جیسے **قَرَبُوْسٌ**

۱۴۔ وہ واؤ اور یاء عین کلمہ کے مقابلے میں حروف صحیح سے متبدل شدہ نہ ہوں اگر ہونگی تو پھر بھی ہمارا قاعدہ جاری نہیں ہو گا **شَیَرٌ** اصل میں **شَجَرٌ** تھا۔

۱۵۔ اس واؤ اور یاء کے بعد الف ممدودہ بھی نہ ہو اگر ہو گا تو پھر بھی قاعدہ جاری نہیں ہو گا **اَخَوَاءٌ** ۔ **نَحَیَاءٌ**

۱۶۔ وہ واؤ اور یاء ایسے کلمہ میں نہ ہوں جسکا وزن باب افتعال، باب تفعّل، باب تفاعل کے وزن پر نہ ہو اگر ہو گا تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا **اِحْتَوَرَ، تَحَوَّرَ، تَحَاوَرَ**

۱۷۔ وہ واؤ اور یاء حرکت عارضی میں بھی نہ ہوں اگر ہونگی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہو گا **لَوِ اسْتَطَعْنَا** یہ اصل میں **لَوْ اِسْتَطَعْنَا** تھا۔

التقائے ساکنین

اسکی دو قسمیں ہیں:

حافظ محمد عباس قادری
03154596865

التقائے ساکنین علی حدّہ

یہ وہ ہے جو شرائط کے ساتھ ثابت ہو

التقائے ساکنین علی غیر حدّہ

یہ وہ ہے جو بغیر شرائط کے ساتھ ثابت ہو۔

التقائے ساکنین علی حدّہ کی تین شرائط ہیں:

1. اوّل ساکن مدّہ یا یائے تصغیر ہو
2. ثانی ساکن مدغم ہو
3. کلمہ بھی ایک ہو

التقائے ساکنین علی حدّہ کا حکم

التقائے ساکنین علی حدّہ کا حکم یہ ہے کہ دو ساکنوں کا اکٹھا آنا مطلقاً جائز ہے۔ مطلقاً سے مراد خواہ وہ وقف کی حالت میں ہوں یا بغیر وقف کی حالت میں۔

وقف کی مثال اِحْمَارَّ اُحْمُوْرٌ

بغیر وقف کی مثال اِحْمَارَّ زیدٌ

التقائے ساکنین علی غیر حدّہ کی سات صورتیں

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں

۱۔ ان تین شرطوں میں سے کوئی شرط بھی نہ پائی جائے
قُلِ الْحَقُّ یہ اصل میں قُلْ اَلْحَقُّ

۲۔ ان تین شرطوں میں سے دوسری اور تیسری شرط پائی جائے پہلی شرط نہ پائی جائے یَخِصِّمُوْنَ اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا۔

۳۔ ان تین شرطوں میں سے پہلی اور تیسری شرط پائی جائے دوسری شرط نہ پائی جائے قُلْنَ اصل میں قُوْلْنَ تھا۔

۴۔ ان تین شرطوں میں سے پہلی اور دوسری شرط پائی جائے اور تیسری شرط نہ پائی جائے اِضْرِبُنَّ اصل میں اِضْرِبُوْنَّ تھا۔

۵۔ ان تین شرطوں میں سے پہلی اور دوسری نہ پائی جائے اور تیسری پائی جائے زَیْدٌ

۶۔ ان تین شرطوں میں سے پہلی شرط پائی جائے دوسری اور تیسری نہ پائی

جائیں اِضْرِبُوا الْقَوْمَ اصل میں اِضْرِبُوْا الْقَوْمَ تھا۔

٤۔ ان تین شرطوں میں سے دوسری شرط پائی جائے پہلی اور تیسری شرط نہ پائی جائے لَتُدْعَوُنَّ اصل میں لَتُدْعَوُنَّ تھا۔

التقائے ساکنین علی غیر حدّہ کا حکم

التقائے ساکنین علی غیر حدّہ کا حکم یہ ہے کہ دو ساکنوں کا وقف کی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔ اَلرَّحِیْم۔ اَلرَّحِیْم

التقائے ساکنین علی غیر حدہ کی غیر وقف کی حالت میں پڑھنے کی دو صورتیں ہیں:

١۔ دیکھیں گے کہ اوّل ساکن مدّہ یا نون خفیفہ ہے یا نہیں اگر ہے تو اسکو حذف کر دیں

اول ساکن مدہ کی مثال اِضْرِبُوا الْقَوْمَ یہ اصل میں اِضْرِبُوْا اَلْقَوْمَ تھا۔

نون خفیفہ کی مثال لَاتُهِيْنَ الْفَقِيْر یہ اصل میں لَا تُهِيْنَنْ اَلْفَقِيْر تھا۔

ہم نے بیان کیا ہے کہ اول ساکن مدہ ہو یا نون خفیفہ ہو تو اسکو حذف کر

دیتے ہیں لیکن تین مقامات ایسے ہیں جہاں پر اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں پہلے ساکن کو حذف کریں بعض کہتے ہیں دوسرے ساکن کو حذف کریں۔

نمبر۱۔ اجوف میں اسم مفعول کا صیغہ

نمبر۲۔ اجوف میں ہی باب افعال کا مصدر

نمبر۳۔ اجوف میں ہی باب استفعال کا مصدر

مثالیں،

اسم مفعول کی مثال۔ مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔

باب افعال کی مثال۔ اِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ تھا

باب استفعال کی مثال۔ اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِسْتِقْوَامٌ تھا۔

۲۔ اول ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو آخر کو حرکت دیتے ہیں۔ حرکت کبھی کسرہ، کبھی فتحہ اور کبھی ضمہ دیتے ہیں۔

کسرہ کی مثال۔ قُلِ الْحَقّ اصل میں قُلْ الْحَقّ

فتحہ کی مثال۔ الٓمٓ اللّٰہُ اصل میں الم اَللّٰہُ تھا۔

ضمہ کی مثال۔ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اصل میں هُمْ اَلْمُفْلِحُوْنَ تھا۔

لیکن پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں اوّل ساکن مدہ کو حذف نہیں کرتے

نمبر۱۔ اگر معرف باللام سے پہلے ہمزہ استفہام آ جائے تو تب بھی اول ساکن مدہ کو حذف نہیں کرتے

آلْحَسَنُ یہ اصل میں ءَاَلْحَسَنُ تھا۔

نمبر۲۔ اگر حرف تثنیہ کے بعد نون ثقیلہ آ جائے تو تب بھی اول ساکن مدہ کو حذف نہیں کرتے اِضْرِبَانِّ

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں

نمبر۳. اگر کلمہ **اللہ** سے پہلے **ھا** تنبیہ آجائے تو تب بھی اول ساکن مدہ کو حذف نہیں کرتے **هَا اللّٰه** یہ اصل میں **هَا اَللّٰهُ** تھا.

نمبر۴. اگر کلمہ **اللہ** سے پہلے حرف ایجاب میں سے کوئی حرف آجائے تو تب بھی اول ساکن مدہ کو حذف نہیں کرتے **اِیْ اللّٰهُ** یہ اصل میں **اِيْ اَللّٰهُ** تھا.

نمبر۵. اگر تثنیہ کی اضافت معرف باللام کی طرف ہو جائے تو تب بھی اوّل ساکن مدہ کو حذف نہیں کرتے
خَلَقَتَا الْبُتَانَ یہ اصل میں **خَلَقَتَا اَلْبُتَانَ** تھا.

قُلْنَ، طُلْنَ

قاعدہ یہ ہے ہر واؤ جو مفتوح ہو یا مضموم فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد اجوف میں الف ہو کر گر جائے تو اس کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے.
قُلْنَ یہ اصل میں **قَوَلْنَ** تھا تو اب اجوف کے قانون نمبر1 کے مطابق اس واؤ کو الف کیساتھ تبدیل کیا تو یہ **قَالْنَ** بن گیا اب اجوف کے قانون نمبر2 کے مطابق اوّل ساکن مدہ کو حذف کر دیا تو یہ **قَلْنَ** بن گیا اب اس قاعدے کے مطابق اسکے ماقبل کو ضمہ دیا تو یہ **قُلْنَ** بن گیا.
اسکی شرط یہ ہے کہ مضارع مکسور العین نہ ہو اگر ہو گا تو فاء کلمہ کو کسرہ دینگے.

خِفْنَ، بِعْنَ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ جو مکسور ہو اور یاء یہ عام ہے مفتوح ہو یا مکسور ہو یا مضموم ہو اور فعل معروف ثلاثی مجرد اجوف میں الف ہو کر گر جائے تو اسکے فاء کلمہ کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

خِفْنَ یہ اصل میں **خَوِفْنَ** تھا اب اجوف کے قانون نمبر 1 کے مطابق اس واؤ کو الف کیساتھ تبدیل کر دیں تو یہ **خَافْنَ** بن جائیگا۔ اب اجوف کے قانون نمبر 2 کے مطابق اول ساکن مدّہ کو حذف کر دیا تو یہ **خَفْنَ** بن گیا۔ اب اس قاعدے کے مطابق **خِفْنَ** بن گیا

یاء مفتوح کی مثال **بِعْنَ** یہ اصل میں **بَیَعْنَ** تھا۔

یاء کسرہ کی مثال **هِبْنَ** اصل میں **هَیِبْنَ** تھا۔

یاء ضمہ کی مثال **هِئْنَ** اصل میں **هَیُئْنَ** تھا۔

قِیْلَ، بِیْعَ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو مکسور ہو اسکا ماقبل مضموم فعل ماضی مجہول کا صیغہ ہو شش اقسام میں ثلاثی مجرد ہو یا ثلاثی مزید فیہ ہو ثلاثی مزید فیہ سے مراد دو باب ہیں باب افتعال، باب انفعال اور ماضی معروف میں تعلیل بھی کی گئی ہو تو

اسکو تین حالتوں میں پڑھنا جائز ہے۔

۱۔ حذفِ حرکت ۲۔ نقلِ حرکت ۳۔ اشمام کرکے

حذفِ حرکت سے مراد کہ اس واؤ کی حرکت کو حذف کر دیں قُوْلَ

نقلِ حرکت سے مراد کہ واؤ کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دیں قِوْلَ

اشمام سے مراد کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کرنا اور یاء ساکن کو واؤ کی طرف مائل کرنا

يَقُوْلُ، يَبِيْعُ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ اور یاء جو متحرک ہو اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو (اکثر صرفیوں کے نزدیک ماقبل ساکن ہونے کی شرط نہیں ہے) اور وہ واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں فعل یا شبہ فعل کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہوں تو اس واؤ یا یاء کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل کو دینا واجب ہے۔ اس واؤ اور یاء کی حرکت کو ماقبل کو دینے سے پہلے دیکھا جائے کہ وہ مضموم ہے یا مفتوح ہے یا مکسور ہے۔ اگر مضموم ہے تو اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔

يَقُوْلُ اصل میں يَقْوُلُ تھا۔

- اگر مفتوح ہے تو اسکو الف کے ساتھ تبدیل کر دیں يُقْوَلُ سے يُقَالُ
- اگر مکسور ہے تو اسکو یاء کے ساتھ تبدیل کر دیں يُقْوِلُ سے يُقِيْلُ

اس قاعدے کی چند شرائط ہیں:

نمبر۱۔ وہ واؤ اور یاء ملحق کے عین کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں اگر ہوں گی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **اِجْوَنْدَدَ ، اِبْيَنْعَعَ**

نمبر۲۔ وہ واؤ اور یاء لفیف مقرون میں بھی نہ ہوں اگر ہونگی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **يَقْوٰى ، يَحْيٰي**

نمبر۳۔ وہ واؤ اور یاء اسم آلہ میں بھی نہ ہوں اگر ہونگی تو بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگی **مِقْوَلٌ ، مِبْيَعٌ**

نمبر۴۔ وہ واؤ اور یاء اسم تفضیل میں بھی نہ ہوں اگر ہونگی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **اَقْوَلُ ، اَبْيَضُ**

نمبر۵۔ وہ واؤ اور یاء فعل التعجب میں بھی نہ ہوں اگر ہونگی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **اَقْوَلَهٗ ، اَقْوِلْ بِهٖ**

يُقَالُ ، يُبَاعُ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو مفتوح ہو اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو مظہر ہو اور قابل حرکت ہو اور اسکی ماضی اصل میں سلامت نہ رہی ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور اس واؤ اور یاء کو الف کیساتھ تبدیل کر دیتے ہیں **يُقَالُ** اصل میں **يُقْوَلُ** تھا **يُبَاعُ** اصل میں **يُبْيَعُ** تھا۔

قَائِلٌ ، بَائِعٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو الف فاعل اور یائے تصغیر کے بعد واقع ہو اور وہ اصل میں سلامت نہ رہی ہو تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ کیساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

قَائِلٌ یہ اصل میں **قَاوِلٌ** تھا اور **بَائِعٌ** اصل میں **بَايِعٌ** تھا۔

قُوَيْئِلٌ اصل میں **قُوَيْوِلٌ** تھا

بُوَيْئِعٌ اصل میں **بُوَيْيِعٌ** تھا۔

قُيَّلٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ جو جمع کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہو اور وہ جمع اجوف میں **فُعَّلٌ** کے وزن پر ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے

قُيَّلٌ اصل میں **قُوَّلٌ** تھا۔

قِيَامٌ ، قِيَالٌ

اس قاعدے کی تین صورتیں ہیں:

نمبر۱۔ ہر وہ واؤ جو مصدر کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہو اور فعل میں سلامت نہ رہی ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے

قِیَامٌ یہ اصل میں قِوَامٌ تھا۔

نمبر۲۔ ہر وہ واؤ جو جمع کے عین کلمہ کے مقابلے میں ہو اور وہ واؤ مفرد میں سلامت نہ رہی ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

قِیَالٌ اصل میں قِوَالٌ تھا۔

نمبر۳۔ ہر وہ واؤ جو واحد میں ساکن ہو اور جمع میں الف سے پہلے ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

رِیَاضٌ اصل میں رِوَاضٌ تھا۔

سَیِّدٌ، جَیِّدٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ اور یاء جو ایک کلمہ میں اکٹھی آ جائیں ان میں پہلی ساکن اور دوسری متحرک ہو تو اس واؤ کو یاء کرتے ہیں پھر یاء کا یاء میں ادغام کرتے ہیں وجوبًا

سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا۔

جَیِّدٌ اصل میں جَیْوِدٌ تھا۔

حافظ محمد عباس قادری
03154596895

قُلْ ، قُوْلَا

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ حرف علت جو کسی عارضے کی وجہ سے گر جائے تو جب وہ عارضہ ختم ہو تو اس حرف علت کو واپس لوٹانا واجب ہے۔

قُلْ یہ اصل میں **اُقْوَلُ** تھا۔ اب اجوف کے قانون نمبر 6 کے مطابق واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو یہ **اُقُوْلُ** بن گیا۔ اب دو ساکن اکٹھے آ گئے اول ساکن مدہ ہے اسکو حذف کر دیا تو یہ **اُقْلُ** بن گیا۔ فاء کلمہ متحرک ہے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں اسکو حذف کر دیا تو یہ **قُلْ** بن گیا

اب تثنیہ میں یہ واؤ واپس آ جائے گی کیونکہ واحد میں واؤ کے گرنے کی علامت دو ساکنوں کا ملنا ہے اور تثنیہ میں یہ علت عارضہ ختم ہو جائے گا اسلئے تثنیہ **قُوْلَا** ہے۔

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی پیج کو لائیک کریں

العلوم الدینیہ اکیڈمی

ناقص

۱. دُعَاءٌ ، بِنَاءٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ اور یاء جو الف زائدہ کے بعد واقع ہو طرف میں ہو یا حکم طرف میں ہو تو اس واؤ اور یاء کو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

طرف کی تعریف

طرف کا معنی ہے **کنارہ**۔

دُعَاءٌ یہ اصل میں **دُعَاوٌ** تھا اور **بِنَاءٌ** اصل میں **بِنَايٌ** تھا تو اس قاعدے کے مطابق **دُعَاءٌ** اور **بِنَاءٌ** بن گیا۔

حُکم طَرف کی تعریف

حکم طرف سے مراد کہ ہر وہ حرف علّت جو لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور اسکے بعد کوئی ایسی چیز آ جائے جسکا اتّصال لازمی نہیں بلکہ عارضی ہو۔

اِدِّعَاءَةٌ یہ اصل میں اِدِّعَاوَةٌ تھا تو اس قاعدے کے مطابق یہ اِدِّعَاءَةٌ بن گیا۔ اب اس میں تاء عارضی ہے لازمی نہیں ہے۔

دُعِيَ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ جو لام کلمہ کے مقابلے میں ہو اسکا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء کیساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

دُعِيَ اصل میں دُعِوَ تھا تو اس قاعدے کے مطابق دُعِيَ بن گیا۔

دُعَا، رَضَا

قاعدہ یہ ہے کہ ہر یاء جو مفتوح ہو اور اسکا فتحہ غیر اعرابی ہو یعنی کہ عامل ناصب کے داخل ہونے کی وجہ سے نہ ہو اور اسکا ماقبل مکسور ہو تو اس یاء کے ماقبل کسرہ کو فتحہ کی حرکت دینا جائز ہے۔

دُعَا یہ اصل میں دُعِيَ تھا تو اس قاعدے کے مطابق اس یاء کے ماقبل کسرہ کو فتحہ دیا تو یہ دُعَيَ بن گیا۔ اب اجوف کے قانون نمبر1 کے مطابق اس یاء کو الف کیساتھ تبدیل کیا تو یہ دُعَا بن گیا۔

يَدْعُوْ، يَرْمِيْ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ یا یاء جو مضموم ہو اسکا ماقبل مضموم ہو یا مکسور ہو اور

وہ واؤ ضمہ کے بعد واقع ہو اور یاء کسرہ کے بعد واقع ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے۔

يَدْعُوْ یہ اصل میں يَدْعُوُ تھا اور يَرْمِيْ اصل میں يَرْمِيُ تھا تو اس قاعدے کے مطابق يَدْعُوْ اور يَرْمِيْ بن گیا۔

اس قاعدے کی چند شرائط ہیں:

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ ضمہ واؤ اور یاء کے درمیان نہ ہو اور وہ یاء کسرہ اور واؤ کے درمیان نہ ہو اگر ہونگی تو یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔

يَدْعُوِيْنَ ، يَرْمِيُوْنَ

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ واؤ اور یاء کسی جوازی قاعدہ کیساتھ تبدیل شدہ نہ ہوں اگر ہونگی تو پھر بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔

سُوِلَ یہ اصل میں سُئِلَ اور يَسْتَهْزِيُ یہ اصل میں يَسْتَهْزِءُ تھا۔

يُدْعَا

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ جو اصل میں تیسری جگہ موجود ہو اور اسکے ماقبل کی حرکت اسکے مخالف ہو اور کسی زائدہ حرف کی وجہ سے آگے چلی جائے تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

يُدْعَا یہ اصل میں يُدْعَوُ تھا تو اس قاعدے کے مطابق اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ يُدْعَيُ بن گیا۔ اب **اجوف کے قانون نمبر1** کے مطابق اس یاء کو الف کیساتھ تبدیل کیا تو یہ يُدْعَا بن گیا۔

دُعَاةٌ، رُمَاةٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ جمع جو ناقص میں **فَعَلَةٌ** کے وزن پر ہو تو اسکے فاء کلمے کے فتحہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

دُعَاةٌ یہ اصل میں **دَعَوَةٌ** تھا۔ اسکے فاء کلمے کو ضمہ کی حرکت دی تو یہ **دُعَوَةٌ** بن گیا۔ اب **اجوف کے قانون نمبر 1** کے مطابق اس واؤ کو الف کیساتھ تبدیل کیا تو یہ **دُعَاةٌ** بن گیا۔

منجانب العلوم
الدینیہ اکیڈمی

دَوَاعٍ، رَوَامٍ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر یاء جو غیر منصرف کے آخر میں ہو اسکا ماقبل مکسور ہو رفعی حالت میں ہو یا جری حالت میں ہو تو اس یاء کو بمعہ حرکت حذف کرتے ہیں اور اسکے بدلے آخر میں تنوین لگا دیتے ہیں وجوبًا۔

دَوَاعٍ یہ اصل میں **دَوَاعِيُ** تھا اور **رَوَامٍ** اصل میں **رَوَامِيُ** تھا تو اس قاعدہ کے مطابق **دَوَاعٍ** اور **رَوَامٍ** بن گیا۔

03154596865

لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ حرف علت جو مضارع کے آخر میں ہو تو حروف جازمہ کی وجہ سے اور فعل امر حاضر معروف بناتے وقت اسکو حذف کرنا واجب ہے

يَدْعُو سے لَمْ يَدْعُ اور يَرْمِي سے لَمْ يَرْمِ
تَرْمِي سے اِرْمِ

دِعِيٌّ، رِضِيٌّ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر یاء جو مشدد ہو یا مخفف ہو اسم متمکن کے آخر میں ہو تو پھر دیکھیں گے کہ اسکے ما قبل کتنے ضمہ ہیں۔

- اگر ایک ضمہ ہے تو اسکو کسرہ میں تبدیل کر دینا واجب ہے۔
- اگر دو ضمہ ہیں تو دوسرے کو کسرہ میں تبدیل کرنا جائز ہے۔

دُعِيٌّ یہ اصل میں دُعُوٌّ تھا۔ اب قریب والے ضمہ کو حرکت کسرہ دینا واجب ہے یعنی دُعِيٌّ پڑھنا واجب ہے جبکہ دِعِيٌّ پڑھنا جائز ہے۔

لَتُدْعُوْنَّ

یہ قانون ناقص، لفیف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ میں جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

اس قاعدے کی دو صورتیں ہیں:

نمبر۱۔ جہاں بھی جمع مذکر حاضر کے آخر میں واؤ ساکن ما قبل مضموم آئے اور واحد مؤنث حاضر کے آخر میں یاء ساکن ما قبل مکسور ہو تو اسکے آخر میں نون ثقیلہ لگاتے وقت اس واؤ اور یاء کو حذف کرنا واجب ہے۔

اُدْعُوْ سے **اُدْعُنَّ** اور **اُدْعِيْ** سے **اُدْعِنَّ** پڑھنا واجب ہے۔

نمبر۲۔ جہاں بھی جمع مذکر حاضر کے آخر میں واؤ ساکن ما قبل مفتوح آجائے اور واحد مؤنث حاضر کے آخر میں یاء ساکن ما قبل مفتوح ہو تو اسکے آخر میں نون ثقیلہ لگاتے وقت اس واؤ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے اور یاء کو کسرہ کی حرکت دینا واجب ہے۔

لِتُدْعَوْ سے **لِتُدْعَوُنَّ** اور **لِتُدْعَيْ** سے **لِتُدْعَيِنَّ** پڑھنا واجب ہے۔

دُنْيٰ، عُلْيٰ

اس قاعدے کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: اسم تفضیل کی دو قسمیں ہیں:

۱. اسم تفضیل اسمی **۲. اسم تفضیل صفتی**

- اسم تفضیل اسمی وہ ہے جس میں ذات مع الوصف والا معنی پایا جائے
- اسم تفضیل صفتی وہ ہے جس میں صرف صفت والا معنی پایا جائے

اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ دو اوزان پر آ سکتا ہے: **فُعْلیٰ ، فَعْلیٰ**

فُعْلیٰ کی دو قسمیں ہیں: **فُعْلیٰ اِسمي - فُعْلیٰ صِفتي**

فَعْلیٰ کی دو قسمیں ہیں: **فَعْلیٰ اِسمِي - فَعْلیٰ صِفتي**

پھر ان کی آگے دو دو قسمیں ہیں: **فُعْلیٰ اسمي** کی دو قسمیں ہیں:

۱. جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو **دُنْوٰی**
۲. جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں یاء ہو **فُتْیَا**

فُعْلیٰ صِفتِي کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱. جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو **غُزْوٰی**
۲. جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں یاء ہو **قُصْیَا**

فَعْلیٰ اِسمِي کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱. جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو **شَہْوٰی**
۲. جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں یاء ہو **تَقْیٰ**

فَعْلیٰ صِفتِي کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ ہو **تَقْوٰی**
۲۔ جسکے لام کلمہ کے مقابلے میں یاء ہو **صَدٰی**

قاعدہ

اس قاعدے کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ ہر واؤ جو **فُعْلٰی اِسمی** کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے **دُنْیٰا** اصل میں **دُنْوٰی** تھا تو اس قاعدے کے مطابق **دُنْیٰا** بن گیا۔

۲۔ ہر یاء جو **فَعْلٰی اسمی** کے لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اس یاء کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے **تَقْوٰی** اصل میں **تَقْیٰی** تھا تو اس قاعدہ کے مطابق **تَقْوٰی** بن گیا۔

رَخَایَا

اس قاعدے کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ ہر وہ ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو اور یاء سے پہلے ہو اور مفرد میں یاء سے پہلے واقع نہ ہو تو اس ہمزہ کو یاءِ مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

۲۔ ہر وہ ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو اور یاء سے پہلے ہو اور مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واؤ آ جائے تو اس ہمزہ کو واؤ مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

صورت نمبر1 کی مثال رَخَایَا یہ رَخِیَّۃٌ کی جمع ہے اور یہ اصل میں رَخِیْوَۃٌ تھا تو جب جمع مکسر بنائیں گے تو یہ رَخَایِوُ بن جائیگا۔ الف فاعل کے بعد یاء آ رہی ہے اسکو ہمزہ کے ساتھ تبدیل کر دینگے تو یہ رَخَائِوُ بن جائیگا۔

ناقص کے قانون نمبر2 (اُدْعِيَ) والے قانون کے مطابق) اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو رخَائِيُ بن گیا۔ اب مذکورہ قاعدے کے مطابق اس ہمزہ کو یاء مفتوحہ کے ساتھ تبدیل کیا جائے تو رَخَایَیُ بن گیا تو اب اجوف کے قانون نمبر1 کے مطابق اس یاء کو الف کیساتھ تبدیل کیا تو یہ رَخَایَا بن گیا۔

صورت نمبر۲ کی مثال اَدَاوٰی یہ اِدَاوَۃٌ کی جمع ہے جب جمع مکسر بنائیں گے تو یہ اَدَائِوُ بن جائیگا۔ اب ناقص کے قانون نمبر2 کے مطابق یہ اَدَائِيُ بن گیا۔ اب اس قاعدہ کے مطابق اَدَاوَیُ بن گیا اب اجوف کے قانون نمبر1 کے مطابق اَدَاوٰی بن گیا۔

رُخَيٌّ ، رُخَيَّۃٌ

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ میں تین یاء اکٹھی آجائیں کہ ان میں پہلی اور دوسری کا ادغام کیا گیا ہو اور تیسری یاء لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو تیسری یاء کو نسیاً منسیاً حذف کرنا واجب ہے۔

رُخَيٌّ یہ اصل میں رُخَيِيْوٌ تھا۔ پہلی اور دوسری یاء کا آپس میں ادغام کیا تو یہ رُخَيِّوٌ بن گیا۔ اب ناقص کے قاعدہ نمبر 2 کے مطابق اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ رُخَيِّيٌ بن گیا۔ اب اس قاعدہ کے مطابق تیسری یاء کو نسیًا منسیًا حذف کردیا تو یہ رُخَيٌّ بن گیا۔ اسطرح رُخَيَّةٌ بن گیا۔ اس قاعدہ کی شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ فعل یا شبہ فعل نہ ہو اگر ہوگا تو یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا۔

يحيي اصل میں يحيِيي تھا اور محيي اصل میں محيِيي تھا۔

نوٹ۔

نسیًا منسیًا کا مطلب ہے کہ اس یاء کا تصور ذہن سے بالکل ختم کر دیں گویا کہ یہ تھی ہی نہیں۔

قَوِيَةٌ ، طَوِيَةٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر واؤ اور یاء جو تائے تانیث اور زیادتی فَعُلَان سے پہلے ہو تو دیکھیں گے کہ ان کا ماقبل واؤ مضموم ہے یا کوئی اور حرف مضموم ہے۔ اگر واؤ مضموم ہے تو اسکے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

قَوِيَةٌ یہ اصل میں قَوُوَةٌ تھا اب اس قاعدے کے مطابق اس واؤ کے ضمہ کو کسرہ کی حرکت دی تو یہ قَوِوَةٌ بن گیا۔ اب ناقص کے

قانون نمبر 1 کے مطابق واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ **قَوِيَةٌ** بن گیا۔

زیادتی فَعَلَان کی مثال **قَوِيَانِ** یہ اصل میں **قَوُوَانِ** تھا

اگر واؤ اور یاء کا ماقبل کوئی اور حرف مضموم ہو تو واؤ اپنی حالت پر رہے گا **رَخُوَةٌ**

اگر یاء کا ماقبل کوئی اور حرف مضموم ہو تو یاء کو واؤ کے ساتھ تبدیل کرینگے **رَمُوَةٌ** اصل میں **رَمُيَةٌ** تھا **رَمُوَانِ** اصل میں **رَمُيَانِ** تھا۔

مَرْضِيٌّ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ باب جسکی ماضی مکسور العین ہو اور اسکے اسم مفعول کے لام کلمہ کے مقابلے میں واؤ آجائے تو اس واؤ کو یاء کے تبدیل کرنا واجب ہے۔

مَرْضِيٌّ اصل میں **مَرْضُوْوٌ** تھا تو اب اس قاعدہ کے مطابق واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ **مَرْضُوْيٌ** بن گیا۔ اب اجوف کے قانون نمبر 11 کے مطابق اس واؤ کو یاء کے ساتھ تبدیل کیا تو یہ **مَرْضُيْيٌ** بن گیا۔ اب دو حروف ایک جنس کے آگئے ان میں پہلا ساکن دوسرا متحرک ہے ان کا آپس میں ادغام کیا تو یہ **مَرْضُيٌّ** بن گیا تو اب ناقص کے قانون نمبر 9 کے مطابق اس یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ میں تبدیل کر دیا تو یہ **مَرْضِيٌّ** بن گیا۔

دِعِيٌّ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ واؤ جو اسم متمکن کے آخر میں ہو، لازمی ہو، ہمزہ سے تبدیل شدہ نہ ہو، مفرد میں ہو یا جمع میں ہو اسکا ماقبل مضموم ہو یا مدّہ زائدہ ہو:

- اگر جمع میں ہو گی تو دونوں صورتوں میں واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہوگا

دُعُوْوٌ سے دُعُوْيٌ ، رُخُوٌ رُخُيٌ

- اگر مفرد میں ہے تو اسکا ماقبل ضمّہ ہے تو اس واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا واجب ہوگا

تَبَنُّوٌ سے تَبَنِّيٌ

- اگر ماقبل مدّہ زائدہ ہے تو واؤ کو یاء سے تبدیل کرنا جائز ہے

مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوْيٌ

منجانب
العلوم
الدینیہ
اکیڈمی

مضاعف

دَدَنٌ، بَبَرٌ

اس قاعدے کو سمجھنے سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: صرفی لوگ ادغام کیلئے دو حرف استعمال کرتے ہیں:

۱۔ متجانسین ۲۔ متقاربین

متجانسین یہ وہ ہے جہاں دو حرف ایک جنس کے ہوں وہ پڑھنے میں بھی ایک ہوں اور لکھنے میں بھی ایک ہوں **مَدَّ**

متقاربین وہ ہے جہاں دو حرف غیر جنس کے ہوں اور قریب المخرج ہوں اور پڑھنے میں ایک ہوں اور لکھنے میں الگ الگ ہوں **وَعَدتُّ**

اس قاعدے کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جہاں دو حروف متجانسین اکھٹے آ جائیں اور کلمہ کی ابتداء میں ہوں وہ کلمہ خواہ ثلاثی مجرد ہو یا رباعی مجرد تو ادغام کرنا منع ہے **دَدَنٌ - بَبَرٌ**

۲۔ اگر وہ کلمہ ثلاثی مزید فیہ ہو تو ادغام کرنا مطلقًا جائز ہے۔ مطلقًا سے مراد خواہ ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو یا نہ ہو **تَتَرَّكَ ، اِتَّرَكَ**

۳۔ سوائے مضارع کے اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ ہو تو ادغام کرنا جائز ہے اگر ہمزہ وصلی کی ضرورت ہو تو ادغام نہیں کریں گے **تَتَنَزَّلُ** سے **فَاتَّنَزَّلُ** پڑھنا جائز ہے۔ **تَتَنَزَّلُ** سے **اِتَّنَزَّلُ** نہیں پڑھ سکتے۔

مَدٌّ، ذَبٌّ

قاعدہ یہ ہے کہ جہاں بھی ایک کلمہ میں دو متجانسین اکٹھے آجائیں شرط یہ ہے کہ کلمہ کی ابتداء میں نہ ہوں ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے۔

مَدٌّ اصل میں **مَدَدٌ** تھا **ذَبٌّ** اصل میں **ذَبَبٌ** تھا

اس قاعدے کی چند شرائط ہیں:

۱۔ دو متجانسین کلمہ غیر موضوع علی التضعیف میں آجائیں تو تب بھی ہمارا قاعدہ جاری نہیں ہوگا **قَرِءٌ**

۲۔ دو متجانسین میں سے پہلا حرف کسی جوازی قاعدہ کے ساتھ تبدیل شدہ نہ ہو اگر ہوگا تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **رِيَيَا** یہ اصل میں **رِئْيَا** تھا۔

مَدٌّ۔ ذَبٌّ // اضافہ شدہ شرط

دو متجانسین میں سے پہلا حرف ھاءِ وقف کی نہ ہو۔ اگر ہو گی تو قاعدہ جاری نہیں ہو گا

اَغَرَّهُ هِلَالٌ

۴۔ دو متجانسین میں سے پہلا حرف وہ کلمہ کے آخر میں نہ ہو اگر ہوگا تو تب بھی ہمارا قاعدہ جاری نہیں ہوگا **فِي يَوْمٍ**

۵۔ دو متجانسین کا آپس میں ادغام کرتے وقت ایک وزن قیاسی کا دوسرے وزن قیاسی کے ساتھ التباس لازم نہ آئے اگر آئیگا تو تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **قُوْوِلَ** اب ادغام کرینگے تو یہ **قُوِّلَ** باب تفعیل کی ماضی مجہول سے التباس لازم آتا ہے۔

يَمُدُّ، يَفِرُّ

قاعدہ یہ ہے کہ جہاں بھی دو متجانسین اکٹھے آجائیں تو شرط یہ ہے کہ کلمہ کی ابتداء میں نہ ہوں تو ان میں سے پہلے کو ساکن کرکے ان کا آپس میں ادغام کرنا واجب ہے۔

يَمُدُّ اصل میں **يَمْدُدُ** تھا۔ **يَفِرُّ** اصل میں **يَفْرِرُ** تھا۔
اس قاعدے کی چند شرائط ہیں:

۱۔ دو متجانسین میں سے پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو اگر ہوگا تو تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **حَبَّبَ**

۲۔ دو متجانسین میں سے کوئی بھی حرف الحاق کے لیئے زائدہ نہ کیا گیا ہو اگر کیا گیا ہوگا تو تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا **جَلْبَبَ**

يَمُدُّ۔ يَفِرُّ // اضافہ شدہ قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ جہاں بھی دو متجانسین اکھٹے آ جائیں شرط یہ ہے کہ کلمے کی ابتداء میں نہ ہوں تو دیکھا جائیگا ان کا ما قبل مدّہ زائدہ ہے یا غیر مدّہ۔ اگر مدّہ زائدہ ہو تو پہلے کی حرکت حذف کر کہ ادغام کرینگے

اَحۡمُورر سے **احمورّ**

اگر ان کا ما قبل غیر مدّہ ہے تو دیکھا جائیگا ساکن ہے یا متحرک۔ اگر متحرک ہے تو پہلے کی حرکت کو حذف کر کہ ادغام کرنا واجب ہے

مَدَدَ سے **مَدۡدَ** پھر **مَدَّ** بن گیا

اگر ان کا ما قبل غیر مدہ ساکن ہے تو پہلے کی حرکت کو نقل کر کہ اسکے ما قبل کو دینگے **یَمۡدُدُ** سے **یَمُدُّ**

۳۔ دو واؤ باب افعلال میں بھی نہ ہوں اگر ہونگی تو تب بھی ہمارا قاعدہ جاری نہیں ہوگا اِرْعَوَا یہ اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔

۴۔ دو متجانسین میں سے دوسرا حرف اعلال یعنی کہ تعلیل کا تقاضا نہ کرے اگر کرے گا تو تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا۔

۵۔ دو متجانسین میں سے پہلا حرف تائے افتعال نہ ہو اگر ہوگا تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا اِقْتَتَلَ

۶۔ دو متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو اگر ہوگی تو تب بھی یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا اُرْدُدِ الْقَوم اصل میں اُرْدُدْ اَلْقَوْمَ تھا۔

۷۔ دو متجانسین الگ الگ کلمہ میں نہ ہوں اگر ہونگے تو تب بھی ہمارا قاعدہ جاری نہیں ہوگا عَدُوٌّ وَلِیدٍ

۸۔ دو متجانسین میں دو یاء نہ ہوں اگر ہونگی تو تب بھی ہمارا قاعدہ جاری نہیں ہوگا حَیِیَ

۹۔ دو متجانسین ایسے کلمہ میں نہ ہوں جسکا وزن ان پانچ اوزان میں سے کسی ایک کے وزن پر ہو

فَعَلٌ جیسے سَبَبٌ ۔ فِعِلٌ جیسے رِدِدٌ ۔ فُعُلٌ جیسے سُرُرٌ
فِعَلٌ جیسے عِلَلٌ فُعَلٌ جیسے دُرَرٌ

دِيْنَارٌ ، شِيْرَازٌ

قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ اسم جو **فِعَّالٌ** کے وزن پر ہو شرط یہ ہے کہ مصدر کے علاوہ ہو اس میں دو متجانسین مشدّد اکٹھے آ جائیں تو ان میں سے پہلے کو یاء کے ساتھ تبدیل کرنا واجب ہے۔

دِيْنَارٌ اصل میں **دِنَّارٌ** تھا اور **شِيْرَازٌ** اصل میں **شِرَّازٌ** تھا۔

لَمْ يَمُدَّ ، لَمْ يُمَدَّ

قاعدہ یہ ہے کہ جہاں بھی دو متجانسین ایک کلمہ میں اکٹھے آ جائیں ان میں پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے حرف کا ساکن ہونا تین حال سے خالی نہیں ہوگا۔

١. یا تو وہ حرف جازمہ داخل ہونے کی وجہ سے ہے
٢. یا فعل امر حاضر معروف بنانے کی وجہ سے ہے
٣. یا پھر ضمیر کے مل جانے کی وجہ سے ہے

اگر وہ حروف جازمہ یا فعل امر حاضر معروف بنانے کی وجہ سے ہو تو پھر عین کلمہ کو دیکھیں گے کہ مضموم ہے یا مفتوح ہے یا مکسور ہے۔

اگر مضموم ہے تو چار صورتوں میں پڑھنا جائز ہے :

۱. فتحہ کے ساتھ لَمْ یَمُدَّ

۲. کسرہ کے ساتھ لَمْ یَمُدِّ

۳. ضمہ کے ساتھ لَمْ یَمُدُّ

۴. بغیر ادغام کیئے لَمْ یَمْدُدْ

اگر مفتوح ہے یا کسرہ ہے تو تین صورتوں میں پڑھنا جائز ہے:

۱. فتحہ کے ساتھ لَمْ یَفِرَّ

۲. کسرہ کے ساتھ لَمْ یَفِرِّ

۳. بغیر ادغام کیئے لَمْ یَفْرِرْ

اگر ضمیر کے مل جانے کی وجہ سے ہو تو اکثر صرفیوں کے نزدیک ادغام کرنا منع ہے۔

مَدَدْنَ ، یَفْرِرْنَ

دَسَّا

قاعدہ یہ ہے کہ جہاں بھی دو متجانسین اکٹھے آ جائیں شرط یہ ہے کہ پہلا مشدّد ہو تو دوسرے کو یاء سے تبدیل کرتے ہیں جوازًا

دَسَّسَ سے دَسَّيَ پھر دَسَّىٰ ہوا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا

ظَلْتُمْ ، ظِلْتُمْ

قاعدہ یہ ہے کہ جہاں دو متجانسین اکٹھے آ جائیں تو کبھی پہلے کو بمع حرکت حذف کر دیتے ہیں جوازًا

ظَلَلْتُمْ سے ظَلْتُمْ

اور کبھی پہلے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں اور پہلے کو حذف کر دیتے ہیں

ظَلِلْتُمْ ظِلْتُمْ

ہم آپ کو العلوم الدینیہ اکیڈمی میں خوش آمدید کہتے ہیں

جس میں آپ سیکھیں گے صرف و نحو کے قواعد و فوائد
صرفیہ، تراکیب نحویہ، آسان اور سہل انداز میں عربی گرائمر۔
نیز صرف و نحو کے ویڈیو اسباق.
اور دیگر درسی علوم و فنون
کے متعلق بہت ہی قیمتی تحریرات۔

